مُعلِّمُ الانشاء
عربی تحریر و ترجمہ سکھانے کی ایک فنی کتاب
حصہ سوم
www.KitaboSunnat.com
از
مولانا محمد رابع حسنی ندوی
ناظم دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ
مجلس نشریات اسلام
۱۔کے۔۳ ناظم آباد مینشن۔ ناظم آباد۔ کراچی ۷۴۶۰۰

حصہ سوم

عربی انشاء ومضمون نگاری

کے قواعد وضوابط، مثالیں، مضامین کے تفصیل عناصر و
عنوانات اور عربی کے انشاء پردازوں کے مضامین اور نمونے

از

محمد الرابع الحسنی الندوی

نظر ثانی، تصحیح وتشریح الفاظ

پروفیسر ڈاکٹر سید رضوان علی ندوی

مجلس نشریات اسلام

ا-کے-۳، ناظم آباد مینشن، ناظم آباد نمبر۱، کراچی-۷۴۶۰۰

نظرثانی شدہ ایڈیشن

نام کتاب ______ معلم الانشاء (حصہ سوم)
تالیف ______ مولانا محمد رابع حسنی ندوی
نظرثانی وتشریح الفاظ ______ پروفیسر سید رضوان علی ندوی
طباعت ______ احمد برادرز، کراچی۔
ضخامت ______ ۲۳۲ صفحات

ٹیلیفون : 36600896, 36601817

اسٹاکسٹ مکتبہ ندوہ قاسم سینٹر اُردو بازار کراچی۔
فون نمبر: ۳۲۶۳۸۹۱۷

ناشر:
فضلِ ربی ندوی

مجلس نشریات اسلام ۱۔کے۔۳ ناظم آباد مینشن ناظم آباد ۱ کراچی ۷۴۶۰۰

پیش لفظ

ڈاکٹر سید رضوان علی ندوی

سابق پروفیسر تاریخ و تمدن اسلامی، ابن غازی یونیورسٹی، لیبیا و

امام محمد بن سعود اسلامک یونیورسٹی ریاض

و چیئر پروفیسر آف عربک، کراچی یونیورسٹی

الحمد للہ والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ

عربی زبان میں تحریری صلاحیت پیدا کرنے کی غرض سے ندوہ کے ایک لائق و معروف فرزند صدیق مکرم مولانا محمد رابع حسنی ندوی (حال مہتمم دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ) نے آج سے چالیس سال قبل ۱۹۵۵ء میں معلم الانشاء (حصہ سوئم) کے نام سے جو کتاب تصنیف کی تھی اللہ تعالیٰ نے اس کو شرف قبولیت سے نوازا۔ اس کے بعد سے یہ ہزاروں کی تعداد میں چھپی اور برصغیر کے کتنے ہی عربی مدارس میں شامل نصاب ہے جس سے برابر طلبہ فیضیاب ہو رہے ہیں۔ اس کے لائق مصنف ایک ایسے عظیم علمی خانوادہ سے تعلق رکھتے ہیں جس نے برصغیر ہند و پاک میں قرآن کریم کی مقدس زبان کی بے بہا و بے نظیر خدمات انجام دی ہیں۔ ان کے نانا حکیم مولانا سید عبد الحئی صاحب اور ماموں حضرت مولانا سید ابو الحسن علی ندوی صاحب (مولانا علی میاں) کسی تعارف کے محتاج نہیں کہ ان کا علمی فیض نہ صرف برصغیر بلکہ عالم عرب میں بھی جاری ہے۔

راقم الحروف کو مولانا محمد رابع صاحب زید مجدہ کی رفاقت حج کا شرف آج سے پینتالیس سال ۱۹۵۰ء میں حاصل ہوا تھا۔ یہ ناچیز تو اس کے بعد سے عرب ممالک کا ہو کر رہ گیا۔ لیکن مولانا محمد رابع صاحب نے واپس آکر ندوہ میں اپنی متعدد عربی تصنیفات سے عربی زبان و ثقافت کی بیش بہا خدمات انجام دیں اور انہیں خدمات میں یہ اہم مدرسی کتاب "معلم الانشاء" ہے۔

عزیز محترم مولوی فضل ربی ندوی ناظم مجلس نشریات اسلام نے جو اس کتاب کو کئی سال سے مصنف کی اجازت سے پاکستان میں طبع کر رہے ہیں فرمائش کی کہ میں اس پر ایک نظر ڈالوں، میرے

سامنے کتاب کا چھٹا ایڈیشن (۱۹۸۹) مطبوعہ لکھنؤ ہے۔ کتاب پر نظر ڈالنے سے واضح ہوا کہ لائق مصنف کو شاید خود پروف ریڈنگ اور کتاب پر نظر ثانی کا موقعہ نہیں ملا، جس کی وجہ سے اس میں کثیر اغلاط طبع رہ گئیں اور کہیں کہیں زبان و بیان کو مزید بہتر بنانے کی گنجائش باقی رہ گئی۔ ناچیز نے حق خدمت کے طور پر پوری توجہ کے ساتھ نظر ثانی کر کے ان اغلاط کی تصحیح کر دی ہے۔ ناقص عربی ذوق کے سبب پاکستانی ناشر کو جو شکایات عربی زبان کے مدرسین سے اس سلسلے میں ملتی تھیں، امید کہ اب ان کا ازالہ ہو گیا ہے۔

ساتھ ہی فاضل ناشر کی فرمائش پر ایسے تمام قدیم و جدید الفاظ کی تشریح کر دی گئی ہے جن کے سمجھنے میں طلبہ اور مدرسین کو دشواری پیش آتی تھی۔ یہ الفاظ اور ان کی تشریح بطور فرہنگ کتاب کے آخر میں شامل کر دی گئی ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ یہ کتاب اب مزید نفع بخش ثابت ہو گی اور تمام عربی مدارس و سرکاری اسکول اس سے خاطر خواہ فائدہ اٹھائیں گے ——

وما توفیقی الا باللہ۔

رضوان علی ندوی

ڈیفنس سوسائٹی۔ کراچی

۱۷ ذوالحجہ ۱۴۱۵ھ

۱۷ مئی ۱۹۹۵ء

مقدمہ

از جناب مولانا محمد ناظم صاحب ندوی شیخ الجامعہ جامعہ عباسیہ بہاولپور، مغربی پاکستان

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

کسی اجنبی زبان میں ترجمہ کرنا یا مضمون لکھنا بڑا مشکل کام ہے خصوصاً عربی میں ترجمہ کرنا یا مقالہ لکھنا کوئی آسان کام نہیں۔ ہندوستان و پاکستان میں مدارس عربیہ کی کثرت کے باوجود عربی زبان صرف سمجھی جاتی ہے اس میں لکھنے اور بولنے کی مہارت حاصل نہیں ہوتی ان مدارس کا یہ ناقص پہلو اب ضرب المثل کی حیثیت اختیار کر گیا ہے، خال خال افراد جو مستثنیٰ کی حیثیت سے ملک میں پائے جاتے ہیں ان سے ہماری تعلیمی کوتاہی کی تاویل نہیں کی جا سکتی، مدارس عربیہ کے اسی خلا کو پُر کرنے کی غرض سے دارالعلوم ندوۃ العلماء کے معتمد تعلیم صدیق مکرم مولانا ابوالحسن علی صاحب ندوی نے عربی میں ترجمہ اور انشا پردازی پر ایک جامع سلسلہ کی تالیف کا کام مولوی عبدالماجد صاحب ندوی اور عزیزی مولوی محمد الرابع صاحب کے سپرد کیا، دارالعلوم ندوۃ العلماء کے دونوں ہونہار و لائق استادوں نے محبی علی میاں کی رہنمائی میں بڑی محنت اور خوش اسلوبی اور حسن ذوق کے ساتھ ان تین حصوں کو مرتب کیا ہے۔ پہلے دو حصوں پر مولانا علی میاں نے اپنے جامع مقدمہ میں اس موضوع کی اہمیت ہندوستان کے مدارس عربیہ میں اس کی طرف کم توجہی و بے اعتنائی اور اس موضوع پر مناسب کتاب کے فقدان اور ادب عربی کے عقیم طریقہ تعلیم کا ذکر کیا ہے

اور کتاب کے افادی پہلو کو وضاحت سے بیان کیا ہے۔

التَرجمۃ العربیہ مؤلفہ صدیقی مولانا مسعود عالم ندوی مرحوم کی ابتدائی تالیف کے بعد دارالعلوم ندوۃ العلماء کے لائق فضلاء کی یہ دوسری کامیاب تالیف ہے جو ہند و پاک کے عربی مدارس کے سامنے پیش کی جا رہی ہے پہلے دونوں حصوں میں نحو و صرف کے ضروری قواعد، ترجمہ کرنے کے اصول، صلات کے محل استعمال کا ذکر ہے۔ تدریجی مشقیں، اردو عربی زبان کے اعلیٰ نمونے، ادباء کے شہ پارے، اور ممالک عربیہ و ہندوستان کے ممتاز لکھنے والوں کے کلام کے جواہر پارے دیئے گئے ہیں، یہ سلسلہ مجموعی اعتبار سے بہت کامیاب ہے، زیر نظر کتاب "معلم الانشاء" کا تیسرا حصہ ہے، جسے عزیزی مولوی محمد الرابع صاحب ندوی نے تالیف کیا ہے۔ اس سلسلے کی یہ آخری کڑی ہے، اس میں عربی میں انشاء پردازی اور مضمون نگاری کا طریقہ بڑی تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے۔ مضمون نگاری کے گر اور مختصر مضمون کو بڑھانے اور پھیلانے کا فن بڑی خوبی سے بتایا ہے اور صرف اصول بیان کرنے پر اکتفا نہیں کیا ہے بلکہ متعدد مثالوں سے مضمون نویسی کی مشق کرائی ہے۔ ایک عنوان قائم کر کے مضمون کا مقصد اس کے ضروری عناصر و اجزاء اور پھر اس کا خاتمہ بیان کر کے اس پر ایک اجمالی مقالہ لکھا ہے، ایک مختصر سے مفہوم کو ایک مقالہ نویس کس طرح پھیلاتا اور بڑھاتا ہے اور اپنے ذہنی خاکے میں وہ کس طرح رنگ آمیزی کرتا ہے؟ چوتھے تخیل، بلند فکر اور اعلیٰ مضمون ہی سے ایک مقالہ دل کش نہیں ہوتا بلکہ اس کے عناصر کی ترتیب، اس کے اجزاء کا باہم مربوط ہونا، جملوں اور فقروں کے درمیان معنوی ہم آہنگی کا ہونا ناگزیر ہے، فن انشاء کی جان اطناب و اسہاب میں مہارت ہے۔ یہ وہ گر ہے جس کے بغیر کوئی مضمون نگار کامیاب نہیں ہو سکتا۔ غیر متعلق امور کو ذکر کر کے مضمون کو طویل بنا دینا بلاغت کے خلاف ہے، تطویل

لاطائل سے اجتناب بہت ضروری ہے مضمون کا ہر فقرہ کسی فائدے سے خالی نہیں ہونا چاہیئے۔ جملوں کا بلا فائدہ اعادہ و تکرار کلام میں نقص و عیب پیدا کرتا ہے، اس لئے مضمون لکھنے سے قبل مقصد کو متعین کرنے کے بعد مضمون کا تجزیہ کرنا چاہیئے مؤلف نے بیسیوں عنوان قائم کرکے ان کے اجزاء و عناصر بیان کئے ہیں۔ ایک جگہ اطناب یعنی مضمون کو پھیلانے اور بڑھانے کی عملی تعلیم کے لئے ایک مثال دی ہے :-

.... ساعتی غالیۃ ــــــ اب اس کو ایک پیرا میں پھیلانا مقصود ہے، دیکھئے اسے کس طرح پھیلایا ہے :-

ان ساعتی لا توجد فی کل دکان لغلائھا و قلتھا وقد انفقت فی شرائھا ثلاث مائۃ روبیۃ وھی مصنوعۃ فی اکبر مصنع من مصانع العالم

دوسری مثال :- مدرستی جمیلۃ المنظر انیقۃ المبنی۔ اسے یوں پھیلایا ہے۔ مدرستی جمیلۃ تمتع النظر الیھا و تجعل زائرھا معجبا باناقتھا و روعۃ جمالھا۔ اس کو مزید اس طرح بڑھایا ہے ـــ مدرستی جمیلۃ کلما دخل الیھا زائر دھش من جمال مظھرھا و مبناھا اذ رکبت من بناء فخم و صورۃ رائقۃ حیث یتمنی کل طالب ان کان التحق بھا حتی تجتمع لدیہ متعتان متعۃ العلم و متعۃ المنظر البھیج ــــ اسی مفہوم کو تیسرے پیرا میں تقریباً بارہ سطروں میں پھیلایا ہے، اس طرح متعدد عنوان قائم کرکے طلباء میں ملکہ انشا پیدا کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔

کتاب کی ایک خصوصیت :- بظاہر یہ کتاب عربی زبان میں مضمون نویسی اور مقالہ نگاری کی ایک کتاب ہے لیکن پوری کتاب میں ایک خاص روح جلوہ گر ہے وہ ہے اسلام

کی گزشتہ تابناک تاریخ کا حسن عرض، اگر کہیں ہند کی اسلامی درس گاہوں کی تاریخ، ان کے بانیوں کے حالات، اور ان کے خدمات پر مشتمل عنوان ملے گا تو کہیں سیرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے عنوان کے تحت ان کا تجدیدی کارنامہ سامنے آئے گا کسی مقام پر جنگ بدر پر بلیغ فقروں کے ذریعہ اس کی یاد آئے گی کہیں اطاعت والدین، الحکم الاسلامی اور اخوت اسلامیہ جیسے عنوانات پر مواد فراہم کئے گئے ہیں تاکہ عربی میں مضمون نگاری کے ساتھ سیرت سازی کا کام بھی پہلو بہ پہلو ہوتا رہے اردو سے عربی میں ترجمہ کرنے کے لئے بھی کتے، بلی اور سور و خرگوش کی بے نتیجہ حکایات نہیں دی گئی ہیں بلکہ تاریخ اسلام کے سبق آموز اور عبرت انگیز واقعات، مسلمانوں کے کارناموں پر مشتمل شہ پارے دیئے گئے ہیں، غرض پوری کتاب حسن ذوق، اسلامی روح اور تعلیمی مہارت کے ساتھ مرتب کی گئی ہے۔

مجھے توقع ہے کہ یہ حصہ خصوصیت کے ساتھ تمام مدارس عربیہ میں مقبول ہوگا، اور پاک و ہند کے مختلف مکاتب فکر اور مختلف نصاب تعلیم کے حامی حضرات اس سے یکساں فائدہ اٹھائیں گے۔

عاجز

محمد ناظم ندوی

کوچہ مغل حسن ـــــ بہاول پور

۲۳ رمضان المبارک ۱۳۷۴ھ

۱۶ مئی ۱۹۵۵ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

دیباچہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

دورِ جدید میں صحافت اور انشاء پردازی کا فن بہت ترقی کر چکا ہے، دنیا میں اس سے زندگی کے بے شمار کام لئے جاتے ہیں، ادب وانشاء اس زمانے میں محض لطف مجلس یا آسودگیٔ ذوق کی خاطر نہیں ہے، اس کا استعمال بامقصد اور مفید بنایا جا چکا ہے نشر واشاعت اور تبلیغ ودعوت کے سلسلے میں اس کی خدمات ناقابل انکار ہیں، آج کی متمدن دنیا اپنے سب کاموں میں اس کی محتاج ہے۔

دارالعلوم ندوۃ العلماء میں اس حقیقت کو پہلے ہی سے محسوس کیا گیا تھا اور اس کے لئے حتی الوسع اہتمام بھی کیا جاتا رہا، انشاء وادب تقریباً درجہ درجہ میں لازمی اور تقریر وتحریر یکساں سمجھی گئی، لیکن اس کے باوجود دارالعلوم نے اپنے نصاب کے لئے انشاء کا کوئی مکمل سلسلہ تیار نہیں کرایا تھا بلکہ خود انشاء کے استاد کے ذوق اور قابلیت پر منحصر ہوا کرتا تھا کہ وہ طلباء کو تدریجی طور پر انشاء کی تعلیم دے اور مشقیں کرائے۔ یہ طریقہ ناقص اور کم سود مند تھا، کیوں کہ استاد کا ذہن ہر وقت حاضر نہیں ہوتا اور نہ اس کی طبیعت بہتر سے بہتر ہدایات یا اشارے دینے پر ہر وقت آمادہ ہی ہوتی ہے، اس کے سوا کسی بھی درجہ میں

ہر سال ایک متعین معیار و سطح علم کے طلباء بھی نہیں ہوتے جس کی وجہ سے سال بہ سال معیار انشاء میں غیر محسوس ترقی و انحطاط ہوتا ہے، ان سب نقائص کی تلافی کے لئے متعین نصاب کی ضرورت تھی کہ طلباء کو اس کے مطابق ہر سال یکساں تعلیم دی جائے۔

دار العلوم نے صدیق مکرم مولوی عبد الماجد صاحب ندوی سے ترجمہ و تعریب کی مشق کے لئے معلم الانشاء کے نام سے ایک کتاب تیار کرائی تھی جو ابتدائی درجات میں داخل ہے اس کے بعد ان سے اس کے دوسرے حصّے کی تکمیل، اور مجھ سے اس کے تیسرے حصّے کی، (جو فن انشاء و مضمون نگاری پر مشتمل ہو) تکمیل کی فرمائش و ہدایت کی اور اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے یہ دونوں حصّے ایک ہی سال میں تیار ہو گئے۔

میرا کام زیادہ تر ذوقی اور کم قابل انضباط تھا، مجھے اس کی وجہ سے کوئی متعین راہ اول اول سمجھ میں نہ آتی تھی اور اس کام کی تکمیل بھی اپنی کم بضاعتی کی وجہ سے مشکل معلوم ہوتی تھی اور اب بھی میں یہی سمجھتا ہوں کہ یہ تھوڑا بہت جو ناقص کام مجھ سے انجام پایا ہے یہ محض اللہ تعالیٰ کی توفیق و اعانت ہے۔

اس کتاب کی ترتیب کسی خاص انشائی کتاب کی تابع نہیں رکھی گئی ہے اور نہ ایسا کرنا مفید ہی تھا، اولاً تو اس لئے کہ ایک ملک کے لئے تیار شدہ نصاب عموماً دوسرے ملک میں کم مفید ہوتا ہے اور وہاں کے تقاضوں کو کم پورا کرتا ہے، دوسرے یہ کہ ہمارے سامنے ادب و انشاء کا جو موجودہ نصاب ہے وہ زیادہ تر غیر اسلامی قدروں کا حامل ہے، اس لئے بھی اپنے مدارس اسلامیہ میں اس کی تطبیق کچھ نہ کچھ ضرر کی حامل ہوتی ہے، اس لئے میں نے اس کتاب کو برصغیر ہند و پاک کی مسلم نسل کی ضرورت کے مطابق تیار کرنے کی کوشش کی ہے، ترتیب کے دوران میں جو کتابیں اس سلسلے میں زیر مطالعہ رہیں یا جن سے

استفادہ واقتباس کیا گیا وہ حسب ذیل ہیں۔

(۱) ضوء الصبح المسفر (۲) الانشاء العصری (۳) معلم الانشاء

(۴) الانشاء الحدیث (۵) معلم الانشاء (۶) الاسلوب الحکیم

(۷) القراءۃ الراشدہ (۸) القراءۃ الرشیدہ ۔۔۔۔۔ وغیرہا۔

جس کتاب سے کہیں اگر اقتباس دیا گیا ہے تو اس کا حوالہ بھی دے دیا گیا ہے کتاب کی تیاری میں میں استاذ معظم مولانا سید ابوالحسن علی صاحب ندوی کا پورا پورا مرہون منت ہوں کہ شروع سے آخر تک ان کی ہدایت وہمت افزائی شامل رہی، میں نہیں کہہ سکتا کہ میری یہ کوشش کہاں تک کامیاب رہی، اگر کچھ کامیاب ہے تو اللہ کا فضل ہے ورنہ اپنی کوتاہی۔

اس کے بعد کتاب میں کتابت وطباعت کی اغلاط بھی ہوں گی، ان کے لئے صحت نامہ لگانا میں نے محض خانہ پری سمجھ کر ترک کیا ہے، قارئین انشاءاللہ خود سمجھ لیں گے ــــــــ میں آخر میں استاذ معظم ومحترم مولانا محمد ناظم صاحب ندوی شیخ الجامعہ بہاول پور پاکستان کا شکر گزار ہوں کہ انھوں نے ایک بیش قیمت مقدمہ سے کتاب کی عزت وقیمت بڑھائی اور میری گزارش کو بکمال محبت وشفقت قبول فرمایا اور قارئین سے میری التماس ہے کہ ان کو اگر کتاب میں تالیفی یا علمی غلطیاں نظر آئیں تو ضرور مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعتوں میں اس سے فائدہ اٹھایا جائے۔ والسلام

محمد الرابع

دائرہ شاہ علم اللہ، رائے بریلی

یکم شوال ۱۳۷۴ھ

معلّم کتاب سے!

کتاب کی سب مشقیں اپنے اسباق اور مثالوں کی تابع ہیں ،
اس لئے مناسب یہ ہے کہ کسی مشق کے دینے سے قبل اس کا سبق اور
اس کی مثال پڑھا دی جائے یا اپنی نگرانی میں اس کا مطالعہ کرا دیا جائے
اور طالبِ علم کو اس میں جو الفاظ، جملے یا مفاہیم نہ سمجھ میں آئیں سمجھا دیئے
جائیں۔ ہر مضمون دو تین صفحوں کے اندر اندر رہنا بہتر ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الباب الاوّل

انشا کے لئے صرف و نحو و قواعد جاننے اور ان پر عمل کرنے کے ساتھ فکر و ذہن اور ذوق سے کام لینے کی بھی کافی ضرورت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انشاپردازی کے لئے کوئی باقاعدہ اصول نہیں بتائے جاسکتے لیکن تھوڑی بہت ہدایات اور چند اشارے ایسے ضرور دیئے جاسکتے ہیں، جو انشاء کی مشق و تمرین کے لئے رہنمائی کا فرض انجام دیں گے، اگلے صفحات انشا کے کچھ اصول و ضوابط و ہدایات پر مشتمل ہیں، ان میں مضمون نگاری کی مشق کے لئے ابتدا سے تدریجی طور پر مقالہ نگاری تک لے جانے کی کوشش کی گئی ہے[1]۔

جب آپ اپنے ذہن میں پیدا ہونے والے خیال یا کسی شے کے بارے میں اپنے

---

[1] معلم الانشاء کے دوسرے حصہ میں قواعد و ترجمہ کی مشق و ہدایات کے بعد انشاء کی استعداد اور صلاحیت پیدا کرنے کی غرض سے کچھ موٹے موٹے اصول بتا دیے گئے ہیں، اور کچھ ہدایات بھی دی گئی ہیں اور اس کے بعد چند نمونے دیئے گئے اور مشق کرائی گئی ہے تاکہ انشاء کو باقاعدہ شروع کرنے سے قبل اس سے کچھ مناسبت

(باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

تاثریا اپنے گرد و پیش کی کسی حالت کو بیان کرنا چاہیں گے تو عبارت و الفاظ کے صحت استعمال کے ساتھ آپ کو یہ جاننے کی ضرورت ہوگی کہ آپ بات کس انداز میں کہیں اور کس طرح مؤثر اور سچے طریقے سے اپنے مقصد کو سامع یا قاری کے ذہن میں اُتار دیں اس کے لئے آپ کو فکر ہوگی کہ آپ کے قلم سے نہایت مناسب اور مطابقِ حال عبارت نکلے اور صحیح مضمون تیار کرنے میں آپ عاجز نہ رہیں۔

اس مقصد کے لئے الفاظ یا عبارت سے کشتی کرنے اور عبارت بنانے میں دھاندلی کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ ضروری یہ ہے کہ آپ اولاً موضوع پر ایک نظر ڈالئے، اس کی غرض اور فروعی مضامین پر توجہ دیجئے اور ان سب کو اپنے ذہن میں ایک خاکے کے ماتحت لائیے اور پھر اسی کی مقدار اور ترتیب کے لحاظ سے معقول عبارت کا انتخاب کریجیے جس کی تیاری میں آپ کو کہیں تفصیل اور کہیں ایجاز اختیار کرنا پڑے گا۔ اور اس کام میں کامیابی کے لئے آپ کو تفصیل و تجزیہ کی مشق ہونی چاہیئے۔

(بقیہ حاشیہ پچھلے صفحہ کا) اور واقفیت پیدا ہو جائے اسی لئے وہاں جو مشقیں کرائی گئی ہیں وہ سادہ اور ابتدائی مشقیں تھیں، با قاعدہ اصول اور اقسام کے ساتھ انشا نہیں لکھائی گئی بلکہ صرف سادہ سہل انداز میں آپ سے آپ کے مشاہدات اور تاثرات قلم بند کرائے گئے اب اس حصہ میں باقاعدہ مقالہ نویسی کے اصول و طریقے اس کے انواع اور مدارج کے لحاظ سے دیئے جا رہے ہیں اسی کے ساتھ مثالیں اور پھر ان کے اہم جنس مضامین پر مشقیں ہیں۔

الدَّرسُ الاوّلُ

التفصيلُ والتجزئة

کبھی ایک سطر کی عبارت بڑھائی جاتی ہے تو ایک مقطوعہ بن جاتی ہے اور ایک مقطوعہ پھیلایا جاتا ہے تو ایک صفحہ بن جاتا ہے، اور کبھی ایک شخص ایک جملہ بول کر رہ جاتا ہے لیکن دوسرے وقت وہ اسی کو پھیلا کر ایک مضمون بنا لیتا ہے، اس کی مثال یوں سمجھئے کہ ایک جملہ ہے ساعتی غالیۃ اس کو ذرا پھیلایا گیا تو ہو گیا ان ساعتی لا توجد فی کل دکان لغلائہا وقلتہا وقد انفقت فی شرائہا ثلاث مائۃ روبیۃ وہی مصنوعۃ فی اکبر مصنع من مصانع العالم۔

کسی بھی جملے کو جب آپ پھیلائیں گے تو وہ پھیلے گا اور جس قدر آپ اس کو بڑھاتے جائیں گے وہ بڑھتا جائے گا اور اس میں مختلف اور متنوع لیکن مناسب اور مطابق موضوع باتیں شامل ہوتی جائیں گی اور اس میں نئے نئے مضامین نکلتے آئیں گے، اس بات کو واضح کرنے کے لئے ایک جملہ چار قطعوں میں دیا جاتا ہے جس میں ہر دوسرا قطعہ پہلے سے بڑا ہے جملہ ہے "مدرستی جمیلۃ"

(۱) مدرستی جمیلۃ المنظر انیقۃ المبنیٰ

(٢) مدرستی جميلة تمتع النظر إليها وتجعل زائرها معجبا بأناقتها[1] وروعة[2] جمالها.

(٣) مدرستی جميلة كلما دخل اليها زائر دهش من جمال مظهرها و مبناها اذ تتكون من بناء فخم و شكل رائق[3] حيث يتمنی كل طالب ان يلتحق[4] بها حتیٰ تجتمع لديه متعتان، متعة العلم ومتعة المنظر البهيج۔

(٤) كان منشئو[5] مدرستی يملكون سلامة الذوق ونظرات ثاقبة فما كانوا يبغون مبنیٰ بسيطًا او عمارة ساذجة لاتدخل فی النفس السرور ولاتبهج القلب وتريح الذوق كأنها جدران وسقف اقيمت لاضطرار الحاجة الیٰ ذٰلك۔

فاحضروا البناء مبناها من المهندسين[6] المهرة الذين يحسنون إيجاد تشكيلات جميلة للمبانی، تشكيلات تقضی الضرورة وتسهل فی نشاط التعليم فی ارجائه وترضی ذوق الرجل و تتسع لأداء فرائضه من امور دينية وشؤون علمية وانفقوا علیٰ ذلك مبلغًا عظيمًا من المال لإيجاد هذا الجمال الساحر والروعة المدهشة الذين يبعثان فی نفوس رُوّادها[7] البهجة والسرور ويجعلان زائرها يغتبط بمشاهدتها ويحمل معه ذكرها أينما حلّ[8] ويثنی علیٰ المشرفين عليها وعلیٰ بناتها[9]۔

اسی طرح کسی بھی موضوع کو پھیلا بڑھا کر بڑا کیا جا سکتا ہے، اب آپ یہ تو سمجھ گئے ہوں گے کہ مختصر موضوع کو کس طرح مفصل بنایا جا سکتا ہے اور ایک چھوٹے سے جملے کو

ایک بڑی عبارت میں کس طرح تبدیل کیا جا سکتا ہے لیکن آپ کو یہ بھی نظر انداز نہ کرنا چاہیئے کہ آپ جو بھی عبارت لکھیں مرتب سلیس اور متناسب الجمل والالفاظ لکھیں، پوری عبارت موضوع کے تحت ہو اور اس میں موضوع کی روح جاری اور ساری ہو، ہر جملہ دوسرے جملے سے رشتہ رکھتا ہو، یا ان میں رشتہ قائم کیا گیا ہو۔

آپ کی دل چسپی اور تفہیم کے لئے چند موضوع اور قطعے مزید دیئے جا رہے ہیں تاکہ آپ کے سامنے بات پوری طرح واضح ہو جائے، یہ قطعے مکمل مضمون نہیں بلکہ مختلف مضامین کے مقطوعے ہیں، اسی لئے تمہید و اختتام سے خالی ہیں۔

(۱) عمل ساعی البرید[۱]۔

وهو يؤدي عمله سعيا أو مشيا على الأقدام وقد يركب دراجة لمسافة بعيدة، والسعاة فريقان، فريق يتسلم الرسائل من مكتب[۲] البريد فيضعها مرتبة في حقيبته، ثم يطوف في الشوارع والطرق، وعلى المنازل، والحوانيت[۳] والمقاهي[۴]، فيسلم كل واحد رسالته وفريق يطوف بصناديق البريد[۵] المثبتة بالجدران، فيجمع ما فيها من الرسائل في حقيبته، ثم يعود الى مكتب البريد حيث تختم هناك ثم يحملها القطار[۶] الى شتى البلدان والاقطار[۷]۔

وساعي البريد يقوم بعمل نافع عظيم ويقدم لنا خدمة جليلة نضع بين يديه أسرارنا واموالنا فيبلغها اهلينا واصدقاءنا كاملة غير منقوصة ويريحنا من العناء والمشقة۔

مذکورہ بالا قطعہ میں دو باتیں ہیں، ایک تو عمل ساعی البرید کا وصف، دوسرے

عمل ساعی البرید کی افادیت اور اس پر اپنا خیال ———

دوسرا قطعہ ہے:-

(۲) الازهار زينة المآدب والحفلات۔

المآدب[1] والحفلات[2] تزيد رونقها وبهاءها الازهار فانها تمنح المكان الذى توضع فيه باقتها[3] جمالاً وروعة فيمتع الحاضرون ابصارهم بها ويشمون روائحها فيرتاحون بها ويبلغ بذلك سرورهم مبلغا عظيما تهتزبه نفوسهم ويرتاحون للجلوس ولايسئمون وهم ينتفعون بالشم والنظر كليهما فهى زينة للمجالس وروائح طيبة فواحة[4] للشاهدين وعلامة حسن الذوق وقدكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يحب الطيب كثيرا۔

(۳) القطار ليجرى علے الخطوط الحديدية[5]:-

وان القطار ليجرى على خطوط كانها خيوط مدت على بسيطة[6] الارض مستمرة فى طولها تجعل البلدان تحتها كالواقعة فى شبكة[7] يجرى عليها القطار بسرعة فائقة بدوران عجلاته[8] عليها لاتتركها فينة[9] من الوقت ولاتزول عنها۔

(۴) وبالأمطار حياة للأرض:-

وانما الأرض لتترقب نزول المطر حينما تشتد الحرارة ويشتد وهج الشمس ويجف كل شئ على ظهرها اويكاد يجف فينزل حين ذاك المطر فيهب حياةً لكل مخلوق وحياةً لكل مايصلح ان يكون

نباتا وتحي الأرض به حياة خصبة ناضرة.

⑤ والحج يجمع بين مسلمي مختلف الديار والأوطان في محل واحد وفي الحج منفعة اخرى جليلة لا تحصل من طريق آخر هي انه يجتمع به حول بيت الله الحرام لتأدية فريضة الحج ألوف من المسلمين من اجناس مختلفة وشعوب متفرقة في عدد ضخم[1] لا تجمعهم ولا تربطهم فيما بينهم الا كلمة الاسلام ولا تفرقهم غيرها وذلك تصديق قول الله عز وجل "واذن في الناس بالحج يأتوك رجالا وعلى كل ضامر[2] يأتين من كل فج[3] عميق"

الدَّرسُ الثانی

التجزئۃ واعتدال الاجزاء

مضمون لکھتے وقت مناسبت اور یکسانی کا خیال ولحاظ کرنا نہایت ضروری ہے، جب کسی بات یا کسی موضوع کا تجزیہ کرنا ہو تو عناصر میں یکسانی اور ہم آہنگی پر پوری توجہ دینی چاہیئے اور مضمون وعبارت میں ترتیب معقول اور با اعتدال ہونی چاہیئے۔ تاکہ پورا مضمون ایک طرز کی متعدد کڑیوں کا سلسلہ معلوم ہو، اصل باتیں اصل جگہ رہیں اور ان کے متعلقات ان ہی کے ہمراہ آئیں، پورے مضمون میں اس طرح کی یکسانی اور اعتدال لازمی ہے مثلاً ایک جملہ ہے کہ "زید نیک مسلمان ہے" اس جملہ کو اس کے عناصر، اصول وفروع، اصل ومتعلقات پر حسب ذیل طریقے سے پھیلایا گیا ہے۔

زید نیک مسلمان ہے (۱) زید کا ایمان مخلصانہ ایمان ہے (۲) نماز روزہ کا پوری طرح پابند ہے (۳) اللہ سے ڈرنے والا آخرت کی فکر رکھنے والا ہے، خوش معاملہ اور دیانت دار ہے الخ اس کو اور پھیلا کر حسب ذیل صورت میں کر دیا گیا:۔ زید نیک مسلمان ہے (۱) زید کا ایمان مخلصانہ ایمان ہے (ا) اللہ کی مرضی کے خلاف کوئی کام بھی ہو اس سے پرہیز کرتا ہے (ب) اس کی مرضی کے مواقع کی تلاش وجستجو میں رہتا ہے۔

نماز روزہ کا پابند ہے (ا) نمازوں کو ان کے اوقات میں ادا کرنے میں تساہل نہیں کرتا۔ (ب) نماز میں خشوع و خضوع اور کیفیت پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے (ج) اس کی نماز اللہ سے بہت ڈرنے والے کی نماز ہوتی ہے (د) جب رمضان قریب آتا ہے تو پہلے سے اس کی تیاری شروع کر دیتا ہے (ہ) روزہ، تلاوت و عبادت میں گزارتا ہے، اس کی زبان اور ہاتھ سے کسی کو تکلیف نہیں پہونچتی، زبان کا سچا، قول کا پکا ہے۔

اس طرح جو بھی موضوع لکھنے کے لئے انتخاب کیا جائے اس کو اس کے عناصر پر یکسانی کا لحاظ کرتے ہوئے تقسیم کر لینا اور سہل اور شستہ عبارت میں تحریر کرنا چاہیئے ذیل میں ایک مثال اور دیکھئے موضوع ہے:۔ الخلق الحسن یحبب صاحبه الی الناس

اب اس کے عناصر نکال کر اس کو پھیلایا جاتا ہے۔

(١) انك اذا ابتسمت لأحد وتكلمت معه بلطف وظرف[1] وخاطبته بأدب واكرام۔

(٢) وانك اذا رعيت الضعفاء وتفقدت احوال المساكين والبؤساء۔

(٣) وانك اذا بذلت اموالك لاغاثة ملهوف اولاطعام جائع اولنصرة مظلوم۔

(٤) واذا دمت فى خدمة الجميع تشفق على الصغير وتحترم الكبير وتخدم الشيخ الضعيف۔

(٥) واذا استقامت سيرتك وسرت على الآداب الاسلامية وتأسيت بسيرة النبى صلى الله عليه وسلم۔

(١) تحبيك اخلاقك إلى الناس وتعلو منزلتك فى نفوسهم۔

۲ وتكسب اصدقاء محبين ويدخل حبك في قلوب الناس۔

۳ وتصير مكرما محترما مجللا[1] لدى الصغار ومحببا مكرما لدى الأتراب ومقربا عزيزا لدى الكبار۔

٤ وتعد من خيرة الناس يوليك[2] الثناء العطر والذكر الجميل۔

٥ وتحرز[3] ثواب الآخرة وحمد الاولى۔

مذکورہ قطعہ دس عنصروں میں تقسیم کیا گیا ہے، اسی کو آپ اس سے چھوٹا بھی کر سکتے ہیں اور اس سے بڑا بھی کر سکتے ہیں۔ اس تفصیل سے امید ہے کہ آپ کے ذہن نے طریق تفصیل و اختصار کو اخذ کر لیا ہوگا۔

الدَّرسُ الثالثُ

تعیینُ المواضیع

تفصیل واختصار، تحلیل وترکیب کی وضاحت گزشتہ صفحات میں اچھی خاصی ہوچکی ہے اور معلم الانشار حصہ ثانی میں بھی انشار کی کچھ مشقیں کرائی جاچکی ہیں، وہاں پر دی ہوئی ہدایات بھی غالبًا آپ کو یاد ہوں گی۔ اب یہاں پر قوت استعداد کے لئے مفید معلوم ہوتا ہے کہ مقالہ نویسی سے قبل آپ چند ابتدائی مشقیں بھی کرلیں۔

ذیل میں چند قطعے پیش کئے جاتے ہیں، ان کو پڑھئے، ان کے عناصر پر غور کیجئے اور پھر ہر قطعہ کا موضوع متعین کیجئے اور عنوان بتائیے اس طور پر کہ گویا یہ قطعات انہی موضوعات یا عنوانات پر لکھے گئے ہیں۔

① والکہرباء[1] تسیرُ التّوام[2] الذی ینتشر فی المدینۃ کالشرایین فی الجسم فیربط بین انحائھا ویقرب اجزاءھا ویصلھا بضواحیھا[3] التی لولاہ لم نبلغھا الا بالمشقۃ والتعب فتسھل اعمالنا لأننا نصل الیٰ غایاتنا[4] فی اقرب زمن وتروج التجارۃ اذ تقتصر بفضلہ المسافات ویتوفر بہ الوقت۔

وهی تدیر الآلات التی تخرج النسیج[1] والتی لم تکن تدار الا بایدی الأقویاء منا قبل اکتشافها والایدی مهما بلغت قوتها ضعیفة و بطیئة فی العمل وانها تنیر لنا فی الظلام فتبدده کأن اللیل قد تحول الی النهار او کأن الشمس قد طلعت فی جنح لیل فتجعلنا نبصر کل خفی وظاهر کما نراهما فی الوقت الذی تضئ لنا فیه الشمس۔

(۲) والقطار ینقل البضائع سواء اکانت خفیفة ام کانت ثقیلة ونرسل به طرودنا[2] من کتب وصحف وحلاوی[3] واطعمة والمرافق[4] التی نحتاج الیها حینا بعد حین لأننا لا نقدر أن نسافر کل حین لجلب هذه الامتعة والبضائع او لنقلها واننا نطلب به حوائجنا وامتعتنا الثقیلة من الألات والماکینات وبضائع العمارة والصناعة ونصدّر[5] ونستورد[6] حاصلات[7] الزراعة والخامات[8] وغیر ذلک مما لا یمکن حملها الا بالقطار۔

(۳) وان منافع السیارة[9] لکثیرة منها انها سریعة سرعة فائقة تقطع الأمیال فی بضع دقائق ویبلغ راکبها فی اقل وقت الی ابعد مدی ولا تزال سرعتها تزداد علی الأیام واللیالی، سبحان الذی سخرلنا هذا وماکنا له مقرنین۔

(٤) وان مدرسة دار العلوم لندوة العلماء لتحتوی علی مسجد فخم عظیم تؤثر روعته فی نفوس الناس وتأسر اللب قد بنی بالحجر العادی و بالرخام وانه واسع وجمیل فیه میضاءتان ومنارتان عالیتان تشبهان رمحین منتصبین ذاهبتان فی السماء

الدَّرسُ الرَّابع

تفصيل المواضيع

چند موضوعات یا عنوانات لکھے جاتے ہیں ان کو پھیلائیے بڑھائیے اور ان پر قطعے لکھئے، لکھتے وقت وہی طریقہ اختیار کیجئے جس کی ہدایات گزشتہ صفحات میں دی جا چکی ہیں، عبارت سہل اور فصیح ہونی چاہیے اور مطلب واضح اور صاف۔

فصیح سے مراد مشکل الفاظ یا غیر معروف جملوں کا استعمال نہیں بلکہ مراد ہے صحت اعراب و حسن ترکیب اور بلاغت تعبیر

آسانی کے لئے ہر جملے کے آگے وصف اور فوائد کے لفظ لکھ دیئے گئے ہیں تاکہ آپ موضوع کی قسم اور نوعیت بھی سمجھ لیں۔

① عمل ساعي البريد	(وصفه)
② عمل ساعي البريد	(فوائده)
③ الأطفال في العيد	(وصفهم)
④ حالة الأرض بعد نزول المطر	(وصفها)
⑤ السفر بالقطار	(فوائده)
⑥ العقل	(فوائده)
⑦ النزهة	(وصفها)
⑧ النزهة	(فوائدها)

الباب الثانی

الدرس الخامس

مقالات

مقالہ مقطوعات کا وہ مجموعہ ہے جس میں کوئی رائے یا نظریہ خیال یا حقیقت بیان وثابت کی جاتی ہے، جو مضمون کسی نظریہ یا خیال کو ثابت کرنے اور واضح کرنے کے لئے قاعدہ کے ساتھ اسی نظریہ یا خیال کے مقدمات ودلائل سے مرتب کیا جائے گا اور جس کے نتیجہ میں پڑھنے والے کو کوئی نکتہ یا حقیقت معلوم وحاصل ہوگی وہ مقالہ کہلائے گا۔

مقالہ حسب ذیل اجزاء پر منقسم ہے :-

الافتتاح۔ الموضوع۔ عناصر الموضوع۔ الاختتام۔ العنوان

افتتاح :۔ مضمون کے وہ الفاظ یا عبارت جس سے مضمون کی ابتدا کی جائے اس کو ایسی عبارت ہونا ضروری ہے جو مضمون کی اگلی عبارتوں کے لئے مقدمہ اور تمہید کی حیثیت رکھتی ہو، اس کے سہارے مضمون شروع ہوتا ہو اور اس سے موضوع پر روشنی بھی پڑتی ہو۔

موضوع :۔ مقالہ کا مقصد اور مرکزی مضمون جو پورے مضمون کا محور ہوتا ہے۔

عناصر الموضوع :۔ موضوع کے مرتب و منقسم اجزا ہیں۔
اختتام :۔ وہ عبارت یا الفاظ جن پر مضمون ختم ہوتا ہے اور جو گویا مضمون کا نتیجہ اور خاتمہ ہوتے ہیں۔
عنوان :۔ مضمون کی سرخی۔

افتتاح :۔ عناصر الموضوع اور اختتام کے باقاعدہ سمجھنے کے لئے آٹھ دس سطروں کا ایک مضمون لکھا جاتا ہے اس سے آپ انشاء اللہ ان اصول کو اچھی طرح سمجھ سکیں گے۔

عنوان ہے القلم موضوع ہے القلم نعمة الله العظيمة على الانسان يخدمه خدمات جليلة. مضمون حسب ذیل ہے :۔

الافتتاح :۔ القلم نعمة الله التي انعم بها على الانسان دون الحيوان۔

عناصر الموضوع :۔ (۱) يرفع به اقواما و يضع آخرين (۲) انه يُصنع من القصب الحقير أو الحديد الوخيص ويعمل أعمالاً ضخاما (۳) يحصل في يد إنسان فيقوم له مقام السلاح الحاد في يد المقاتل الباسل (۴) و يحصل في يد إنسان آخر فيصبح له كعصا الحكم على أمة أو بلاد (۵) و يحصل في يد إنسان ثالث فيصير به عالما نحريرا أو أديبا بارعا (۶) به ينقسم الناس الى صغير وكبير وشريف ووضيع (۷) وبه تُقضى الأمور وتُدار دفّة[1] البلاد (۸) وبه يتميز الإنسان عن الحيوان وتخترع المخترعات ويُدلى بحكم وعلوم ومعارف۔

الاختتام :۔ فانما جعله الله نعمة عظيمة قلّما تساويها نعمة من

نعم الدنیا فحق لنا ان نستخدمه فی الخیر۔

اسی مضمون کو آپ کسی بڑے مضمون کے عناصر و اجزاء سمجھ کر ایک بڑا مضمون بھی کر سکتے ہیں، یعنی اس کو ذرا اس سے بڑی شکل میں دیکھئے۔

القلم نعمة الله التی انعم بها علی الانسان دون الحیوان یرفع الله به کثیرا من الناس من المنزلة الوضیعة الی المنزلة الرفیعة ویسقط الله به کثیرا من الناس فیعیشون جهالاً رعاع الناس لا قیمة لهم فی الحیاة ولا وقار لهم ولا عز ولا یعبأ بهما احد وقد اقسم الله تعالیٰ به فقال ن والقلم وما یسطرون، وذکره فی کلامه المجید۔

انه رخیص جداً لکثرة ما یصنع فثمنه قلیل وعمله جلیل لا یصنع الا من الخشب القصیر التافه أو بقطعة صغیرة من الحدید الرخیص غیر انه یؤدی أعمالا ضخاما ویقضی مآرب کثیرة للإنسان۔

یحصل فی ید الإنسان فیستعمله ویستخدمه فی حاجاته فیصبح له کالسلاح الحاد الماضی فی ید مقاتل باسل یقتل الفساد ویطعن النفاق والفسوق ویمحو الباطل ویهدمه بامر الله سبحانه وتعالیٰ۔

ویحصل فی ید انسان آخر فیرتفع به الی منزلة السیادة ودرجة العزة قد یحکم أمة أو شعبا وقد یکون قاضیا حکما یحکم بالعدل ویقضی بالفصل ویحقق الحق ویبطل الباطل ویحل مشکلات الناس۔

وانما ینقسم الناس بالقلم الی صغیر مجهول خامل الذکر والی کبیر معروف ذائع الصیت والی شریف عزیز والی وضیع ذلیل۔

وبہ تقضی امور الناس و تدارُ دقۃ الحکم علے البلاد۔
وبہ یتمیز الانسان من الحیوان و یُختَرَع المخترَعات و یُدلی بحکم ویتقدم فی علوم ومعارف فانما جعلہ اللہ نعمۃ عظیمۃ قلّما تساویہا نعمۃ من نعم الدنیا فحق لنا ان نستخدمہ فی الخیر ولرضا اللہ سبحانہ فانہ من عطایاہ العظیمۃ ومن نعمہ الجلیلۃ۔

الدَّرسُ السَّادِسُ

آپ نے ایک مقالے کو دو چھوٹی بڑی شکلوں میں پڑھا، اس کے عناصر اور موضوع دیکھے، افتتاح واختتام کی اہمیت اور ضرورت دیکھی، مقالے میں تسلسل اور یکسانی جملوں کا ایک دوسرے سے رشتۂ واتصال بھی دیکھا اس سے آپ کی سمجھ میں یہ بات اچھی طرح آگئی ہوگی۔ اب کچھ مزید اصول وتفصیلات سن لیجئے۔

مقالہ ایسے حقائق ومعانی پر مشتمل ہوتا ہے جو کسی نقطۂ نظر کی تائید واثبات کے لئے سہل، سلیس اور معقول ترتیب کے ساتھ واضح اور دل چسپ اسلوب میں جمع کر دیئے جاتے ہیں، یہ معانی قاری کو تدریجی طور پر اسی متعین خیال کی جانب لے جاتے ہیں، پڑھنے والا زیادہ محسوس بھی نہیں کر پاتا اور اس خیال یا نظریہ تک اس کے دلائل مقدمات سے بآسانی وبے تکلف گزرتا ہوا پہونچ جاتا ہے۔

کامیاب تر مقالہ وہی ہوگا جس میں مقدمات ودلائل خوش اسلوبی کے ساتھ عمدہ ومعقول ترتیب میں پائے جاتے ہیں، مضمون مرکزی نقطۂ خیال عموماً اختتام کی عبارت میں پایا جاتا ہے اور افتتاح کی عبارت سے بھی اکثر اس کی طرف اشارہ ہو جاتا ہے مضمون کی ساری عبارتیں اور سب جملے اسی ایک مرکزی نقطۂ خیال تک پہونچانے کا کا

کرتے ہیں، بعض مضامین کا مرکزی نقطہ خیال پورے مضمون میں پھیلا ہوا ہوتا ہے کبھی کبھی اس کو صاف الفاظ میں کہا تو نہیں جاتا لیکن پورا مضمون اپنی ترتیبِ معانی و طریقِ اسلوب سے اسی کو ثابت کرتا ہے۔

مقالہ چند مقطوعوں کا مجموعہ ہوتا ہے وہ مقطوعے ایک دوسرے سے مضبوط جڑے ہوتے ہیں، ہر مقطوعہ جملوں سے مرکب ہوتا ہے اور وہ جملے بھی اسی طرح ایک دوسرے سے باقاعدہ جڑے ہوتے ہیں، جملوں اور مقطوعوں کی ترتیب ایسی ہوتی ہے کہ ان میں سے ہر اگلا اپنے پچھلے کی تمہید اور مقدمہ معلوم ہوتا ہے اور اس کی ضرورت پیدا کرتا جاتا ہے اور ہر پچھلا اپنے اگلے کے بغیر بے ربط و بے معنی معلوم ہوتا ہے، زنجیر کی طرح کہ اگر اس میں سے کوئی کڑی گر جائے تو زنجیر دو ٹکڑے ہو جاتی ہے، اسی لئے جملوں اور لفظوں کا انتخاب اور ان کی ترکیب و ترتیب بھی اہمیت سے ہرگز خالی نہیں۔

جملوں اور مقطوعوں میں آپس میں اتصال و تعلق کبھی حرفوں، لفظوں اور کبھی جملوں سے کیا جاتا ہے اور کبھی عبارت کا سیاق و سباق خود اتصال و تعلق پیدا کر دیتا ہے۔

اس تفصیل کے بعد آپ کے سامنے چند متنوع مقالات مع اپنے عناصر و موضوعات کے مثال کے طور پر دیئے جا رہے ہیں، ہر ایک کے ساتھ ایک ایک مشق مع عناصر و موضوعات کے دی گئی ہے، ان مثال کے طور پر دیئے ہوئے مقالات کا طرز دیکھئے اور پھر انھیں کے طرز پر مقالے لکھئے۔

الدّرس السّابع

احدى المخترعات الصناعية

السيّارة ـــ المثال (۱)

ترى السيارة ليلا ونهارا غادية رائحة[1] بسرعة فائقة غريبة كأنها عفريت من الجن جميلة المنظر فكأنها غرفة مؤنقة[2].

تتحرك وتنتقل ويركبها الناس ويصلون الى غاياتهم في عجل.

انما كان السفر قبل اختراعها شديدا مرهقا كان الناس يسافرون مشيا على اقدامهم أو إذا ابتغوا راحة وطلبوا نعمة اخذوا دابة او مركبا مرتبطا بحيوان يجره يركبونه، في رحلاتهم لكنه كان يلحقهم الارهاق الشديد والتعب الكثير ولم تكن مراكبهم التي تحملهم ولا الدواب التي يمتطونها بمريحة لهم لانها كانت ابطأ من أنفسهم هم سوى الخيل اذهي اسرع الدواب واسبقها لكنك تجد قليلا من الناس من يقدرون على اقتناء الخيل حيث هي اغلى واثمن لاجل اهميتها في أعمال كثيرة من الحرب وغيرها فكان الناس يحتاجون الى أسرع مركب يبلغهم الى غاياتهم[3] في اقرب وقت وأقصر مدة فاهتدى الناس الى البترول السائل في الارض فحفروا عنه

وكشفوا عن بعض اسراره واخترع هناك رجل مركبا يسير بذلك الوقود فكان سيّارة۔

إن منافع السيارة لكثيرة منها انها سريعة سرعة فائقة تقطع الأميال في بضع دقائق ويبلغ راكبها في أقل وقت الى ابعد مدى ولاتزال سرعتها تزداد على الايام والليالي فسبحان الذي سخرلنا هذا وما كنّا له مقرنين۔

وان في السيارة مقاعد مريحة ينعم الراكب بالقعود عليها لنعومتها وانقباضها الى تحت بنعومة وانبساطها حينما تخلو والرجل اذا جلس عليها فكأنما جلس على فراشه في بيته وانها تسير بخفة عجيبة حتى في بعض الاحيان لايشعر الذي تمر بجانبه أن سيارةً مرت به ومزايا السيارة لكثيرة وبعضها هذه التي ذكرناها۔

تقسيم المقالة السّابقة إلى عناصرها

الموضوع:۔ الابانة عن صفة وحقيقة السيارة ومنفعتها وضرورتها۔

العنوان:۔ السيارة۔

الافتتاح:۔ رؤية السيارة غادية رائحة جميلة المنظر خفيفة السير

العناصر:۔ (١) سفر الناس قبل ظهور السيارة (٢) تعبهم بالمراكب الاخرى البطيئة (٣) قلة وغلاء الخيل (٤) وجود البترول (٥) اختراع السيارة (٦) من منافعها السرعة (٧) والراحة في الجلوس والخفة في السير۔

الاختتام :- ومزايا السيارة كثيرة ذكرنا بعضها۔

اكتب مقالة مشتملة على العناصر الآتية

الموضوع :- الابانة عن صفة الطائرة[1] وحقيقتها و شكلها وضرورتها ومنفعتها۔

العنوان

الافتتاح :- كان اخى الأكبر يريد مشاهدة المطار[2] فصحبته ورأيت طائرة من قرب۔

العناصر :- (۱) طيران الطائرة كالطيور (۲) سرعتها الخارقة (۳) غذاؤها البترول (٤) من منافعها جدواها فى الحرب لوصولها الى كل مكان كجسر جوي (٥) سرعتها الطاوية للأرض وتوفير الأوقات (٦) الراحة فيها كالسيارة (۷) سرعتها لاتزال تزداد (۸) مستقبلها المأمول۔

الاختتام :- ويرى الناس ان الطائرة لاتكفى لطموح[3] الانسان كذلك فهو يحاول اختراع مركب اسرع من الطائرة بكثير يكون غير محتاج الى البترول۔

الدَّرسُ الثَّامِنُ
على
أحد الحيوانات

الجمل ـــ المثال (۲)

الجمل حیوان من الأنعام طویل الأعضاء نحیلها أکبر من البقر الوحش بقلیل، له أرجل طویلة وجسم لا بأس به یعلو علی جسمه عنقه وهو أطول شئ فی جسمه کی یرتع فی الأرض واقفا دون أن یضطر الی البروك و یمدّ عنقه الی ما فوقه فیبلغ الأغصان المرتفعة للأشجار فیقتطف ما شاء من نبات أو ثمار وعلی ظهره سنام یشبه الهرم یحتوی علی الشحم الوافر یغذیه حینما ینعدم له ما یأکله لعدة أیام وتحت أرجله أخفاف تمنع من السوخ فی الرمال لأنه یسیر فی الرمال کثیرا ولذلك سمّی بسفینة الصحراء یحتوی بطنه علی ازقاق[1] وکرش تتضمن الأولی ما یجمعه الجمل من الماء للأوقات العصیبة التی لا یوجد فیها الماء لخلو الصحراء من المیاه مسافات من الأمیال ولأجل هذا یملأ البدو والأعراب الساکنون فی الصحاری حیاضهم بالماء أیام المطر ثم یستعملونه طول السنة ولا یسکنون ایضا

الا فی الأمكنة التی تقرب من المیاہ حتی لا یموتوا فی الصحراء عطشا ویحملون معهم الماء الكثیر فی اسفارهم فی الصحراء لكن الماء كلما نفد ولم یوجد عدة أیام یشرب الجمل من مائه المذخور.

والجمل یوجد كثیرا فی المواضع الصحراویة والأماكن الرملیة و الأعراب وغیرهم الذین یسكنون الصحراء یقتنون الجمال ویستزیدون من انسابها اذ الجمل ینفعهم فی مختلف جوانب حیاتهم یشربون من لبنه ویكتسون من صوفه ویبنون الخیام وغیرها یستعملونه مطیة فی اسفارهم واذا جاعوا وعطشوا ولم یعثروا علی غذاء ولا ماء یلتجئون الی ذبحه فیاكلون لحمه ویشربون ماءه المذخور ثم انه یعوزهم فی رحلاتهم الشاقة لأنه یحتمل شدائد السفر ولا یجزع ولا یتعب یحتمل الجوع والعطش ویصبر علی الجوع والعطش سبعة ایام من دون اجترار وانما اخفافه تجعله قادرا علی السیر فی الرمل ولذلك لا یساویه غیره من الحیوانات وانه بصیر بمواضع المیاه المدفونة تحت الرمال الجافة التی لا یعرفها غیره یشمها الجمل فیدل علیها بالبروك علی رمالها واذن یعلم الناس بوجود نبع الماء فی الرمل.

ان الجمل یملك صفات حسنة جلیلة من حلم وصبر لا یساویه فی ذلك حیوان آخر وقد خصه الله تعالی بالذكر فی كتابه الحمید اذ یقول (افلا ینظرون الی الابل كیف خلقت) إن الجمل للعرب كل شئ، هو لهم غذاء وشراب، لباس ومطیة هاد ورفیق فی السفر، مرفق فی الحاجات،

مركب فى الحرب، ثروة فى أيام السلم، مال عند الضرورة۔

تقسيم المقالة السابقة إلى العناصر

الموضوع :۔ وصف الجمل، جسمه و فوائده۔

العنوان :۔ الجمل۔

الافتتاح :۔ الجمل حيوان من الانعام۔

العناصر :۔ (١) شكله و جسمه (٢) سنامه (٣) اخفافه (٤) كرشه وازاقه (٥) اين يوجد بكثرة (٦) علاقته بالصحراء وجد واه فيها (٧) انتفاع الصحراويين به وطرق الانتفاع به (٨) خلقه ونفسيته۔

الاختتام :۔ ان الجمل يملك صفات حسنة من حلم وصبر الى غير ذلك ان الجمل للعرب كل شئ الخ

المقدار :۔ صفحة ونصف۔

اكتب مقالة على الفرس واليك عناصرها

الافتتاح :۔ الفرس حيوان من خير دواب الله التى خلقها الله تعالى مسخرة للإنسان إنه مفطور على صفات نبيلة عظيمة ويؤدى أعمالاً كبيرة سامية۔

العناصر:- (١) جماله (٢) لونه (٣) جسمه وهيئته (٤) ذكره في الأدب العربي والادب الحربي وفي القرآن (٥) صفاته من طاعته لسيده ووفائه لصاحبه (٦) منافعه في السفر (٧) ضرورته في الحرب (٨) في الأعمال الأخرى (٩) ولوع الناس باقتنائه بعضهم لحاجتهم وبعضهم لإظهار الغنى والسراوة (١٠) اليوم قل نفعه وعنناه لاختراعات المراكب الآلية والسيارات والطائرات -

الاختتام:- على كل فالخيل نعمة من الله وآية من آياته في خلقه وركوبه واقتناؤه من علائم الرجولة والبطولة -

الموضوع:- الخيل صفته وفائدته

الدَّرسُ التَّاسِعُ

على عامل من خدمة الانسان فى حياته الاجتماعية

ساعى البريد ـــ المثال (٣)

ساعى البريد خادم من خدمة الأمة والبلاد الذين نستعين بهم فى قضاء مآربنا الكثيرة التى لاحول لنا فى أدائها ولانستطيع أن نعمل لها بأنفسنا۔

انه يلبس حلة خاصة بُنية اللون ويعتم بعمة حول رأسه و يحمل حقيبته من جلد، تكون فيها عدة جيوب لوضع اشياء مختلفة يضع فى بعضها الرسائل وفى بعضها النقود وفى بعضها الأشياء الأخرى من قلم و محبرة لئلا يتعطل عمل الكتابة إذا لم يوجد القلم و يحملها على الأعم فى الأصقاع التى أكثر أهليها من غير المتعلمين۔

وإنه يتصف بصفات خلقية خاصة من أمانة ونشاط فى العمل و وأداء مسئولية واجبة تراه غاديا ا ثما بمر بك وبمن يجاورك يوزع الرسائل على أهليها لايلوى على شئ ولا يُمضى وقته فى غير عمل لئلا يتأخر عن تأدية واجبه المأمور به وترى الناس ينتظرونه انتظارا شديدا

ويرتقبونه بفارغ الصبر وهو يعرف فى الأعم عدة لغات من هندكية وأُردوية وإنجليزية لأن عناوين الرسائل تكون فى عدة لغات حسبما يتكلم الناس بها ولذلك تجد أن الرسائل التى تحمل العناوين فى اللغة الإنجليزية والتى تحملها فى اللغة الهندكية كذلك تصل جميعا الى أصحابها دون أن يحول فى وصولها اختلاف اللغات و مشكلة رسم كتابتها۔

وساعى البريد نوعان الأول منهما يتسلم الكتب والرسائل من مكتب البريد الواردة من أنحاء البلاد المختلفة ويوزعها على أصحابها بنشاط ملحوظ، بعضهم يسعون على اقدامهم وبعضهم يستخدمون الدراجات، والثانى يجمع الرسائل من صناديق البريد المعلقة فى أحياء المدن و فى البوادى ويوصلها الى مكاتب البريد وهناك يختم عليها ثم يبعث بها الى أهلها۔

ولساعى البريد فضل كبير فى تسهيل مشكلتنا وتوفير وقتنا فإنه لولا عمله لأرهقنا الاتصال بأصدقائنا وأقاربنا وغيرهم من أناس آخرين أما الآن فلا نعمل سوى ان نكتب العناوين على الظروف ونلصق عليها الطوابع ونلقيها فى صناديق البريد ونطمئن على حفظها وعلى وصولها و عند الله لأجر عظيم على البر بالناس وإعانتهم۔

تقسيم المقالة السابقة على عناصرها

الموضوع :۔ إبانة عمل ساعى البريد ووصفه وفائدته۔

العنوان :- ساعی البرید۔

العناصر :- (۱) لباسه و أدواته (حقیبته) (۲) أمانته، خلقه ونشاطه (۳) علمه (٤) نوعاه (٥) فضله و فائدته۔

الافتتاح :- كون ساعی البرید خادما للأمة، واستعانتنا به فی قضاء مآربنا التی لانقدر علی قضائها إلا ببذل وقتنا الثمین الكثیر۔

الاختتام :- فضله و فائدته (سبق ذكره فی العناصر)

اكتب مقالة وإلیك هذه العناصر

الموضوع :- إبانة عمل الشرطی و وصفه فی مختلف أعماله و هیئته و فائدته۔

العنوان :- الشرطی۔

العناصر :- هیئته ولباسه وجسمه (۲) وصف عمله (۳) سهره علی فوائد الجمیع (٤) أنواعه (٥) ضرورته وأهمیته (٦) فضله وفائدته

الافتتاح :- رأینا الشرطی قائما فی المجامع ینظمهم وفی المفترقات یرتب المارّة وخدمته لنا فی الثورات والأحداث والاضطرابات۔

الاختتام :- فضله و فائدته (سبق فی العناصر)

المقدار :- فی صفحة أو أكثر۔

الدَّرسُ العَاشِرُ

بيان حادث او وقعة

سقوط من السّطح ــــ المثال (٤)

ذهبت يوما الى صديق حميم كنت اُحبّه حبا جمّا، وأضعه منى موضع الروح والقلب وقد تعلمنا معا وتساهمنا فى أعمال كثيرة واشغال متنوعة فذهبت الى داره وناديت بإسمه وقرعت بابه فاُخبرت بأنه موجود على سطح بيته الأعلىٰ وقد دعانى إليه فلما سمعت هذا رقيت اليه الدرجات توّاً فوصلت اليه ووجدته يلعب بطيّارة[1] رفعها فى الفضاء يُرخى[2] عنانها تارة فترتفع وتعلو فى كبد السماء ويشدها اخرى فتهبط و تهدأ فكان فرحان مسرورا بلعبته غير مبال بمواقع قدميه ولا بموقع وقوفه وبما وراءه وقد نبّهته مرارًا على ذلك فكان يتنبته اذا نبّهته ثم ينهمك فى لعبه فيغفو ولذلك خفت على نفسه وغفلت مرة انظر الى شئ آخر فلم يرد ببصرى الا صيحته ارتجع بصرى فرأيت جسمه المتهادى الساقط من السطح فسعيت نازلا اصرخ واقول سقط فلان سقط فلان

ولما وصلت اليه رأيته كالمغشى عليه لانه قد كان جُرح جراحات شديدة جعلته كالميت وجزعت عليه جزعا شديدا وتأسفت له وتألمت نفسى لشدة البُرحاء[1] ولم املك عينى من البكاء وبينما كنت أجزع حضر أهله فى دهش واضطراب بالغين ولما رأوه فى تلك الحالة المبرحة بكوا له وجزعوا أبلغ جزع ويدأوا يصرخون من الدهشة والحزن. وحضر الناس وتجمعوا يشاهدون الحادث كل يعلق على ماحدث ويتحدث عنه و يلوم بعضهم الأباء والأولياء حيث يسمحون لأولادهم الرقى الى السطوح المنفسحة المسطحة حتى يسقطوا وبعضهم أشار باستحضار سيارة الإسعاف فاخبر الإسعاف فحضروا بسرعة فائقة وتبينوا فوالوقعة وضمدوا الجراح ثم أخذوه الى المستشفى الى أن يشفى ويعافى من جراحاته۔

ولم يشف صديقى الابعد مدة شهر تعطل فيه عن المدرسة فلم يتلق الدروس ذلك الأوان ولم يكن كل ماحدث الالعدم مبالاته للعواقب وإضاعة وقته فيما لايفيده فى الدين والحياة۔

تقسيم المقالة السابقة على أركانها

العنوان :۔ سقوط من السطح۔

الموضوع :۔ سقوط صديقى من سطح منزله حينما كان يلعب بطيارته غافلاً عمّا وراءه ولاهياً فى عبث۔

الافتتاح :۔ ذهابى الى صديقى لأزوره وأتمتع بمجالسته الكنه

كان فوق سطحه يلعب بطيارته.

عناصر الموضوع :- (١) كان رافعا طيارته فوق سطحه (٢) شغفه بالطيارة وغفلته وغفوته (٣) زلته وسقوطه (٤) جراحاته وآلامه (٥) جزعي عليه وجزع الناس ومبادرة أهله إليه (٦) جزع أهله (٧) تجمع الناس ونقدهم وتعليقهم (٨) طلب الاسعاف وحضورهم (٩) تضميد الجروح ونقله الى المستشفى.

الاختتام :- شفاؤه بعد شهر وخسارته لانقطاعه عن الدرس والعمل في هذه المدة واحتياطه بعد ذلك وتركه للعبث.

اكتب على عنوان "الاصطدام" واليك عناصر المقالة

الموضوع :- حادثة اصطدام صديقي بسيارة مارة على شارع مكتظ بالمارة لعدم مبالاته بالمارين اذا مشى في الشارع وعدم حوطه في العمل وإسراعه.

الافتتاح :- احتياجنا أنا وصديقي الى شراء بعض الحوائج وخروجنا الى السوق ووصولنا الى الشارع الكبير ووقوعنا في ازدحام المارة ووسطهم.

العناصر :- (١) كان الشارع جد مكتظ حافل (٢) إسراع صديقي لأن

يعبر و مجيئ المُركبات[1] عن جوانبه و هو غافل لا يشعر(٣) اضطرابه واضطراب المركبات واصطدامها به (٤) جراحه وتوقّف المارة و مُركبات وتجمّع الناس (٥) حالته السيئة ومدى جراحاته تألمناله وتأسّف الناس وتعليقهم (٦) مجئ الشُرط[2] و مجيئ الاسعاف و نقله الى المستشفى۔

الاختتام:۔ مكث صديقي في المستشفى أُسبوعين وبعد ذلك استطاع الخروج وبدأ أعمال الأعمال وأصبح يخاف من العجلة وعدم المبالاة عند المشي۔

الدَّرْسُ الحَادِىْ عَشَر

احتفال أو نزهة او برنامج فكه

يوم مطير ـــــ المثال (۵)

يوم الجمعة الماضى نهضت من فراشى مبكرًا لأمتع نفسى من اعتدال الجوّ ورقة النسيم فكانت السماء صافية والجوّ ملائما معتدًّ لم يعكر صفوه السحاب وطلعت الشمس وارتفعت رويدًا رويدًا تلمع كأنها قرص من ذهب اوجذوة من لهب فسررت بذلك المنظر اعظم السرور ونزلت الى حديقتى الغنّاء فى واجهة بيتى أشمّ روائح الورد والرياحين.

إذ بدأ المطلع يغبرّ و بعض الغمام يغشى السماء فما كان الاهنيهة من الزمن حتى هبت الرياح وثارت العواصف وتغير كل شئ من هدوء الى اضطراب وكادت البيوت أن تتقوض والاشجار أن تنقلع وشرعت الرياح تُزجى سحابا ثم تؤلف بينه فتجعله ركاما فعبس الجوّ وأظلمت الدنيا واسودّ مابين الفضاء وناظرىَّ وانقلب اليوم الضحوك البسّام الى يوم عبوس متقطب قمطرير، و مالبثت هذه

الحال الا قليلا حتى نزل المطر رذاذا[1] ثم اشتد شيئا فشيئا حتى صار وابلا[2]
كأنما الموازيب[3] تنصب حتى بلغ السيل الزبى[4] واستمر على ذالك ساعات
رأيت فيها القيعان[5] قد انغمرت فى المياه والترع[6] قد امتلأت والسواقى[7]
جرت ورأيت الشوارع المرصوفة قد نظفت تنظيفا أما غير المرصوفة
فكانت مجموعة من ماء ووحل وحفر۔

وأما الناس فكانوا يجرون الى هنا وهناك وقد نشروا المظلات[8] وقاية
من البلل واحبس كثير من الناس فى الدور والمنازل ولم يستطعوا أن الى المواضع
العامة حتى انقطع عنهم الهاطل[9] وكثير من غيرهم لم يكترثوا وما زالوا
مختلفين[10] الى كل مكان يقضون حوائجهم ويفرحون بنزول الامطار
دون غير مبالين بالبلل[11]

وبعد ساعات هدأت الامطار وانقطع نزول الماء وبدأت السحب
تنقشع[12] وتتناثر[13] وبدت السماء من خلال الفرجات نقية مغسولة وبعد
لأى[14] رأينا السحب تتبدد وتنسحب عن بسيط السماء وتنهزم امام الشمس
لمشرقة الحامية وطلعت الشمس وحلت انوارها الدافئة على اديم[15]
لأرض فحمد الناس الله على نعمه الوافرة اذ يرسل مطرا فيحيى الارض
ثم يرسل الشمس لتجدد حياتها وتنمى نباتها۔

وبذل رجال التنظيم جهودهم فى تصريف[16] المياه المجتمعة
فى الطرق والأماكن العامة فجزاهم الله أحسن الجزاء وقد قال الرسول
عليه السلام: الاسلام بضع وسبعون شعبة وأدناها إماطة[17] الأذى عن

الطريق أوكما قال۔

تقسيم المقالة الى أجزائها

الموضوع:۔ عن نزول المطر يوما من الأيام وكيف نزل

العنوان:۔ يوم مطير۔

الافتتاح:۔ من بدء الكلام الى "اذا المطلع يغبر الخ وحال الجو قبل[1] المطر ونهوضي ميكرا۔

العناصر:۔ (١) هبوب[2] الرياح وجمعها للسحب (٢) تغير الجو بغتة[3] (٣) هطول[4] الامطار (٤) حال الارض (٥) حال الناس (٦) انقطاع المطر (٧) حال السماء (٨) حمد الله۔

الاختتام:۔ وبذل رجال التنظيم جهودهم في صرف المياه الخ

اكتب مقالة على الأجزاء الآتية

الموضوع:۔ وصف النزهة[5] بين الحقول والبساتين۔

العنوان:۔ نزهتي۔

الافتتاح:۔ برنامجنا أن نقوم بنزهة فتأهبنا له وقصدنا للخروج يوم الجمعة يوم العطلة۔

العناصر :- (۱) تفکیرنا فی اختیار المحل الممتع لنزهتنا (۲) إعداد الأطعمة والحوائج (۳) سفرنا بالدراجات[1] ومرورنا من بين الحقول والمزارع (٤) اختيارنا الارض المرتفعة فی وسط الخضراء[2] (٥) نصب القدور وإشعال النيران تحتها (٦) صيد بعض الطيور وإعطاؤها للطاهی (٧) اقامتنا لحفلة شعرية (۸) وصف لها (۹) غداؤنا فی الهاجرة وقيلولتنا (۱۰) إرادتنا للعودة قبل صلاة العصر وعودتنا.

لاختتام :- وحقًا وجدنا ولمسنا[3] حياة فی الجسم والعقل لما تزودنا الهواء الطلق فی الأجواء الفسيحة وانما النزهة لتنشط الرجل وتجعل قواه النائمة حية متحفزة[5] والمؤمن القوی خير من المؤمن الضعيف۔

الدَّرسُ الثّانِی عَشر

قصص للتذکیر

فی غمار[1] المیاه ــ المثال (۲)

کان امیر هندی (راجه) یتفرج علی ضفة نهر بمفرده وکان الوقت صباحًا فانزلقت[2] رجله وهوی فی ماء کثیر جار ولم یعرف السباحة اذ لم یتربّ[3] ولم یترعرع[4] الا فی النعیم والتنعم لا المشقة والجهد فاشرف علی الغرق وکاد أن یغصّ[5] بالماء وتفیض[6] نفسه لولا ان رجلا من منبوذی[7] تلك الدیار من رعیته رأی فحمله حسن طویّته[8] علی أن یحاول انقاذه فألقی بنفسه فی البحر وکان یجید السباحة فوافاه[9] فی حالة بین الحیاة والموت وساقه الی الضفة[10] وقلبه من رأسه الی قدمیه وکان الأمیر الغریق قد فقد شعوره للخطر الداهم من الموت وللتأثیر القوی من ابتلاع[11] الماء فلما أفاق وعاد الیه شعوره شیئا فشیئا و استرد عقله الذاهب سأل عمّن أنقذه فأخبروه بالرجل فأمر باحضاره فلما حضر ــــــ قال له: أأنت الذی حملتنی إلی الشاطئ[12] قال: نعم مولای وکیف لا أفعل ؟ قال أأنت

مسست جسدی بیدك النجسة الدنیئة فقال مولای إنی وإن لم أكن من ذوی حسب ومن سلیل[1] الفخار والكرامة لكنی ماكان لی أن أفعل؟ إذكنت أری مولای لامنقذله، ولو تحاشیت[2] دقائق لفقدت ملكنا العظیم ولفقدت مُلكك الكریم؟

یاكلب انك لوثت[3] جسدی ثم تجترئ علی ایها الساقط[4] النجس بهذا الكلام وسأكافئك علی شناعتك[5] وعلی مطاولتك بالاعتداء[6] ام قصاصًا لتلویث جسدی الطاهر ثم أمر الجلاد فضرب عنق الرجل المنقذ وشاع الخبر فی طول البلاد وعرضه. وكان نكالاً[7] للناس وبعد ذلك بمدة قلیلة خرج الامیر فی نزهة بحریة علی زورق[8] واحتاج مرة إلی أن ینتقل إلی زورق بجانب آخر وتباعد مابین الزورقین لدفع الامیر برجله فوقع فی الماء وأخذ یصیح ویستغیث ولم تصل یده الی زورق لكن رجاله لم یغیثوه لانهم لم یجترؤا ان یلوثوا جسده لئلا یقص منهم فمات غرقا جزاءً وفاقا لكبره۔

تقسیم الحكایة التی ذكرت

الموضوع :۔ قصص؟ حادثان لامیر متكبر هندی بلغ من كبره أن اعدم الرجل الذی انقذه من الغرق ثم كانت النتیجة أن هلك غرقا مرة ثانیة ولم یجترئ أحد علی إنقاذه إذكان كل واحد یخاف من سوء المصیر والعاقبة السیئة إذا أحسن إلی الامیر

المتبجح[1] الكفور۔

الافتتاح :- x

العنوان :- فی غمار المیاہ۔

العناصر :- نفس الموضوع بالتفصیل والبسط۔

الاختتام :- x

اکتب حکایۃ

الموضوع :- اُقصص حادثۃ لراعی الغنم الذی اراد بالناس السخریۃ فکذب علی نفسہ وناداھم باسم الذئب ولما حضروہ لم یجدوا الذئب ثم لما جاء الذئب حقا مرۃ ناداھم جادًّا دُوْنَ ھزل ولا سخریۃ لکنھم حسبوہ مزاحا کذلک فبطش بہ الذئب وبخرافہ[2]۔

الافتتاح :- x

العنوان :- عاقبۃ الکذب۔

العناصر :- نفس الموضوع بالتفصیل والبسط۔

الاختتام :- لاشک ان الکذب من الأدواء[3] الانسانیۃ وقد عدّہ الرسول علیہ السلام من کبائر الذنوب۔

الدرس الثالث عشر

احدى الاكتشافات

الكهرباء ــــ المثال (۷)

الكهرباء أسّ[1] الحضارة و وسيلة من وسائل التقدم والرقى تجعل الدنيا بضيائها فى الليل كالنهار يستخدمها الانسان فى كثير من حاجاته وهى تنفعه نفعا عظيما، بها تضاء المنازل والمقاهى[2]، المدارس والشوارع، انها تمحوا الظلام محواً وتبدله نورا ثاقبا، بها بهجة الحفلات ورونق الأفراح انها أقوى من جميع الأنوار التى نستنتجها من الزيوت المختلفة الحاصلة من النبات أو من الارض.

وهى تسيّر الترام[3] الذى يسهل فى المدن حاجة كبيرة من تنقلات الناس من جوانب المدينة الواحدة الى الأخرى مع ماله من أجرة رخيصة فالناس يختلفون[4] الى هنا و هناك بأسرع طريق.

كانت الآلات والماكينات تحرك وتدار بمشقة عظيمة قبل اكتشافات الكهرباء فلما اكتشف سهل إدارتها وتحريكها و تحملت الكهرباء

وحدها ما كان يتحمله ألوف من الناس من تسيير الآلات والماكينات فبذلك يسهل كل عمل صناعي فالمعامل والمصانع[1] تعمل بسرعة فائقة وتوفر لأهلها مالاً كثيراً ومنافع جمة وتقدم للأمة المصنوعات الكثيرة فلا يقل للناس ما يحتاجون اليها من مصنوعات وأشياء ومنتجات[2]۔

وللكهرباء ما نرى من مخترعات عجيبة من الهاتف والمذياع[3] واللاسلكي وغير منكر[4] فضل الهاتف في المدينة اذ هو قوامها وصلتها به يتحادث الناس فيما بينهم رغم المسافات الهائلة بينهم ويتصل به الناس عند الحوادث بمراكز الشرطة والاسعاف[5] والمطافئ[6] اذا اضطرت الحاجة، واللاسلكي كذلك ضرورة عظيمة يسعفنا حينما لا يجدينا الهاتف والتلغراف[10] لأن الجبال والصحارى والبحور تمنع من مواصلة الأسلاك ونستمع به الى الخطبات والنشرات من جميع العالم ونعرف الأنباء[11] من دون تأخر ولا ابطاء۔

وان الكهرباء دخلت في مرافق الناس الى حد أنهم يستخدمونها في حاجاتهم الكثيرة التي كانت تقتضي بطاقات أخرى من طهي[12] وكي[13] وغلي[14] حتى ان الأطباء جعلوها كالأدوية والعلاج فأصبحت بذلك من أعظم حاجات العصر وانها لفضل من الله عظيم۔

تقسيم المقالة السابقة

الموضوع :۔ عن الكهرباء وفوائدها۔

العنوان :۔ الکهرباء۔
الافتتاح :۔ الکهرباء أس الحضارة وسبب من أسباب التقدم والرقی۔
العناصر :۔ (۱) إنارتها (۲) منفعتها (۳) التجمیل بها (٤) تسییرها للترام (۵) مکانة الترام فی المدینة وضرورته (٦) تحریکها للآلات والماکینات (۷) عمل الآلات فی أسرع وقت (۸) المخترعات الجدیدة للکهرباء (۹) فائدة تلك المخترعات۔
الاختتام :۔ ان الکهرباء دخلت فی مرافق الناس حتی استخدموها فی کثیر من الأشیاء من کیّ وطهی الی العلاج۔

اکتب علی العناصر الآتیة

الموضوع :۔ عن البترول وفائدته وأهمیته۔
العنوان :۔ الذهب الأسود[۲]۔
العناصر :۔ (۱) کیف تحصل (۲) حصولها فی أی موضع أکثر الآن (۳) مفید جدا (٤) یسیّر السیارات الخ (۵) والطیارات الخ (٦) فائدتهما فی زمن السلام (۷) أهمیتها فی زمن الحرب (۸) اهمیته فی الحرب (۹) لذلك حرص الأمم علیه (۱۰) الأجزاء التی تستخلص منه

من غاز وغير ذلك۔

الافتتاح :۔ البترول روح الحضارة الحاضرة عليها مدار الحكومات في حروبها وسلامها۔

الاختتام :۔ فالبترول له اهمية شديدة۔

الدَّرسُ الرَّابع عشر

على أثر تاريخي أومحل جغرافي معروف

التاج محل ـــــ المثال (۸)

لقد كان شاه جهان من ملوك الهند المغول شديد الحب و الغرام[1] لعقيلته[2] وهي التي توفيت ولم تقض من العمر الاجزأ[3] قصيرًا فبلغ منه الحزن كل مبلغ وكاد لا يتمالك ولا يصبر فرأى أن يبني مقبرة على قبرها تتضائل دونها القصور الفخمة الفاخرة فتكون آية أبد الدهر ورمزًا للحب ومبعثًا للسلوان[4] ومهجة للقلب المكلوم[5] فجمع لديه الف صانع وبنّاءٍ ماهر اشتغلوا اثنتين وعشرين سنة وأنفق في تشييدها ماتربو على ثلثة كرور روبية (ثلاثين مليونًا من الروبيات)۔

انه بني مقبرة شامخة البنيان[6] جميلة الشكل كطاقة[7] رشيقة بابها من الحجر الأحمر المرصع بالرخام الأبيض والأسود وفي وسطه طاق من عقد واحد يزيده جمالا وروعة وفي داخل سورها العالي البناء بستان فسيح الأرجاء قد زانته الأزهار والرياحين بباهر[8] ألوانها

تبلغ الدوحة[1] الشاهقة الى عنان السماء وأغصانها مختلطة متعانقة وفى منظومة فى صفين على جانبى الطريق وامامها فوّارات تنضح ماحولها برذاذها[2] وامام ذالك الحائط الداخلى وهو منقوش بأزهار شكلت فيه طعمت[3] بالمرمر الناصع وفيها عقود وفوق هذا الحائط مفروش بالرخام يصعد اليه سلم من المرمر وفى طرفيه مسجدان شاهقان من الحجر الأحمر المرصع بالرخام الأبيض والأسود لكل منهما ثلاث قباب من المرمر تتوهج[4] فى ضوء الشمس غيرأن أحد المسجدين غير المستعمل لانه منحرف[5] عن القبلة انما بنى للمشاكلة۔

وفى وسط هذا السطح رصيف[6] ثان اعلى منه قد اقيمت اربع مئذنات على أركانه الأربعة وفى وسطه قبة باسقة[7] واسعة تحيطبها اربع قباب صغيرة وبابه طاق عال منقوش وأرض القبة من الفيفاء المنقوشة بأشكال غريبة وعلى جدرانها آيات من القرآن الكريم مكتوبة بالذهب الابريز[8] وفى وسط الارضية القبة مقصورة فيها التابوت۔

بهذا الشكل الرائع لايزال هذا البناء يعجب[9] الزوار والناظرين ويقوم آية فى الفن مع أن إنفاق المال الكثير فى هذه الأعمال التذكارية لايبيحه الاسلام وانما الفقراء والمساكين هم يستحقون أن ينفق عليهم۔

تقسيم المقالة السابقة الى العناصر

الموضوع :۔ التاج محل۔ بناؤه۔ جماله وغيرذلك۔

العنوان :۔ التاج محل۔

العناصر :۔ (۱) شکله العام من الخارج (۲) بابه (۳) حیطانه (٤) قبابه (۵) ما حوالیها (٦) ما فیها۔

الافتتاح :۔ حب الملك للملكة المتوفاة ثم عزمه لبناء مقبرة للذکری۔

الاختتام :۔ بهذا الشکل الرائع یعجب الزوار حکمه لدی الاسلام۔

اکتب مقالــة

الموضوع :۔ منارة قطب، بناؤہ۔

العنوان :۔ منارة قطب۔

العناصر :۔ (۱) مشاهدتها من بعید ورفعتها (۲) تقدیر عرضها وطولها (۳) صورتها من الخارج (٤) هیئتها من الداخل ومحتواه (۵) مادتها (٦) من بناها (۷) لماذا (۸) ثباتها (۹) جمالها۔

الافتتاح :۔ إن فی دهلی منارة لایدع(۱) مشاهدتها وزیارتها من یزور دهلی۔

الاختتام :۔ وانها لأثر عظیم من آثار الملوك المسلمین۔

الدّرسُ الخامِس عشر

علىٰ خلق إنسانى نبيل

الصدق يُنجى والكذب يُهلك ـــــ المثال (٩)

الرجل الصدوق يكرم لدى الناس وينال رتبة موقرة ومكانة سامية[١] فى كل قلب لأن الصدق من العادات الإنسانية النبيلة وقد حرض النبى صلى الله عليه وسلم على صدق الحديث وذم الكذب كثيرا جدا حتى جعله فى عداد المآثم الكبرىٰ لا الصغرىٰ.

كلٌّ يعرف معرفة جيّدة ان الرجل الذى لا يعبأ[٢] بصدق الحديث بل يتهاون فيه يسقط فى نظر أصحابه وغيرهم لأن كلاًّ يخاف منه ولا يصدّق وعوده وعهوده وكلامه لا يدرى كم زاد فيه وكم نقص وكم وضع[٣] فيه وكم صدقه كاملا غير منقوص فلا يثقون بكلامه والروايته وكثيرا ما يخسر الكاذب فى الدنيا كذلك خسائر فادحة[٤] كما حدث لراعى الغنم الذى جمع الناس حوله عبثا لما تادّىٰ[٥] الذئب الذئب فكان نتيجة ذلك أن لم يحفل الناس لندائه مرّة اخرى فأصبح لقمة للذئب.

وبجنب ذلك فى الصدق فوائد جمة ولو بعض الأحيان يأتى بالضرر اليسير لكن ذلك الضرر لا يمتد ولا يعظم انما يعقب نفعًا عظيما وفائدة كبرى إما فى الدنيا والآخرة كلتيهما أو فى الآخرة دون شك واليك قصة سيدنا عبد القادر الجيلانى خرج طالبا للعلم وزودته والدته بمائتى دينار فى بطتها حول وسطه (۱) فى منطقته فلما كانت القافلة فى الساحة البعيدة من كل عمران أغار قطاع الطريق ونهبوا كل ماوجدوه فلما وصلوا الى الشيخ الطالب سألوه هل عندك من شئ ؟ قال نعم مائتا دينار قالوا أين هى؟ قال حول وسطى فتعجبوا من صدقه وقالوا له ما بالك لا تحافظ على دنانيرك ان كذبت لنا ابقيت عليها ما الذى حملك على الصدق ! تعجّب قطاع الطريق لانهم لم يجدوا احدا مهما كان تقيا يضحى بماله ليبقى على صفة إنسانية رفيعة فقال انما نصحتنى أمى وأوصتنى بالصدق فى كل حال.

فكان صدقه هو الذى جعل القطاع انهم لم يمسّوا ماله بل ردّوا جميع ما أخذوه من تلك القافلة تكريما للفتى الصدوق (۲).

وبعد كل ذلك وقبل كل شئ فان الصدق صفة كريمة وعادة فاضلة تجعل صاحبها مكرما عند الله كما تجعله مكرما لدى الناس وانما المسلم يرى امر الله ويتمثله ولو كلفه الشدائد والخسائر فى الدنيا.

تقسيم المقالة السّابقة

الموضوع:- بيان فضيلة الصدق.

العنوان :- الصدق ينجي والكذب يهلك .

العناصر :- (١) مكانة الصدوق فى الناس (٢) تحريض النبى صلے الله عليه وسلم علے الصدق (٣) سقوط الكاذب فى نظر الناس (٤) خوف الناس من وعوده (٥) خسائر الكذب (٦) و قصة راعى الغنم (٧) فوائد الصدق (٨) و قصة الشيخ الجيلانى .

الافتتاح :-

الاختتام :- ان الصدق عادة فاضلة وسبب تكريم من الله .

اكتب مقالــة

الموضوع :- بيان فضيلة الامانة . العنوان :- الامانة .

العناصر :- (١) مكانة الامين فى الناس (٢) قول رسول الله صلى الله عليه وسلم فى الامانة (٣) الخائن ودرجته فى الناس (٤) توقى الناس له (٥) خزى الخائن (٦) قصة تاجر بغداد (٧) شرف الامين (٨) حكاية اوسندٌ .

الافتتاح :- الأمانة من أفضل الصفات الإنسانية .

الاختتام :- لقد غابت الأمانة فى عصرنا وانّا لأحوجُ إليها .

الدّرسُ السّادسُ عشر

اصول کتابۃ الرسائل والتمرین علیہا

خط لکھنے کے متعلق دوسرے حصہ میں بہت کچھ بتایا جا چکا ہے اس لئے یہاں زیادہ تفصیل کی ضرورت نہیں، صرف اس قدر بتا دینا ضروری ہے کہ اس کتاب میں آپ خط کے حسب ذیل اجزا پائیں گے۔

ابتداء، مقدمہ، افتتاح، موضوع، اختتام۔

(الابتداء) میں آپ جہاں سے خط لکھ رہے وہ جگہ اور جس تاریخ میں لکھ رہے ہیں وہ تاریخ اور جی چاہے تو اپنا نام لکھیں گے، اس کے بعد (المقدمۃ) ہے جس میں آپ مرسل الیہ کو اس کے القاب و آداب اور تحیۃ وسلام کے الفاظ سے خطاب کریں گے پھر (الافتتاح) ہے جس میں خط شروع کرنے کے مناسب تمہیدی الفاظ وجملے استعمال کریں گے اور پھر اپنی غرض اور مقصد خط (الموضوع) کے نام سے لکھیں گے اور آخر میں وہ مناسب الفاظ استعمال کئے جائیں گے جو خط کا خاتمہ اور پورے مضمون کا نتیجہ بن سکیں اور اسی میں اخلاقی کلمات اور سلام ہوگا۔

خط کی یہ ترتیب آپ کی تسہیل وتفہیم کے لئے بتائی گئی ہے، ہو سکتا ہے کہ کسی کتاب

میں اس سے مختلف ہو مگر وہ اور یہ ایک ہی مقصد کے طریقے ہوں گے، ذیل میں مثال کے لئے ایک خط مع عناصر کے دیا جا رہا ہے اس کے بعد مشق کیجئے۔ خط کا عنوان "رسالۃ ولد الی والدہ" ہے۔

المثال (۱۰)

دار العلوم لندوۃ العلماء بادشاہ باغ لکھنؤ (الهند)

۳/۱۱/ ۵٤

حضرة صاحب السيادة والسماحة والدی الجليل المفخم اطال الله بقاءكم.   السّلام عليكم ورحمة الله وبركاته.

أرجو الله أن تكونوا على أحسن ما يرام من صحة وسعادة وهناء وانا والحمد لله فی صحة كاملة وراحة تامة وبعد فانه لم يصدر الينا من حضرتكم كتاب من ايام خفتُ فيها من أن يكون أمر منى ظهر لا يرضيكم فجعل سيادتكم عاتبا على فانی لا أدری سبب انقطاع الكتب لهذه المدة، لا أدری أحال حائل من البريد أم هو عدم سماح[1] وتكرم التمين بأن تبعثوا بكتاب الیّ يحل من قلبی محل الغيث[2].

ان طلائع[3] الشتاء يا سيدی قد بدت فهنا واخذت البرودة فی الليل وفی الجو تسری وبدأت أشعر بشیٔ من القر[4] والضر فی الليل وأحسب أن عدة أيام أخر تكفی لأن نحتاج الی ملاحف[5] القطن وأردية[6] الصوف والی المعاطف[7] والصدريات[8] وحاجتی فی ذلك كذلك حملتنی على الكتابة الی سيادتكم لتبعثوا بها فی أقرب فرصة.

وانى لاأزال اتمثّل[1] نصائحكم الغالية التى لاتزال تزودنى بمعان قيمة فانى أحافظ على دروسى وأداوم على الحضور فى الدرس بالمواعيد المحددة وأعرف قيمة الفرص والأوقات.

وأخيرًا أرجو فضيلتكم أن لاتقطعونا من كتبكم الرقيقة الفائضة بالنصائح[2] وأن لاتنسونا فى أدعيتكم المستجابة وسلّموا على أمى المحبوبة المؤقرة وأدعوالله أن يديم صحتكم ويبارك فى عمركم وتقبلوا أخيرًا الائق التحية والسلام.

ولدك البار

خط حسب ذیل اجزاء پر منقسم ہے۔

(الابتداء) دار العلوم لندوة العلماء۔ تحريرا ٣/١١/٥٤ (المقدمة) حضرة صاحب السيادة والسماحة والدى الجليل المفخم أطال الله بقاءكم السلام عليكم ورحمة الله (الافتتاح) أرجوالله أن تكونوا على أحسن مايرام من صحة وسعادة وهناء وأنا والحمدلله مع جميع الراحة وتمام الصحة وبعدُ (الموضوع) انقطاع الكتب من الوالد (٢) ضرورة الملابس الصوفية[3] إخبار عن الاقبال على التعلم (الاختتام) طلب مداومة إرسال الكتب والدعاء وتقديم التحية والسلام۔ ولدك البار۔

اكتب رسالة من والدك إليك وهذه عناصرها

الابتداء .. ..

المقدمة :۔ ولدی العزیز سلمکم اللہ وعلیکما السلام ورحمة الله۔
الافتتاح :۔ نحن بحمد الله فی صحة وسلامة وعافیة، سائلین المولیٰ عزّ وجل ان یحفظك ویوفقك لما فیه الخیر ورضاه وبعد۔
الموضوع :۔ وصل کتابك۔ کنت مشغولا ولذلك لم أرسل کتابا۔ أبعث بملابسك۔ سرّنی إقبالك علی التعلّم۔
الاختتام :۔ وَاصِلْ[1] کتابة الرسائل۔ أمك تقرأ السلام۔ والدك ۔۔ ۔۔

الدَّرْسُ السَّابِعَ عَشَرَ

أصول الترجمة

ترجمہ کا کام انشاء کے کام سے مختلف ہے، انشاء میں ذہانت اور مشق بہت حد تک کافی ہوتی ہے لیکن ترجمہ میں ذہانت اور مشق کافی نہیں بلکہ یہاں احتیاط اور کاوش کے ساتھ اچھا وسیع مطالعہ بھی ضروری ہے، جملوں اور عبارتوں کی ترکیب، ترتیب، نشست اور انداز کا سمجھنا اور پھر دوسری زبان میں اسی جیسی نشست اور انداز کلام کا لحاظ نہایت ضروری ہے۔

دو زبانوں میں لفظوں کی ترتیب بھی عموماً مختلف ہوتی ہے کسی زبان میں فعل مقدم آتا ہے کسی میں مؤخر، جیسے کہ عربی زبان میں فعل مقدم اور فاعل و مفعول مؤخر آتے ہیں، اور اردو میں اس کے برعکس ہے، اسی لئے آپ جب عربی کے کسی ایسے جملے کا ترجمہ اردو میں کریں گے جس میں فعل پہلے اور فاعل و مفعول بعد میں آیا ہے تو آپ اس جملے کے اردو الفاظ کی ترتیب میں فاعل و مفعول مقدم اور فعل مؤخر لائیں گے اور عربی زبان کے مرکب اضافی کے ترجمے میں آپ اسی طرح ترتیب پلٹ کر استعمال کریں گے ترجمہ کا یہی فطری طریقہ ہوگا۔

آپ کو اس بات کا بھی خیال رکھنا پڑے گا کہ کون سا جملہ اپنے لغوی معنوں کے ساتھ کیا محاورے کے معنی رکھتا ہے، اگر آپ ایک زبان کے کسی محاورے کا لغوی ترجمہ کریں گے تو اس کے معنی اور اس کی روح مفقود ہو جائے گی اور وہ جملہ بجھا نہ جاسکے گا اسی طرح ہر جملے کا اپنی اپنی زبان میں ایک معروف و مفہوم معنی و مطلب ہوتا ہے جو لغوی ترجمہ کرنے سے دوسری زبان میں منتقل نہیں ہو سکتا اسی لئے جب تک آپ اس جملے کا ترجمہ دوسری زبان کے ایسے الفاظ یا ایسے جملے میں نہ کریں گے جو اسی معنی و مطلب کا کما حقہ یا قریب قریب ترجمہ و تعبیر ہو تو آپ کا ترجمہ صحیح نہ ہوگا۔

جملے میں الفاظ کی ترتیب بے معنی اور بے مقصد نہیں ہوا کرتی بلکہ وہ ترتیب و بندش جملے کو ایک خاص رنگ عطا کرتی اور معنی کا رُخ اور اس کی کیفیت متعین کرتی ہے، اسی لئے ہر زبان کی طبعی ترتیب الفاظ سے مختلف ہو کر جو جملہ بھی پایا جائے گا اس میں معنی کا ایک نیا اور مختلف انداز پایا جائے گا تو جب ایسے جملے کا ترجمہ کیجئے تو ترتیب اور انداز کا خیال رکھئے۔

کما حقہ ترجمہ بہت مشکل کام ہے لیکن اس کی کوشش کرنا ازبس ضروری ہے مگر اس طور پر کہ فصاحت اور سلاست میں خلل نہ آئے، یہی ترجمے کا کمال ہے۔

اگر آپ میں ترجمہ کرنے کے سلسلہ میں احتیاط و دیانت پائی جاتی ہے تو آپ ایسا بھی کر سکتے ہیں کہ عبارت کے مطلب اور اس کی روح کو اچھی طرح سمجھ کر اپنے الفاظ و اسلوب میں ان کے معانی کو منتقل کر دیں۔ بہر حال احتیاط شرط ہے۔ نمونہ کے طور پر آسان اور رواں زبان میں لکھی ہوئی عربی اور اُردو کی کتابیں دیکھا کریں۔

عربی و اُردو کے دو ٹکڑے لکھے جاتے ہیں، ان میں سے ایک دوسرے کا ترجمہ ہے۔

المثال (۱۱) (الف)

اس وسیع وعمیق ایمان، اس محکم پیغمبرانہ تعلیم، اس دقیق وحکیمانہ تربیت اپنی عجیب وغریب طاقت وشخصیت اور اس محیر العقول آسمانی کتاب کے ساتھ کہ جس کے عجائب وغرائب ختم ہونے کو نہیں آتے اور جس کی تازگی میں کبھی فرق نہیں پیدا ہوتا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے جاں بلب انسانیت میں ایک نئی زندگی پیدا کر دی، انسانیت کے وہ ذخائر جو خام اشیاء کی شکل میں پڑے پڑے ضائع ہو رہے تھے جن کی افادیت اور مصرف کی کسی کو خبر نہ تھی اور جن کو جہالت کفر اور کم ہمتی نے برباد کر رکھا تھا، آپ نے ان کی زندگی کا رُخ بدل دیا، اس میں خدا کی مدد سے ایمان وعقیدہ پیدا فرما دیا، زندگی کی نئی رُوح پھونک دی، دبی ہوئی صلاحیتیں اُبھار دیں، اور اندرونی استعدادیں اُجاگر کر دیں پھر ہر ایک کو اس کی صحیح جگہ عطا فرمائی، گویا کہ اسی کے لئے اس کا وجود تھا اور گویا کہ جگہ خالی تھی اور اس کی منتظر تھی، وہ بے جان پتھر تھا، اب وہ ایک جیتا جاگتا انسان بن گیا، وہ بے حس وحرکت مردہ تھا، اب وہ زندہ ہو کر دنیا پر حکومت کرنے لگا، پہلے نابینا تھا جس کو خود راستہ کا پتہ نہ تھا، اب ساری دنیا کا رہبر ورہنما بن گیا۔

وہ مال اور خزانے جو سلاطین اور رئیسوں کا لقمۂ تر اور امراء کی ذاتی جائداد سمجھے جاتے تھے، اب اللہ کی امانت سمجھے جانے لگے تھے، اس کی رضا میں خرچ اور صحیح محل پر صرف کئے جاتے، اور مسلمان اس دولت کے امین اور متولی تھے خلیفہ کی مثال

یتیم کے سرپرست کی سی تھی، اگر صاحب استطاعت ہوتا تو احتیاط کرتا۔ اور اگر حاجتمند ہوتا تو بقدر ضرورت لیتا۔

(ماخوذ از (دنیا پر مسلمانوں کے عروج وزوال کا اثر)

المثال (۱۱) ب

بهذا الايمان الواسع العميق والتعليم النبوى المتقن وبهذه التربية الحكيمة الدقيقة وبشخصيته القوية الفذة[1] وبفضل هذا الكتاب السماوى الذى لا تنقضى عجائبه ولا تخلق جدته[2] بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم فى الانسانية المحتضرة[3] حياة جديدة، عمد الى الذخائر البشرية وهى اكداس من المواد الخام لا يعرف أحد غناءها[4] ولا يعرف محلها وقد أضاعتها الجاهلية والكفر والاخلاد[5] الى الارض فأوجد فيها باذن الله، الايمان والعقيدة و بعث فيها الروح الجديدة وأثار من دفائنها وأشعل مواهبها، ثم وضع كل واحد فى محله فكأنما خلق له، وكأنما كان المكان شاغراً[8] لم يزل ينتظره ويتطلع اليه، وكأنما كان جماداً فتحول جسماً نامياً متصرفاً، وكأنما كان ميتا لا يتحرك فعاد حيا يملى على العالم ارادته (اى يحكم العالم) و كأنما كان أعمى لا يبصر الطريق فأصبح قائداً بصيراً يقود الأمم۔

وأصبحت الأموال والخزائن التى كانت طعمة[9] (رمزية) للملوك والامراء ودولة بين الاغنياء، مال الله الذى لا ينفق الا فى وجهه

ولا يخرج الا فی حقه، واصبح المسلمون مستخلفین فیه والخلیفة کولی الیتیم ان استغنی استعفّ وان افتقر أکل بالمعروف (مقتبسة من کتاب "ماذا خسر العالم بانحطاط المسلمین")۔

الف

ترجم الی اللغة الاردیة

وما کانت ہزیمة[1] الانسانیة فی هذا الانتقال بهیّنة[2] فتزلزلت مبانی الاخلاق والفضیلة فی کل مقع وقطر، وحدثت ثورة علی کل نظام قدیم وان کان عادلاً وحسناً وعمّت الفوضی فی البیوتات[3] والأسر و تغیر الولد للوالد وعقّه[4] وترکت المرأة بعلها وثارت علیه وانحلت عقد الارحام ولم یعد الصغیر یوقر الکبیر ولم یعد الکبیر یرحم الصغیر وتعرضت القلوب من الألفة والمحبّة الجفاء والبغضاء وکثر التنافس فی الحیاة الدنیا وفی الرقی المادی وفی أسباب الجاه والثروة وتولدت من ذلک شرور وآفات کدّرت صفو الحیاة وأماتت القلب والروح الی غیر ذلک من الظواهر التی تشکو منها کل دیانة وکل حضارة شرقیة بثّها[5] وحزنها ومایشترک فیه المسلمون وغیرهم من الشرقیین۔

ثم ان هذه الأمم الجاهلیة قد أصبحت تتحکم فی أموال الناس ونفوسهم وأرزاقهم وأصبحت تملك السلم والحرب وأصبح العالم

في حضانتها كولد يتيم أو شاب سفيه لا يملك من أمره شيئاً فتارة تسوقه إلى ساحة القتال وطوراً تملى عليه الصلح وليس له في صلح أو حرب يد مرفوعة أو كلمة مسموعة. (إلى الإسلام من جديد)

ترجم إلى اللغة العربية

اسلامی قانون کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی سب نعمتیں عام ہیں، ان سے جو چاہے اپنی ضرورت بھر فائدہ اٹھائے مثلاً دریاؤں اور چشموں کا پانی سب کیلئے عام ہے، ہاں اگر کوئی محنت وقابلیت صرف کر کے ان سے نہریں نکالے یا بند باندھ کر اس پانی کو مفید بنائے تو اسے حق ہے کہ وہ اپنی محنت وقابلیت کا بدلہ لے، اسی طرح جنگل کی لکڑی، آپ سے آپ اگنے والی گھاس، جنگل کے رہنے والے جانور، اور زمین پر کھلی ہوئی کانیں سب کے لئے ہیں، جو چاہے ضرورت بھر فائدہ اٹھائے، ان پر کوئی پابندی قائم نہیں کی جا سکتی، لیکن اگر کوئی ان نعمتوں کو سمیٹ کر اپنی ضرورت سے زیادہ سرمایہ جمع کرنے کی فکر کرے تو ایسا کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی، ہاں اگر کوئی شخص خود جنگل لگائے، گھاس کو پانی دے کر اگائے یا کسی طرح بھی ان چیزوں کو اپنی محنت وقابلیت صرف کر کے پیدا کرے تو اس کو بہر حال اس جنگل یا گھاس یا کان وغیرہ پر مالکوں جیسے حقوق حاصل ہوں گے۔

ایسی حالت میں کوئی شخص بے کار نہیں رہ سکتا، جس کو کمال کا کوئی ذریعہ ہاتھ نہ

آئے وہ جائے اور قدرت کے ان خزانوں سے اپنا رزق حاصل کرے۔

(رسالہ الحسنات)

عدة أمثلة

فوائد المدارس ـ المثال (۱۲)

المدرسة دار التربية والتأديب والتمدين والتهذيب تصلح شأن المرء بما يتلقاه فيها من المعارف وما يحصّله فيها من العلوم المفيدة التى تجعل عنده استعداد أن يكون فى المستقبل رجلاً قادرًا على القيام بما يوصله الى مطلوبه من الواجبات أحسن قيام وتبث فى نفسه روح المحبة والدّعة (۱) والوفاق وتبصره الطرق القويمة الراشدة من الطرق الجائرة (۲) وتجعله على يقظة ووعى وتزيد عنده قوة الادراك وتربى له العقل، وتجعل عنده من الخصائل أحسنها ومن اللطائف أحمدها وترشده الى الطريقة التى يجب اتباعها والوسائط التى ينبغى اتخاذها للحصول على الشرف والكمال ومستقبل الآمال.

وبالجملة فالمدرسة مطلع شمس العلوم والمعارف ومَشرق أنوار الفوز والسعادة ومصدر نور الهدى والعرفان ترضع الناشئ فوائد الأدب من صغره وتغذّيه مايحتاج اليه من معانٍ إسلامية وتقوّم ما اعوجّ من أخلاقه وعاداته حتى ينشأ كاملاً مهذّباً عالِمًا بحقوقه عارفاً بحقوق غيره بصيرًا بما يجب له وما يجب عليه وتعُدّله مستقبلا

يضمن له الرّفاهية والسعادة وتصونه من طوارئ[1] العلل والآفات و تحفظه من أسباب الأمراض والعاهات[2] لما تعلمه من طرق اتقائها و تعلمه كيف يطلب المال من موارده الشريفة وطرقه النزيهة[3] وتهديه الى الطريق الذى يرقى به أوج الكمال.

(من كتاب الأسلوب الحكيم بتصرف)

وصف الامة العربية ـــ المثال (۱۳)

الأمة العربية ليست كالأمم ولا ترمى الى أهداف[4] تافهة محدودة بل لها هدف سام رفيع هو إنهاض[5] البشرية جمعاء وهدايتها الى الحق والسعادة والرشاد، هى أمة قد ربّاها مرشدها الأكبر رسول الله صلے الله عليه وسلم بسيرته السنية عـلے حبّ العدل والايفاء بالعهود وإنفاق الأموال فى وجوه الخير، والتآخى فى نصرة الحق، والترفع عن سفاسف الأمور، واوجب طلب العلم من المهد إلى اللحد عـلے أفرادها نساءً ورجالا غير مخصص علماً بعينه فنبغ فيها رجال لم تسمع الأيام بنظائرهم ولم تلد الوالدات أمثالهم منهم من ساسوا الرعية أفضل سياسة لم يعهدها التاريخ فى غيرهم من الأمم والشعوب صرفوا أنفسهم فيها عن ملاذ العيش وصبروها عـلے مصلحة الناس وحاسبوها عـلے القيام بها أشد محاسبة ومنهم من قادوا الجيوش وفتحوا البلاد ودوّخوا[6] اكبر دول الأرض بعهدهم مع تمام العدل فى معاملة المغلوبين وبذل الأمن

للمستأمنين و فيهم العلماء والحكماء الذين صدقت عزائمهم في طلب الحقائق فلم يدعوا بابًا من ابواب العلم إلا دخلوه على ما كانوا يلاقونه في ذلك من صعوبة التحصيل لندرة الكتب وتباعد معاهد التعليم يشهد لهم بذلك ما خلفوه من آثارهم التي تزدان بها دور الكتب في معظم البلدان ومنهم مهرة الصناع الذين اقاموا من معالم الحضارة ما يحكم لهم بالتبريز[1] والتفوق على أقرانهم ويوجب لاخوانهم حق المفاخرة بهم۔

هٰذا ما كان فضل الأمة العربية في العمران و الحضارة لكن الطريق الذي نحوه[2] والمعاني التي خدموها والمعاملة الحسنة الجميلة التي اختاروها والاخلاق الرفيعة التي تخلقوا بها وعلموها الناس وكل الذي فعلوه مما يطول الذكر به كل ذلك لا يعد إلا معجزةً من المعجزات وآيةً من الآيات وحق به لكل مسلم ان يفتخر بهذه "الآية" و واجب عليه ان يسلك سبيلها ويختار طريقها۔

(من الاسلوب الحكيم بزيادة ونقصان)

البرتقال ـــــ المثال (١٤)

هو فاكهة من فصيلة[3] الليمونية، حلوة الطعم، عبقة[4] الرائحة والبرتقالة في حجم جُمْع[5] اليد أو أكبر منه قليلا، كروية الشكل صفراء اللون، غزيرة الماء ظاهرها قشرة خشنة طرية، ثخينة[6] اورقيقة و

باطنها فصوص[1] متراصة متضامة يتألف من جملتها اللب، ويختلف عدد هذه الفصوص بين سبعة واثنى عشر فصًا وعلى كل منها غلاف رقيق[2] شفاف يحتوى أكياسًا[3] صغارًا مستطيلة بها ماء اصفر حلو وفى بعض الفصوص بذور الى خمس وبعضها لا بذر فيه.

وموطنه الأصلى شمال الهند وغربها وجنوب الصين ولا يزال ينمو فى هذه الجهات بريًا، ثم نقل الى فارس ونقل من فارس الى أوربا فى القرن التاسع الميلادى والى أمريكا فى القرن السادس عشر ويزرع الان فى المناطق المعتدلة واشهر جهاته ممالك بحر الروم وجزائر الهند الشرقية والغربية وشجرة البرتقال جميلة معتدلة الساق كثيرة الأغصان مورقة[4] نضرة لامعة يبلغ ارتفاعها الى اربعين قدما وتثمر بعد سبع سنين وقد تعمر طويلاً لستة قرون.

وانواع البرتقال كثيرة وأسماؤه مختلفة حسب اختلاف منابته وأجود أنواع البرتقال عامة اليافى[5] والمالطى[6] ومايخرج فى جزائر الهند الغربية.

والنارنج نوع من البرتقال لايختلف عنه الا فى الطعم فهو شديد الحموضة والمرارة والليمون من هذه الفصيلة ايضًا وهو نوعان حلو وحامض وهو أصغر من البرتقال.

والبرتقال فاكهة تنقى الدم وتنعش[7] الجسم وقد يضاف الى الكعك[8] ويعمل من قشره الشراب[9] والمربى، ويعمل من النارنج مربى[10] ومخلل[11]

ويعصر على بعض الاطعمة كالليمون ليكسبه طعما مقبولاً. أما زهره فيستعصر منه ماء عصير وتزدان العرائس به ويتخذ من شجره أثاث نفيس متين وقد تطعم به مصنوعات من خشب آخر لنفاسته.

(ماخوذ من كتاب الاسلوب الحكيم مع شئ من الزيادة والنقصان)

العقل وفوائده ـــ المثال (۱۵)

غير خافٍ أن أشرف الخواص التى يتميز الانسان به من الحيوان هو العقل الذى هو سلطان القرائح ورأس العلوم وسبب إدراكها ومادة الفهم وينبوع الحكمة وهو الموصل الى صلاح الدين والدنيا لاتستقيم الحياة الابه ولاتدور الأمور الاعليه وهو نور موضوع فى القلب كنور البصر فى العين ينقص ويزيد ويذهب ويعود.

وكيف لايكون العقل أفضل موجود فى البرية وأشرف موضوع فى هذا الخليقة الأدمية وقد خصّه الله تعالى بالانسان لشرفه وكماله وعزته وجلاله. (ان فى ذلك لأيت لأولى النهىٰ)

انما العقل نور عظيم رزقه الله الانسان يسلك به طرقه بالسلامة والاستقامة وبه يسيطر على الحيوانات والاحياء الأخرى وبه يترقى ويتقدم ويخترع المصنوعات ويكشف المجاهيل ويصنع الخطط ويرتب المبادئ ويحكم على الموجودات يشق الجبال ويجفف جوانب البحار فيكوّن منها براً ايبسا ويطير فى الجوّ ويسافر فى أعماق البحور

فهو آلة بين يديه يتسلط بها على كثير من الأشياء فهو نور من الله من حرمه حرم خيرا كثيرا [1] (ومن يؤت الحكمة فقد أوتي خيرا كثيرا)

وبالجملة فالعقل يعقل [2] صاحبه من شهواته لأنه نور من القلب يفرق بين الحق والباطل ومن آيات وفور العقل في الانسان تدبر العواقب والأخذ بالحزم في كل الأمور وترك الأماني والتودد الى الناس والحياء وحسن الخلق وصدق الفراسة ومخالفة هوى النفس والاعتبار بحوادث الزمان.

هذه الفضائل كلها تحصل لمن يستعمل عقله في استخلاص النتائج المفيدة ويستعمله في الاعتبار بحوادث الزمان ويستعمله في تفهم الحقائق والأسرار من أخبار الأوائل وقصص المتقدمين.

فانما الانسان يقدر على أن يهتدي بعقله ويحترز به من الزلل والعثار [3] وقد رزقه الله اياه ليصحح خطاه في الحياة الدنيا ويتزود منها للآخرة.

(باقتباسات من كتاب (الاسلوب الحكيم)

الباب الثالث

الدرس الثالث عشر

(ہدایات)

دوسرے باب میں انشار کی مختلف الموضوع مثالیں مع تمرینات دی جاچکی ہیں اس کے بعد تعریب و ترجمہ کا طریقہ اور مثالیں بھی مع مشق لکھی جاچکی ہیں، اب اس باب میں عنوانات و موضوعات کی فہرست دی جارہی ہیں جس میں ہر موضوع کے عناصر د اجزار دے دیئے گئے ہیں، یہ سارے عنوانات اپنے انواع کے لحاظ سے گزشتہ دی ہوئی مثالوں کے تحت آجاتے ہیں۔

گزشتہ ابواب میں جو کچھ لکھا گیا ہے اس سے عربی انشار کے سلیقہ کی تھوڑی بہت وضاحت ہوچکی ہے لیکن چوں کہ اب مسلسل مشقیں کرائی جائیں گی اس لیے اب ضروری معلوم ہوتا ہے کہ حسب ذیل امور کا ذکر دوبارہ کر دیا جائے، ان کی پابندی انشا کے لئے از بس ضروری ہے۔

(۱) عربی کے جملۂ اسمیہ و جملۂ فعلیہ کی لفظی ترتیب و ترکیب کی صحت کا اہتمام ہو

(۲) یہ معلوم ہو کہ ان میں ترتیب کے تغیر سے معنوں میں کیا تغیر واقع ہوگا۔

(۳) حروف[1] کب استعمال کئے جاتے ہیں اور ان کے استعمال سے کیا محاسن پیدا ہوتے ہیں۔

۴ افعال کے لئے صلات کی کیا ضرورت ہے اور کس فعل کا کیا صلہ ہے۔

۵ متعلقات کن جگہوں پر استعمال کیئے جاتے ہیں اور کس طریقے سے۔

۶ ادوات شرط کے استعمال کا کیا طریقہ ہے۔

۷ جملہ میں لفظی تقدیم و تاخیر اور قصر و تخصیص کس طرح اور کب کی جاتی ہے۔

یہ باتیں سمجھ لینے کے بعد یہ بھی بہ خوبی ذہن نشین کر لیجئے کہ مضمون نگاری کے لئے مزید حسب ذیل امور کا لحاظ بھی ضروری ہے۔

۱ مقالے کے اجزا مرتب اور مسلسل ہوں۔

۲ معانی میں یکسانی اور ہم آہنگی پائی جائے۔

۳ جب نئی بات شروع کی جائے تو تمہید یا اداۃ انتقال کے ساتھ شروع کی جائے۔

۴ جملوں میں ایجاز اس قدر نہ ہو کہ قاری کے ذہن میں بات کے واضح ہونے سے مانع بنے اور نہ اطناب اس حد تک ہو کہ قاری کے ذہن کے لئے بار بن جائے۔

۵ معیارِ مضمون اور معیارِ زبان وہ ہونا چاہیئے جس کو اس کے پڑھنے والے بسہولت سمجھیں اور اس سے محظوظ ہو سکیں، محسّناتِ لفظ کے استعمال میں اسراف سے پرہیز کیا جائے، عبارت میں سلاست و وضاحت کو بہر صورت پیش نظر رکھا جائے۔

---

[1] حروف جار وغیرہ۔

مذکورہ اصول و ہدایات نحو وبلاغت کی کتابوں میں اور اس کتاب میں بھی بتائی جا چکی ہیں، ان سب کی انشاء لکھتے وقت پابندی کرنی چاہیئے اور ان کو ذہن میں محفوظ رکھنے یا حافظہ میں ان کا اعادہ کرنے کے لئے گزشتہ صفحات اور قواعد کی کتب کو دیکھتے بھی رہنا چاہیئے۔

اُسلوب کی درستی کے لئے مختلف عربی مقالات کا مطالعہ رکھنے، انشاء سیکھنے والے کے لئے مطالعہ سے مفر نہیں، اس کی انشاء میں استعداد کو غذا ادھر ہی سے ملتی ہے۔ اسی مقصد کے حصول کے لئے آخر کتاب میں مثالیں دے دی گئی ہیں اور دوسرا باب بھی اس میں ممد و معاون ہے، کسی نمونۂ و مثال کو پڑھتے وقت نظر رکھئے کہ صاحبِ تحریر نے بات کس انداز میں اور کس طریقے سے کہی اور مطلب کے ادا کے لئے کیا تعبیر اختیار کی ہے۔

ادبِ عربی وانشاء کی تقویت کے لئے قرآن وحدیث کی تعبیرات ان کے اسالیبِ بیان اور طرقِ ادا سب قابلِ تقلید داستفادہ ہیں اور ان کا مطالعہ اسلوب کے سنوارنے کے لئے بہت اہم ہے، اس دعویٰ کی سچائی کے لئے اس قدر ذکر کر دینا کافی ہے کہ قرآن و حدیث کے منکرین ادباء بھی ان سے استفادہ و اقتباس سے پرہیز نہیں کر پاتے۔

دی ہوئی تمرینات پر مشق کا طریقہ یہ ہوگا کہ اولاً موضوع کی روح اور حقیقت سمجھ لی جائے پھر عناصر بغور پڑھ لئے جائیں، اس کے بعد افتتاح کی عبارت سے مقالہ شروع اور اختتام کی عبارت پر ختم کیا جائے۔ دی ہوئی عبارتوں کی پابندی ضروری نہیں، دوسری عبارتیں بھی استعمال کی جا سکتی ہیں جب کہ ان سے وہی مفہوم ادا ہو سکتا ہو!

التمرينات

من ۱۳ الیٰ ٦٠

اکتب علی عنوان :- السفینة وموضوعها الابانة عن صفة السفینة والباخرة[1] وحقیقتها ونفعها)

الافتتاح :- ان البشر جمیعهم نوع واحد لایفرق بینهم الاهذه البحار الواسعة أوالجبال الذاهبة فی السماء وانهم لیحتاجون الی الاتصال والاجتماع فیما بینهم والی تبادل الأشیاء والأمور۔

العناصر :- (۱) لکن البحار تمنعهم من ذلك لحیلولتها بین أقطار، قوم منهم وبین قوم آخرین (۲) والسفر صعب والبحار عمیقة واسعة (۳) وانهم لیحتاجون الی نقل البضائع فکیف ینقلونها (٤) فأنشأ القوارب[2] والسفن (۵) صورتها وشکلها فی أول الأمر (٦) اختراع الباخرة (۷) شکلها (۸) منافعها (۹) أهمیتها فی الحرب والسلم۔

الاختتام :- ترقت الباخرة الیٰ حد أن العلماء اخترعوا الغواصات

ولا ندری الی أی حد تنتهی الجهود۔

انظر المثال (۱) السیارة

اکتب علی عنوان :۔ الدرّاجة[1]، وموضوعها (الدراجة وصفها وفوائدها وضرورتها)

الافتتاح :۔ کم نری الدراجات فی أنحاء البلد غادیة[2] رائحة کأنها فی عدد کل إنسان۔

العناصر :۔ (۱) انما الانسان لیحتاج الی مرکب[3] سریع رخیص (۲) اما الفرس فلیس یقضی هذه الحاجة لانه غالٍ[4] فی الشِراء وغالٍ فی الاقتناء[5] (۳) اما المراکب الأخری فضخمة غالیة (٤) کیف اخترعت الدراجة وسرعة رواجها (۵) فوائدها فی الحضر (٦) فوائدها فی البوادی (۷) فضلها فی اتصالات قصیرة مستعجلة (۸) تحملها المشاق (۹) وهی خفیفة ومُریحة۔

الاختتام :۔ وقلّما تجد من الناس من لم یتعلم رکوبها وهی مفیدة جداً۔

انظر المثال (۱) السیارة

اكتب على عنوان :- الجاموس[1]، وموضوعها (صفة الجاموس وخصائصها وفوائدها)

الافتتاح :- الجاموس حيوان ذو ضرع .....

العناصر :- (١) الجاموس حيوان ضخم اسود يشبه ولد الفيل (٢) تكثر في البلاد التى تكثر فيها الامطار وتكثر فى ارضها المياه (٣) شغفها بالماء ومكثها فيها كثيرا[2] (٤) يعجبها الماء هى تعرمبه (٥) تدر باللبن الوافر (٦) ولبنها اقوى واجود من لبن البقرة (٧) شكلها (٨) وصفاتها.

انظر المثال (٢) الجمل

اكتب على عنوان :- القطّار[3]، وموضوعها (وصف القطار واهميته فى الاسفار والاتصالات)

الافتتاح :- ترى شبكة الخطوط الحديدية[4] مبسوطة فى أنحاء البلاد تسير عليها القطر فتنقل المؤن[5] والمتاع والانسان.

العناصر :- (١) شكل القطار (٢) شكل القاطرة[6]. صنعتها وعملها

(٣) كيف يسير (٤) لوازمه وعاملوه (٥) فائدته (٦) أنواع القطار للبضائع وللركاب وللبريد (٧) متى اخترع (٨) حالته الآن.

الاختتام :- وقد أصبح القطار من أكبر حاجات المدينة والانسان وبدونه يتعطل معظم الأعمال العظيمة والشاقة.

انظر المثال (١) السيارة

اكتب على عنوان :- الشاة ، وموضوعها (صورتها وخصائصها وفائدتها).

الافتتاح :- من ذا الذي لا يعرف الشاة وهي تقتنى في البيوت وتكثر لدى الناس في المدن والقرى.

العناصر :- (١) حيوان كريم محبب (٢) اعتنى بها كثير من الرسل والأنبياء في طفولتهم برعيها ورعاها كثير منهم (٣) جسمها وهيئتها (٤) عملها وفائدتها (٥) خصائصها ودرجتها لدى الناس (٦) وجودها في البيوت والعُمران.

الاختتام :- فتراها في أغلب البيوت القروية وفي اقل البيوت الحضرية والناس مغرمون[١] باقتنائها.

انظر المثال (٢) الجمل

اكتب على عنوان :۔ فی قطار، وموضوعها (وصف رحلة فی قطار سریع[1] أو فی قطار رکاب[2] ووصف المسافرین والزحام وماحدث فی الطریق والسفر وما تأثرت به النفس۔

الافتتاح :۔ (١) أنا مولع بالأسفار (أو) انا لا أحب الأسفار (٢) أتمناها دائما (أو) أکرہ۔

العناصر :۔ (١) سبب الرحلة (٢) التهیؤلها وإعداد الحوائج و ربط الأمتعة (٣) التوجه الی المحطة (٤) رکوب القطار (٥) جوّ العربة[3] ورفقة السفر (٦) وصف السفر وتأثر النفس به (٧) الوصول (٨) الرأی والانطباعات علی النفس۔

الاختتام :۔ کانت لحظات لطیفة ممتعة قضیتها فی الرحلة (او) وقد صح ما قیل: ان السفر قطعة من السقر۔

انظر المثال (٥) یوم مطیر

اکتب علی عنوان :۔ عطلتی[4]، وموضوعها (وقوع العطلة

وقضاؤها)

لافتتاح :۔ كان الاختبار النصف السنوى قريبا ومن دأب[1] مدرستنا ان تعقب الامتحان عطلة عشرة أيام نكنا ننتظرها للسفر للوطن حتى نقضى تلك الأيام فى راحة۔

لعناصر :۔ (۱) الايذان بالعطلة (۲) إعدادنا للسفر واختيارنا للقطار (۳) سفرنا (٤) وصولنا الى الأهل والقرابة (٥) فرحهم وفرحنا (٦) برامجنا فى العطلة (۷) كيف قضينا العطلة (۸) التهيؤ للرجوع (۹) الاستعدادات (۱۰) الرجوع۔

الاختتام :۔ فتلاقينا مع الأصدقاء والرفاق والزملاء وعكفنا على الدراسة۔

انظر المثال (٥) يوم مطير

ترجم الى اللغة العربية

خانوادۂ چشت کے فردِ فرید، شکر شانِ معرفت کے مشہور گنج سے کون واقف نہیں، حضرت خواجہ فرید گنج شکرؒ کا خاندان اگرچہ کابل کا تھا مگر شہاب الدین غوری کے زمانے میں ملتان آکر بس گیا تھا اور خواجہ کی ولادت یہیں قصبہ کھتی وال مضافات

ملتان میں ۵۸۴ھ میں ہوئی، خواجہ کا نشو ونما اور ان کی تعلیم و تربیت ملتان میں ہوئی اٹھارہ برس کی عمر تھی، ملتان کے مدرسہ میں مولانا منہاج الدین ترمذی سے فقہ میں کتاب نافع کا درس لے رہے تھے کہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی" کا گزر ہوا اور ایک ہی نظر کیمیا اثر نے ان کو کہاں سے کہاں پہونچا دیا، بہرحال ملتان سے نکل کر قندھار اور دوسرے ممالک سے اخذِ فیض کے بعد پھر اپنے وطن واپس آئے اور بعد کو اپنے پیر کے حضور میں دلی آئے اور یہاں سے پنجاب کے شہر اجودھن میں جاکر اقامت اختیار کی، اور وہیں ۶۷۰ھ میں آسودۂ خاک ہوئے۔

(نقوشِ سلیمانی ص ۴۰)

ہندوستان میں تبلیغِ اسلام کے لئے صوفیائے کرام نے جو خدمات انجام دی ہیں وہ اس ملک میں اصلاح و دعوت کے سلسلہ کی کوششوں میں درجۂ اول کا مقام رکھتی ہیں، وہ لوگ دُور دُور کے ملکوں سے اپنی راحت و آرام کو تج دے کر یہاں آئے اور انھوں نے اس سرزمین میں حق و ایمان کے پودے بٹھائے اور پھر لگاتار ان کی آبیاری کی: آج کے کلمہ گو ان کے احسانات سے زیر بار ہیں۔

انظر المثال ـــــ (۱۱)

اکتب رسالۃ الی عمك ـــ والیك عناصرها وموضوعها

الابتداء :۔ بسم الله ...... ٣٦ شارع محمد علی بمبای تحریرالی ....
المقدمة :۔ حضرة صاحب السماحة عمّی الشفوق المؤقر[1]۔

السّلام علیکم ورحمة الله وبرکاته۔

الافتتاح :۔ انا مع صحة وعافیة وادعوالله ان تکونوا دائما فی هناء وصحة جیدة وبعد۔

الموضوع :۔ (١) اشکرکم شکرا عظیما علی مابعثتم به من رسالة کریمة (٢) لقد کنت تائقاً[2] إلیها (٣) ولا ازال اذکرکم وأشتاق الی طلعتکم البهیة (٤) وکیف صحة عمتی الآن (٥) اما عندی فالأحوال کذا وکذا۔

الاختتام :۔ وارجوکم أن لاتنسونا فی الدعاء وأبلغوا عمتی سلامی والسّلام۔ ولدکم .....

انظر المثال ــــــ (١٠)

اکتب علی عنوان :۔ الأسد، وموضوعها وصف الأسد بصورته وقوته ومکانته۔

الافتتاح :۔ الأسد من أشد الحیوانات قوة وبطشا کأنه ملك السباع وسید الغابة۔

العناصر :- (١) هيئته وشكله (٢) وجهه (٣) لُبدته (٤) براثنه (٥) قوته (٦) طبيعته (٧) خلقه وخصائصه (٨) مكانته (٩) الرأى فيه ـ

الاختتام :- لا يستخدم الناس الأسد فى أعمالهم ولا يستطيعون ذلك لقوته وعتوه غير أنهم يحبسونه فى الأقفاص الكبيرة فى الجنينات ويستخدمونه فى الألعاب السركسية والبهلوانية ـ

انظر المثال (٢) الجمل

اكتب على عنوان :- الحمام، وموضوعها رصورة الحمام وجماله وصفاته ـ

الافتتاح :- ان الحمام من الطيور التى يرغب الناس فى اقتنائها ويغرمون بها ـ

العناصر :- (١) له جسم جميل وشكل بديع (٢) يكثر فى الغابات ويوجد فى البيوت كذلك بكثرة (٣) صفاته وخصائصه (٤) استخدام الناس ـــ إياه فى قديم الزمان للبريد ويسمى إذن الزاجل[١] (٥) اشتغال الناس به وتنهارشهم[٢] وعبثهم (٦) وجوده فى الحرمين الشريفين (٧) لذة لحمه وطيبه (٨) وغير ذلك ـ

الاختتام :- وكل الناس يحبون دجنه[1] فی بيوتهم والتمتع بمشاهدته طائرا هنا وهناك۔

انظر المثال (٢) الجمل

اکتب علی عنوان :- الحريق، وموضوعها اشتعال النيران فی دار جارلی وکیف ولماذا۔

الافتتاح :- اويت يوما الی فراشی وکدت انام حتی سمت صراخا راعنی[2] فنهضت[3] من فراشی مسرعا۔

العناصر :- (١) فاذا بدخان عظيم من دار صديقی وجاری فسعيت اليها (٢) فوجدت الدار بين نار ودخان (٣) والنساء وجلات[4] يصحن والاولاد فزعون يصرخون (٤) ووجدت الناس حول الدار والمطافئ[5] فی جهاد ومقاومة مع النار (٥) الانفاذ (٦) سلامة الانفس ووقوع بعض الجراحات (٧) رشهم بالماء (٨) خمود النار (٩) محادثة الناس وتعليقهم۔

الاختتام :- مقابلتی لجاری وتحديثه لی بالحادث تقدير الخسائر وجوب الاحتياط والتحرز۔

انظر المثال (٤) سقوط من السطح

اكتب على عنوان :- الدّب[١]، وموضوعها (وصف الدب شكله وطبيعته وبعض عاداته)

الافتتاح :- ان خلائق الله أنواع وألوان وانها الآيات من الله لتعددها واختلاف أشكالها ومنها الدب حيوان عجيب الخلقة والشكل غريب.

العناصر :- (١) شكله وهيئته (٢) انه حيوان ضارٍ[٢] (٣) ما قرأنا عنه وعرفنا من احواله (٤) تخلص الناس عنه حينما تعاونوا[٣] له (٥) انه يتسلق الشجرة من ورائه (٦) يروضه الناس ويستخدمونه في الألعاب والسيرك .

الاختتام :- انه من عجائب مخلوقات الله.

انظر المثال (٢) الجمل

اكتب على عنوان :- الغرق، وموضوعها: ذهاب أخ لي إلى

نهر فائض[١] وكان لا يحسن السباحة وتقدم قليلا فجعل يطفو ويغوص[٢] حتى أنقذه الناس۔

الافتتاح :- كان أخ لى صغير جدا مغرما بالاستحمام فى الانهار و الغدران فكلما كان يرى فرصة تسلل الى نهر قريب من دارى ويشتغل بالماء ويلعب طويلا۔

العناصر :- (١) كان يلهو ويلعب بالماء يوما تقدم قليلا (٢) وانهال رمل من تحت قدميه (٣) ولم يكن يحسن السباحة (٤) فاضطرب ولم يتماسك (٥) طفق يرسب[٣] ويطفو (٦) صياحه وطلبه للنجدة (٧) جرى الناس وسعيهم اليه (٨) الجهود للانقاذ (٩) كيف كانوا يفعلون (١٠) حتى أخرجوه الى الشط[٤]، تقليبه رأسا على عقب واستفراغ الماء (١١) صحوه۔

الاختتام :- رجوعه الى البيت وعزمه على تعلم السباحة۔

انظر المثال (٤) سقوط من السطح

اكتب على عنوان :- "الترام"، وموضوعها وصف الترام و فائدته و ميزته -

الافتتاح :- كثير من الناس لا يستطيعون ركوب السيارة ولا يقدرون

علے اشتراء الدراجة ويحتاجون الى التنقلات فى أنحاء البلد
فلا يوفق لهم من المراكب الا الترام۔

العناصر:۔ (۱) انه يسير بالكهرباء (۲) ولذا اجرته رخيصة (۳) الفرق
بينه وبين السيارة (٤) إيصاله للناس قريبا وبعيداً (٥) ركوبه
أيسر وأرخص من ركوب السيارة (٦) شكله (۷) محتواه
(۸) لوازمه۔

الاختتام:۔ لاشك أن اختراع مثل هذه المرافق قد سهل
المعيشة ونفى كثيرا من المتاعب وهو من نتائج الحكمة التى وهبها
الله للانسان۔

انظر المثال (۱) السيارة

ترجم الى اللغة العربية۔

جی تو یہ چاہتا ہے کہ اس سفر کا ہر جزئی واقعہ آپ کو خط میں لکھوں لیکن تنگ
دامن کا گلہ ہے اور کثرتِ حسن کا شکوہ ہے، عدن سے جو رقعہ لکھا تھا پہونچا ہوگا
عدن کے بعد جہاز نے مصوّع ساحلِ افریقہ (ارسٹیریا مقبوضہ اٹلی) میں لنگر ڈالا۔
عرب حبشی آبادی ہے، اس کا دارالحکومت سمارہ ہے، اٹلی کے زیرِ حکومت ہے
پانچ بجے کے قریب یہاں کے ساحل پر ہم اُترے، یہ عمر کا پہلا موقع ہے کہ ملک

کے علاوہ ایک اور ملک بلکہ ایک برِّاعظم (ایشیا) کے علاوہ ایک دوسرے برِّاعظم (افریقہ) اور ایک انگریزی حکومت سے باہر ایک دوسری حکومت کی سرزمین پر قدم رکھا لوگ ڈراتے تھے کہ بحرِ احمر (رڈسی) میں یوں گرمی ہے، یوں تمازت ہے لیکن خدا کا کرنا دیکھئے کہ یہاں سیکڑوں میل تک یعنی یہاں تک کہ کل شام کو سوئز میں قدم رکھیں گے، لیکن گرمی کا نام و نشان نہیں، سردی بلکہ جاڑا تک موجود ہے، لوگ کہتے ہیں کہ یہ بالکل اتفاقی اور عجیب ہے۔

بریدِ فرنگ (ص ۵ و ۶)

انظر المثال ــــ (۱۱)

اکتب علی عنوان :۔ الموتوسائیکل، وموضوعها (وصفها و فائدتها وخصائصها)

الافتتاح :۔ دراجة ذات دوی[1] وجلبة وضوضاء تخترق الشارع فکأنما سحاب یرعد۔

العناصر :۔ (۱) وانها الدراجة الناریة التی تسیر بالبترول (۲) وهی تجمع بین صورة الدراجة وسیر السیارة (۳) شکلها (٤) سرعتها (۵) الفرق بینها وبین السیارة (٦) الفرق بینها وبین الدراجة (۷) خصائصها۔

الاختتام :- ولكل شئ فائدة ولكل شئ مزية فربما تكون الدراجة ذات فائدة أكثر وربما تكون الدراجة الذاتية افيد واجدى۔

انظر المثال (۱) السيارة

اكتب رسالة إلى أستاذك ـــ واليك عناصرها وموضوعها۔

الابتداء :- ۴۳ - صدر بازار دهلی الهند تحريرا فی .. ..

المقدمة :- حضرة صاحب السماحة والفضيلة والشرف استاذی المفخم السلام عليكم ورحمة الله وبركاته۔

الافتتاح :- ارجوان تكونوا فی أحسن حال واتم صحة وأنعم بال وبعد۔

الموضوع :- (۱) لاتزال ذكريات مجالسكم حاضرة ماثلة لعينی (۲) ولا يزال شكری على عنايتكم بتعليمی وتثقيفی يبتدر منی كل حين (۳) وانی مقبل على الدرس والتعلم (۴) والاحوال حسنة حولی (۵) والطقس كذا وكذا (۶) وانی لأحن الی محبتكم ومجالسكم

الاختتام :- أرجوان تدوم صلاتنا كما هی الآن وان لاتنسونا فی أدعيتكم وتقبلوا اخيراً لائق التحية والسلام۔ ولدك وصغيرك۔

انظر المثال ــــــ (١٠)

اکتب علی عنوان :۔ عاصمة الهند، وموضوعها (وصف مدينة دهلی و وصف بعض آثارها)

الافتتاح :۔ هل رأیت دهلی ؟ انها من أشهر بلاد الدنیا وأقدم بلاد الهند وأعظمها۔

العناصر :۔ (١) دهلی مدينة أثرية[1] (٢) يقصدها الناس ليدرسوا التاريخ ويشاهدوا آثاراً أمجاد[2] من مضوا (٣) يتعلق تاريخ الملوك المسلمين فی الهند بها (٤) ميزاتها[3] (٥) آثارها الهامة (٦) هی مركز الثقافة والأدب (٧) وهی مركز السياسة والحكم (٨) طبيعة أهلها (٩) بعض خصائصها۔

الاختتام :۔ ومرت بدهلی قرون وتقلبات وثورات[4] لكنها كلما خربتها ثورة استعادت مجدها مرة اخرى ولاتزال عاصمة الهند ۔

انظر المثال (٨) انتاج محل

اکتب علی عنوان :۔ جامع دهلی ، وموضوعها (حديث عن

جامع دهلی وعمن أنشأه و وصفه)

الافتتاح :- (۱) ضرورة الجوامع (۲) ولوع الملوك المغول بالتعمير والبناء

العناصر :- (۱) الضرورة الی جامع دهلی (۲) فكرة البناء لدی شاه جهاں (۳) من هو شاه جهاں؟ (٤) اختيار ربوة للمسجد (٥) كيف بنی (٦) منظره من الخارج (۷) منظره من الداخل (۸) ارتفاعه (۹) ابوابه وطرقه وسلالمه ومئذنتاه (۱۰) جماله۔

(۱) انه أثر من الآثار الخالدة۔

انظر المثال (۸) التاج محل

اكتب علی عنوان : الصانع ، وموضوعها الابانة عن عمل الصانع ودرجته فی الأمة۔

الافتتاح :- اذا ابتغيت ان تعرف مستقبل أمة فانظر الی صناعتها لأنها مادة الاقتصاد والرقی۔

العناصر :- (۱) الصناعة سبب الحضارة والرقی فی البلاد (۲) وهی من أعظم أركان الاقتصاد (۳) وللصانع درجة فی الشعب سامية (٤) وغنی البلاد يقوم بغنی صناعها (٥) أهميتها فی القديم والجديد (٦) وان الصناعة لمقتصرة علی العلوم (۷) مدح النبی صلی الله

عليها و سلم للصانع (٨) حديث النبى صلى الله عليه وسلم
الاختتام :- ويجب على الشعوب المختلفة ان تكثر من الصناعة
عرفت اوربا هذه الحكمة فترقت[1] والحكمة ضالة المؤمن الخ

انظر المثال (٣) ساعى البريد

اكتب على عنوان : منقذ قطار، وموضوعها حكاية فتى اهلك
نفسه ليقى ركاب قطار كاد يسقط فى طريقه فى هوة[2] كبيرة أنشأها
المطر أوشئ اخر فوقف هو بنفسه فى طريق القطار ليقف دون
أن يسقط فى الهوة فمات هو سحقا تحت القطار ونجا الجميع۔
الافتتاح :- ان فى خلق الله امثلة للتضحية والإيثار والبذل يعجز
عنها الأخرون ومنها۔
العناصر :- (١) أن فتى تربى على معانى الأخلاق والتضحية والايثار
وحب خلق الله وخدمته (٢) رأى هوة فى طريق القطار (٣)
وكان موعد قدوم القطار ، نعلم ذلك (٤) فكّر فى إنقاذه فوصل
الى ان وقوفه فى طريقه يهز[3] ثوبا هو الذى يقيه (٥) فوقف يهز
ثوبه حتى سحقه القطار (٦) توقف القطار (٧) عرف الناس
السبب (٨) إعظامهم للأمر والثناء على الفتى (٩) اكتئابهم[4]

لاسرته شكراً الصنيعة.[1]

الاختتام:- لابد لكل رجل ان يكون ذا صفات حسنة وذا محبة وإيثار كما جاء الثناء على الصحابة رضي الله عنهم يُؤْثِرُونَ عَلٰى أنفسهم ولو كان بهم خصاصة.[2]

انظر المثال (٦) في غمار المياه

ترجم الى اللغة العربية

رات بھر کھاتے پیتے، اخبار خریدتے، ظہر، عصر، مغرب، نمازیں پڑھتے پڑھاتے، کچھ رات گئے بریلی اسٹیشن پہونچے اور یہیں نمازِ عشاء پڑھی گئی، چھوٹی لائن کا سفر ختم ہوا، اور یہاں سے بڑی لائن لکھنؤ کے لئے لی۔ مرادآباد کے قاضی عبدالغفار جو ایک زمانے میں "ہمدرد" کے سب ایڈیٹر رہ چکے تھے اور اس وقت تک ان کا شمار مولانا کے مخلصین میں تھا۔ یہیں ملنے آگئے تھے، داخلہ کونسل کے فتنہ میں وہ بھی مبتلا تھے۔ پلیٹ فارم پر مولانا انھیں خوب خوب قائل کرتے رہے۔ مولانا کے سکریٹری حیات صاحب یہیں سے شریکِ سفر ہوئے، کھانے کے لئے پلیٹ فارم پر ایک وسیع دسترخوان بچھا اور مولانا نے میرے ملازم کو یہی نہیں کہ بڑا اصرار کر کے کھانے میں شریک کیا، بلکہ بٹھایا بھی اور اپنے بالکل قریب ہی۔ میرے لئے یہ منظر نیا بھی تھا اور سبق آموز بھی۔ آقا اور غلام کی مساوات کے متعلق خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے کارنامے جو کچھ بھی رہے ہوں، کتابوں میں

خادم و مخدوم، خدمت گار و مالک کے باہمی حقوق کے متعلق جو کچھ بھی پڑھا ہو ان ماڈی آنکھوں سے، اس بیسویں صدی میں اس منظر کی توقع کس کو ہو سکتی تھی، اور وہ کسی زاہد خلوت نشین کے ہاں نہیں، وقت کے نامور ترین سیاسی لیڈر کے ہاں!

(محمد علی ص ۱۳۲)

انظر المثال ـــ (۱۱)

اكتب على عنوان: الثلج، وموضوعها بيان عن الثلج وعن فائدته وأنواعه.

الافتتاح: - قد أصبح الثلج اليوم في متناول جميع الناس وكان من قبل عسير الحصول.

العناصر: - لم يكن الناس في قديم الزمان يعرفون الثلج (٢) وكان لا يجلب في قديم الزمان إلا للملوك والأمراء والمترفين (٣) أما اليوم فأكثر الناس يستعملونه سواءٌ في ذلك الغني والفقير (٤) لأنه أنشئت معامل كثيرة تنتجه (٥) ففي كل مدينة يعم بيعه وشراه (٦) وله نوعان (٧) نوع على الجبال. ما هو؟ (٨) نوع يصنع فنشربه.

الاختتام: - فالشكر لله الغني الرزاق الذي رزقنا من مثل هذه النعم

انظر المثال (٧) والتمرين (٧)

التمرين ٣٧

اکتب علی عنوان: الرحمة، وموضوعها بیان فضیلة الرحمة والرفق وتقبیح الغلظة والقسوة۔

الافتتاح:۔ یقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ربہ انہ یقول ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء.....

العناصر:۔ (١) الرحمة صفة فاضلة (٢) درجة الرحیم عند الناس (٣) الرحمة فی نفس النبی صلی اللہ علیہ وسلم (٤) ذکرها فی القرآن (٥) امثالها فی الظالم (٦) درجته لدی الناس (٧) فوائد الرحم وحسناته۔

الاختتام:۔ ان هذه الصفة لاشك من أسمی[1] الصفات فقد قال اللہ تعالی للنبی علیه الصّلاة والسّلام "ولوکنت فظًّا غلیظ القلب لانفضوا من حولك"......الخ

انظر المثال (٩) الصّدق ینجی

التمرین ٣٨

اکتب علی عنوان: عصبة[2] الأطفال (الکشافة) وموضوعها بیان

ضرورة الكشافة (اسكاؤت) لانها تربي على أفضل نشاط وأنفعه وتنفع ملاءها ايضا وتجدي[1] كذلك فى مواضع اخرى۔

لافتتاح :۔ نرى بعض طلبة المدارس يباشرون[2] الرياضة ويحملون اللواء ويأتون بحركات رياضية۔

العناصر :۔ (١) هم الكشافة (٢) صورة فرد منها ولباسه وصحته وجمه (٣) عمله، (٤) فوائد الكشافة (٥) وصف بعض أعمالها۔

لاختتام :۔ الكشافة صورة مصغرة لفكرة تربية الجمهور تربية عسكرية وقد أمر النبى صلى الله عليه وسلم بمثل ذلك۔

انظر المثال (٣) ساعي البريد

اكتب على عنوان : المجاهد، وموضوعها (بيان ضرورة المجاهد وأهميته ومكانته للمسلمين اذ تقوى به الحكومة الاسلامية وينتشر[3] الاسلام وتقاوم به القوى الباطلة والطواغيت التى لاتؤثر فيهم الدعوة السلمية۔

الافتتاح :۔ الاسلام دعوة سلمية لا يستعمل الطرق الجائرة ولا يؤثر الظلم والعدوان ويقول (" ولايجرمنكم شنآن قوم الخ) ولايستخدم القوة الا للخير ولمحو الفساد۔

العناصر:۔ (١) الجهاد فريضة (٢) آية قرآنية في ذلك (٣) لماذا كان الجهاد فريضة (٤) الحياة كفاح وليس للحياة بدون الجهاد بقاء (٥) بالجهاد يستقيم ما لا يستقيم بالسِلْم (٦) وهو تربية للرجولة والمروءة والشجاعة ويجعله قويا شهمًا۔

الاختتام:۔ قد ترك المسلمون اليوم الجهاد وهم أحوج الى ذلك ....

انظر المثال (٣) ساعي البريد

اكتب رسالة الى اخيك الكبير: واليك عناصرها وموضوعها.

الابتداء:۔ مدرسة العلوم الاسلامية۔ اله آباد. تحريرا في السابع من صفر سنة .....

المقدمة:۔ حضرة صاحب السيادة الأخ الجليل الموقر السلام عليكم ورحمة الله وبركاته۔

الافتتاح:۔ أتمنى على الله وأرجو أن تكونوا في أسعد حال و أهنأ بال وبعد۔

الموضوع:۔ (١) فاني بحمد الله في عافية وصحة (٢) وأنا مسرور فرحان لصدور كتاب منكم وهو راحة قلبي (٣) وقد زاد راحة بالي ما علمته أن الاهل بخير وهناء (٤) اما هنا حولي فالأحوال

كذا وكذا۔

الاختتام :۔ ولاتقطعونا من إرسال الكتب وأبلغوا السلام إلى الجميع ولكم مني جزيل الشكر والامتنان والسلام عليكم ورحمة الله

اخوكم العاجز۔۔ ۔۔ ۔۔

انظر المثال ــــــ (١٠)

اكتب على عنوان : مباراة[1] رياضية وموضوعها بيان ما شاهدت في مباراة لعبة كرة[2] القدم۔

الافتتاح :۔ أنا مولع[3] بلعب الكرة وأساهم في الألعاب التي تلعب في ساحة مدرستي ولا أدع أن أغشى[4] المباريات۔

العناصر :۔ (١) وأرى في اللعب فوائد (٢) ومباراته لا تخلو من الفائدة (٣) اليوم كانت مباراة (٤) ذهبنا إليها (٥) دخلنا في الإستاد[5] (٦) الفريقان (٧) اللعب (٨) كيف كان اللعب (٩) رجوعنا۔

الاختتام :۔ حصل لنا سرور عظيم ونشطنا لأعمالنا وانه لفائدة جليلة من مثل هذه الأعمال۔

انظر المثال (۵) یوم مطیر

ترجم الی اللغة العربیة

تمام مسلمان حق کے طرفدار بن گئے تھے، ان کا کام مشورہ سے ہوتا، خلیفہ جب تک خدا کا مطیع رہتا وہ اس کے مطیع ہوتے اور اگر نافرمانی کرتا تو اطاعت باقی نہ رہتی حکومت کا شعار (لا طاعة لمخلوق فی معصیة الخالق) بن گیا تھا، یعنی خالق کی معصیت میں مخلوق کی اطاعت نہیں، وہ مال اور خزانے جو سلاطین اور رئیسوں کا لقمۂ تر اور امراء کی ذاتی جائداد سمجھے جاتے تھے اب اللہ کی امانت سمجھے جانے لگے تھے، اس کی رضا میں خرچ اور صحیح محل پر صرف کئے جاتے تھے اور مسلمان اس دولت کے امین اور متولی تھے، خلیفہ کی مثال یتیم کے سرپرست کی سی تھی اگر صاحبِ استطاعت ہوتا تو احتیاط کرتا اور اگر حاجت مند ہوتا تو بہ قدرِ ضرورت لیتا، اللہ کی وہ زمین جس کو سلاطین و امرائے اپنی جاگیر سمجھ لیا تھا، جس کے لئے چاہتے وسعت دیتے تھے، اور جس پر چاہتے تھے تنگ کر دیتے تھے اور بعض اس میں کپڑے کی طرح کتر بیونت کرتے تھے، اب اللہ کی زمین تھی جس کے متعلق ایک ایک بالشت کا حساب دینا تھا۔

(مسلمانوں کے عروج و زوال سے دنیا کو کیا نقصان پہونچا)

انظر المثال ـــــ (١١)

اكتب على عنوان : لكنؤ، وموضوعها (وصف مدينة لكنؤ ووصف بعض آثارها وخصائصها)

الافتتاح :-

العناصر :- (١) لكنؤ مدينة جميلة (٢) وهي بلدة البساتين والمتنزهات[1] (٣) فيها الأوساط[2] العلمية والادبية (٤) لها نزعة خاصة في الثقافة والأدب (٥) وهي أحد مراكز الادب الأردي (٦) لكنؤ من القديم سياسيا وتاريخيا (٧) ظرفها[3] والحضارة الرقيقة فيها (٨) بعض آثارها (٩) مجاملات أهلها (١٠) لما رأيتها أول مرة (١١) رأيي فيها.

الاختتام :- وكثير من الناس الذين شاهدوها أحبوها وفضلوها للاقامة على غيرها.

انظر المثال (٨) التاج محل

انظر المثال .. ..

التمرين (٤٤)

اكتب على عنوان : الجاز[1] (موضوعها فائدته واهميته ومضاره)

الافتتاح :- كان تعوّد الناس قبل الكهرباء استهلاك الجاز[2] للانارة[3] في بيوتهم۔

العناصر :- هو زيتٌ أرضي (٢) اكتشف قبل قرن (٣) يستخدم في مرافق[4] كثيرة من طبخ للطعام والانارة وإدارة الماكينات (٤) كانت فائدة عظيمة قبل الكهرباء (٥) وانه لم تنقص فائدتها الى الآن (٦) اكتب ما تعرفه عنه۔

الاختتام :- وهو من المكتشفات المفيدة للانسان وذلك من نعم الله سبحانه وتعالى۔

انظر المثال (٧) الكهرباء

اكتب على عنوان :- جند ابابيل (وموضوعها حكاية ماحدث لاصحاب الفيل حينما ارادوا غزو الكعبة)

بارك الله تعالى الكعبة وشرّفها وهي بيت الله العظيم فكان

الناس من العصر الجاهلي يؤمونه ويقصدونه، حتى حسد من ذلك ابرهة ملك الحبش۔

العناصر :۔ (١) حسد ابرهة وبنى بيتا ليرجع الناس عن الكعبة ويقبلوا اليه لكنهم لم يفعلوا ذلك (٢) فغضب وأراد هدم الكعبة (٣) وزحف بجيوشه وأفياله (٤) دخوله مكة (٥) اختفاء اهل مكة (٦) مقابلته بعبد المطلب (٧) تجمع ابابيل (٨) رميها اياهم (٩) ابادتهم۔

الاختتام :۔ أصبحوا نكالا لمن بعدهم.. .. الخ

انظر المثال (٦) فى غمار المياه

كتب على عنوان : ثلاثة فى غار وموضوعها قصة ثلاثة رجال انحبسوا فى غار فلم يتمكنوا من الخروج حتى أن توسل كل منهم بعمله الجليل الى الله (كما جاء فى الحديث الشريف)

الافتتاح :۔ ان الأعمال الحسنة كثيرا ما تنقذ الرجل من مأزق[1] حتى فى دنياه ومن قصة ذلك۔

العناصر :۔ (١) ذهاب ثلاثة رجال الى الجبال (٢) هبوب الرياح ومجيئ الامطار (٣) اختفاؤهم فى غار (٤) هبوط صخرة وسدها للغار عليهم (٥) تفكيرهم فى الخروج والحيلة له (٦)

استغاثتهم باعمالهم (٧) توسل واحد منهم (٨) توسل الثانى (٩) توسل الثالث (١٠) خروجهم

الاختتام :- ما أجلّ الخير وما انفعه اذ يُجدى فى كل الموضع وذلك رحمة الله التى من بها عباده ۔

انظر المثال (٦) فى غمار المياه

اكتب على عنوان : عيادة مريض و موضوعها (عيادة رفيق مرض وتعطل عن الحضور فى المدرسة)

الافتتاح :- انما العيادة من العوائد الاسلامية النبيلة وقد وفقت اليها نحو رفيق لى .

العناصر :- (١) كان رفيقى خالد مريضا (٢) وكان منقطعا إلى داره (٣) وفى اول الأمر لم نلقِ بالاً على مرضه (٤) فلما تأخر كثيرا أردنا أن نعوده (٥) دخولنا عليه (٦) حالته و نحافته (٧) رثائنا على حالته (٨) دعاؤنا له (٩) فرحه بقدومنا ۔

الاختتام: و قد عدنا بعد ما جلسنا لديه بعض السويعات[1] ۔

انظر المثال (٥) و (٦) و (٩)

اكتب على عنوان : مائة مقتول ، وموضوعها القصة التى جاءت فى الحديث الشريف عن رجل قتل تسعة وتسعين رجلا ثم سأل عما اذا كانت توبته ممكنة مقبولة فانكر عالم من علماء بنى اسرائيل وأقنطه فغضب وقتله كذلك تاكمل به مائة ثم فكر فى التوبة الخ)

الافتتاح :- قد خلق الله الطباع مختلفة منها غليظة ولكنها تلين حينًا ما وان توبة الله لتتسع لجميع المذنبين ومن قصة ذلك۔

العناصر :- (١) أن رجلا قتل تسعة وتسعين رجلا (٢) خرج يطلب التوبة (٣) لقى عالما (٤) قتله ثم خرج يطلب التوبة (٥) لقى عالما آخر (٦) تاب وبدأ مغادرة تلك الارض (٧) مات فى الطريق (٨) ملائكة الرحمة والعذاب (٩) الختام۔

الاختتام :- لقد كانت نيته صالحة فتاب الله عليه ووفقه للتوبة

انظر المثال (٦) فى غمار المياه

ترجم الی اللغة العربية

آپ کی توجہ وتعلیم سے عرب کی برباد شدہ قوم میں ایسا انقلاب ہوا کہ دنیا نے تھوڑے ہی عرصہ میں ان میں وہ عظیم الشان شخصیتیں دیکھیں جو عجوبۂ روزگار اور دنیا کی تاریخ میں یادگار ہیں، وہ عمرؓ جو اپنے باپ خطاب کی بکریاں چرایا کرتے تھے، اور ان کے باپ ان کو جھڑکا کرتے تھے اور جو کہ قوت وعزم میں قریش کے متوسط لوگوں میں تھے جن کو کوئی غیر معمولی امتیاز حاصل نہ تھا ان کے معاصران کو غیر معمولی اہمیت نہیں دیتے تھے، وہی عمرؓ تھے کہ یک بارگی تمام عالم کو اپنی عظمت وصلاحیت سے متحیر بنا دیتے ہیں، اور قیصر وکسریٰ کو تخت وتاج سے محروم کر دیتے ہیں اور ایسی سلطنت کی بنا ڈالتے ہیں جو بیک وقت ان دونوں حکومتوں پر حاوی ہے اور تدبیر وحسن انتظام میں ان سے فوقیت رکھتی ہے، وَرع وتقویٰ کو چھوڑ دیجئے کہ ان میں تو وہ ضرب المثل ہیں۔

یہ ولید کے فرزند خالد ہیں، انھوں نے جزیرۃ العرب کے علاقوں میں بڑی شہرت بھی حاصل نہیں کی تھی، اچانک وہ آسمانی تلوار بن کر چمکتے ہیں جو چیز سامنے آتی ہے کٹ جاتی ہے، یہ خدائی تلوار روم میں بجلی بن کر گرتی ہے اور تاریخ کے طول وعرض میں اپنے تذکرے چھوڑ جاتی ہے۔

(از: مسلمانوں کے عروج وزوال سے کیا نقصان پہونچا)

انظر المثال ــــــ (١١)

اكتب رسالة الى تاجر كتب: واليك عناصرها وموضوعها.

الابتداء :- دارالعلوم لندوة العلماء. بادشاه باغ لكنؤ تحريرا فى ....

المقدمة :- سيادة الأخ صاحب المكتبة ..... المحترم السلام عليكم ورحمة الله أو تحية وسلامًا.

الافتتاح :- عندى حاجة الى اشتراء بعض الكتب فرأيت أن أتصل بكم عسى اجد عندكم طلبتى.

الموضوع :- (١) فأولا أريد أن أعرف أثمان الكتب الموجودة عندكم (٢) وثانيا أخبرونا كيف أستوردها منكم (٣) وكيف أبعث النقود (٤) وكيف تتم المعاملة (٥) رُدّوا سريعًا على كتابي هذا حتى أرسل اليكم الطلب.

الاختتام :- ولكم منى جزيل الشكر سابقا وانى لجوابكم فى انتظار والسلام عليكم ورحمة الله.

انظر المثال ــــــ (١٠)

اكتب على عنوان : القلعة الحمراء وموضوعها ر وصف شكل

القلعة الحمراء بدهلی وإبداء محاسنها والاخبار عن تاريخها وموقعها وغير ذلك)

الافتتاح :- ان مما ترغب النفس الى مشاهدتها فی دهلی القلعة الحمراء الأثر التاريخی العظيم۔

العناصر:- (۱) هی قلعة ذات شهرة وصيت وجمال (۲) شكلها من الخارج (۳) بناها شاه جهان (٤) خطتها (٥) سعتها (٦) أسوارها (۷) داخلها (۸) جمال داخلها وآثارها (۹) وقوعها بجنب نهر جمنا (۱۰) غير ذلك۔

الاختتام :- لقد ترك المغول آثارهم باقية خالدة بمثل الأبنية وغير ذلك۔

انظر المثال (۸) التاج محل

اكتب على عنوان : الشأی، وموضوعها (ما هو الشأی قبوله وعمومه فی الناس فوائده ومضاره۔

الافتتاح :- الشأی مشروب رغيب لجميع الناس وقليل هم الذين لايشربونه ويعارضونه۔ عددهم قليل

العناصر:- ومن ذا الذی لايعرف الشأی (۲) الا قليل من الناس

(۳) اكتشف قبل ثلاثة قرون على التقدير (٤) لم يكن يعرف قبل قرن واحد الا قليلا (٥) أما الآن فمعروف (٦) يزرع فی سواحل الهند والصين واندونيسيا وغيرها (٧) فوائده (٨) مضاره - وعلينا أن لا نكثر شربه لئلا يضر ضررًا عظيمًا.

انظر المثال (٤) البرتقال

كتب على عنوان : " مباراة خطابية " وموضوعها تفاصيل مباراة عقدت في مدرستنا اشتركنا فيها وساهم الطلبة فيها وخطبوا)

الافتتاح :- تعقد مدرستنا حينا فحينا حفلة خطابية توزع فيها الجوائز وكانت من تلك المناسبات مناسبة حفلة خطابية هذه المرة.

العناصر :- (١) حدد يوم كذا (٢) الرئيس (٣) السكرتير (٤) دعوة المشتركين (٥) المواضيع (٦) بدء الحفلة (٧) الخطباء واحدا واحدا (٨) الخطب (٩) الفائزون (١٠) توزيع الجوائز (١١) خطبة الرئيس.

الاختتام :- ومثل هذه الحفلات النافعة فی حث ومم الطلبة.

انظر المثال (۵) یوم مطیر

اکتب علی عنوان : فی معرض، وموضوعها (الذهاب الی معرض ومشاهدته والتمتع بما یحویه)

الافتتاح :۔ کل واحد لا یقدر علی ان یعرف ویتعلم الأشیاء الا بالقراءة أو بمشاهدتها۔ أما القراءة فالصحف والکتب تکفی لها وأما المشاهدة فتحصل فی المعرض اذا لم یستطع الرجل أن یعمل الأسفار والرحلات۔

العناصر:۔ (۱) فوائد المعرض (۲) حث استاذنا إیانا له (۳) ذهابنا الیه (٤) اشتراؤنا للتذاکر (٥) دخولنا فیه (٦) ما رأیناه (۷) رجوعنا۔

الاختتام :۔ قد استفدنا کثیرا .. ..الخ

انظر المثال (۵) یوم مطیر (۱)

اکتب علی عنوان : السخاء، وموضوعها (بیان فضیلة السخاء

والجود وغيرذلك ۔

الافتتاح :۔ ان السخاء من الاخلاق الكريمة النبيلة

لعناصر :۔ (۱) فضيلة السخاء (۲) مكانة السخى لدى الناس (۳) البخيل وسقوطه لدى الناس (٤) حذر الناس من معاشرته وابتعادهم (٥) يأسهم من خيره وانسانيته ومقتهم اياه (٦) السخاء نبل وكرامة (٧) كان النبى صلے الله عليه وسلم سخيا (٨) حكاية اذاكنت تعرفها ۔

الاختتام :۔ السخاء خلق لابد منه للحياة الشريفة الكريمة ۔

انظر المثال (۹) الصدق ينجى

ترجم الى اللغة العربية

انھوں نے اس زندگی کی چول بٹھا دی مگر اپنی اور اپنے خاندان کی زندگی کو خطرے میں ڈال کر اور اپنا سب کچھ قربان کر کے انھوں نے اس مقصد کی خاطر بادشاہی کا تاج ٹھکرا دیا، دولت اور عیش کی بڑی سے بڑی پیش کش کو نامنظور کیا، محبوب وطن کو چھوڑا، ساری عمر بے آرام رہے، پیٹ پر پتھر باندھے، کبھی پیٹ بھر کھانا نہ کھایا، گھر والوں کو فقر و فاقہ میں شریک رکھا، دنیا کی ہر قربانی میں، ہر ہر خطرے میں پیش پیش اور ہر فائدے اور ہر لذت سے دور دور، لیکن دنیا سے اس وقت تک

تشریف نہ لے گئے جب تک کہ دنیا کو صحیح رُخ پر نہ ڈال اور تاریخ کا دھارا نہ بدل دیا
تئیس برس میں دنیا کا رُخ پلٹ گیا، دنیا کا ضمیر جاگ گیا، نیکی کا رجحان پیدا ہوگیا
اچھے بُرے کی تمیز ہونے لگی، خدا کی بندگی کا راستہ کُھل گیا، انسان کو انسان کے سامنے
اور اپنے خادموں کے جھکنے میں شرم محسوس ہونے لگی، اونچ نیچ دُور ہوئی، قومی و نسلی
غرور ٹوٹا، غرض دیکھتے دیکھتے دنیا بدل گئی۔

(از اصلاحیات)

انظر المثال ـــــ (۱۱)

اکتب علی عنوان: "المدرسة" وموضوعها: الابانة عن
ضرورة المدرسة للأمة.

الافتتاح:- کل یعرف فضیلة العلم وفضل العالم علی الجاهل ووجوب
تعلیم أفراد الأمة جمیعهم.

العناصر:- (۱) اذا اعترفنا بالعلم وضرورته فکأنما اعترفنا بضرورة
المدرسة (۲) لأنها هی وحدها التی تجمع بین مختلفی الفضلاء
والعلماء (۳) وانها لتسهل تعلیم فنون عدّة فی محل واحد (٤)
کان الناس فی قدیم الزمان یسافرون هنا وهناك لتحصیل العلم
(٥) أما الآن فیستقر الطلب فی موضع ویتعلم (٦) فوائد أخری

من المدارس۔

الاختتام:۔ نظهر أن المدرسة لمن أساطين النهضة والتثقيف فى الأمة

انظر المثال (۲) فوائد المدارس

اكتب على عنوان: "الوالدين" وموضوعها (بيان درجة الأبوين وضرورة إكرامهما وخدمتهما)

الافتتاح:۔ فضل الوالدين على الأبناء عظيم جدا۔

العناصر:۔ (۱) وقد جاء فى كتاب الله "إما يبلغن عندك الكبر أحدهما" الخ "ولا تقل لهما أف" الخ (۲) وقد أردف الله ذكر الإحسان إليهما ذكر الاجتناب من الشرك (۳) لماذا كانت هذه الدرجة؟ (٤) مشقتهما وتعبهما للولد (٥) وعلى الأخص الأم (٦) الحديث فى فضيلة الإحسان إليهما (۷) يوجب العقل أيضا الإحسان إليهما۔

الاختتام:۔ إنهما النعمة من نعم الله سبحانه۔

انظر المثال (۱۳) وصف الأمة العربية

اكتب على عنوان: "المطر" وموضوعها (بيان ضرورة المطر

ومنافعه للارض وللطقس)

الافتتاح :- ما أبهج الجوّ وما أجمل الطقس يوم ينزل المطر من أعالى الفضاء الى الأرض العطشة الجافة.

العناصر:- (۱) تبتهج به القلوب وتحي الارض (۲) انه لنعمة جليلة يحي الله به الميت من الارض (۳) ويخرج الحي من الميّت (٤) اينزل المطر الا وتهتز الارض ويزدهر نباته (٥) تهتز الأشجار فرحا وحيوية (٦) وتسيل الوديان وتجرى الأنهار بكل حياة وحركة وطموح (۷) وترجع الى كل شى الحياة (۸) وهناك يخدم الفلاح حقله (۹) فتخرج منه الحبوب والغلّات (۱۰) وتحصل حاصلات الارض.

الاختتام :- فللمطر فضل عظيم باذن الله على حياة الانسان غذاءه.

انظر المثال (۷) الكهرباء

اكتب رسالة الى صديقك ـــــــ واليك عناصرها وموضوعها.

الابتداء :- دارالعلوم ديوبند. مديرية سهارنبور تحريرًا فى ....

المقدمة :- فضيلة الأخ الكريم صديقى المحبوب فلان المحترم السلام عليكم ورحمة الله.

الافتتاح :- أرجوالله أن تكون فى تمام العافية وكمال الصحة وبعد.

الموضوع :- (۱) فيا أخي لا أزال في انتظار لخطاباتك (۲) ما الذي قطعك عن بعث رسالة (۳) كيف الحال (٤) أما في مدرستي فالحمد لله .. ..

الإختتام :- وأرجوك أخيرا أن لا تنساني لا في ذاكرتك ولا في الدعاء والسلام . أخوك الصديق فلان .

انظر المثال ——— (۱۰)

البَابُ الرَّابِعُ

الدَّرسُ التَّاسِعُ عَشَرَ

أقسَامُ النَّثر

نثر پر نظر ڈالی جائے تو اس کی دو انواع ملیں گی، پہلی نوع میں وہ مضامین ہیں جن کا تعلق حواس خمسہ سے زیادہ ہے، فکر و تخیل سے کم اس میں وہ اشیاء، واموراور واقعات پیش کئے جاتے ہیں جن کو انسان اپنے حواس خمسہ سے برتتا یا کرتا۔

اس نوع اول کی قسم اول وصف پر مشتمل ہے جس میں رحلات (سفرنامے) یومیات (روزنامچے) چھوٹے قصے، واقعات، حادثات، تراجم (یعنی شخصیتوں کے حالات واوصاف) تاریخ اور سوانح مندرج ہیں اور اس کی قسم ثانی قسم اول کے مقابلے میں وسیع اور مرکب ہے جس میں طویل قصے اور دوسرے مضامین ہوتے ہیں۔

نثر کی نوع ثانی میں وہ مضامین ملیں گے جن کا فکر و تخیل سے اصل تعلق ہوگا یعنی کسی نظریہ یا قضیہ کی تائید تحلیل توضیح یا تقریر واثبات پایا جائے گا، نوع ثانی کی قسم اول تقریر (یعنی مقالے اور خاطرے) پر مشتمل ہے اور اس کی قسم ثانی حسب سابق مرکب اور

وسیع ہے جس میں خطابت اور جدلیات مندرج ہیں۔

پچھلے ابواب میں آپ نے جن اقسام پر مشق کی ہے ان میں وصف اور تقریر دونوں انواع گزر چکے ہیں اور مذکورہ بالا اقسام میں سے آپ کے مضامین مختصر سادے قصوں، بعض حادثوں اور آسان مقالوں پر مشتمل تھے۔ اس باب سے بعض دوسری اقسام بھی مشق کے لیے دی جارہی ہیں، وہ تراجم، رحلات، یومیات اور "خواطر" ہیں اور جو اقسام پچھلے ابواب میں گزر چکی ہیں۔ ان کا معیار بھی اس باب میں بلند ہے۔

جن نئی اقسام پر مشقیں کرائی جارہی ہیں ان سب کی مثالیں بھی ساتھ ساتھ دے دی گئی ہیں، مثالوں کو پڑھ کر ان کے خاکے سمجھ لیجئے اور پھر انہیں کے مطابق مشق کیجئے، آپ کے سارے مضامین میں آپ کا مقصد خدمت دین اور تقریر حق ہونا چاہیے، اس کے لئے قرآن کریم و حدیث شریف کے مضامین سے استفادہ و اقتباس بہت مفید و ضروری سمجھئے۔

مثال المقالة

على شخصيّة عظيمة من شخصيات التاريخ

عمر بن عبد العزيز رحمه الله تعالى(١)

رجل من أفذاذ الرجال، شخصية عظيمة غريبة لا ينجب التاريخ مثلها الا اذا ارادت الرحمة الالهية بالخلق خيرا وسعادة ورشدا وهداية.

كان رجل المائة الاولى انتقل الى رحمة الله مع انقراض القرن الاول من الهجرة وبعد ما غيّر ما حوله من المملكة والبلاد عما كانت عليه من الحكم والسلطان، أخذ على يد الظالم ونصر المظلوم وأرجع الحق الى نصابه وأعاد الماء إلى مجاريه وتم الأمر للاسلام والسعادة الأخروية مرة أخرى واجتث أصول النبات الفاسد وقلعه قلعا وحق للعالم الاسلامي في عصره أن يقال العالم الاسلامي بجميع معانيه وبتلك الروح التي كانت سارية في العصر الأول.

ولد سيدنا عمر بن عبد العزيز بالمدينة المنورة سنة إحدى وستين يصل نسبه لابيه إلى مروان ويصل نسبه من أمه إلى سيدنا عمر بن الخطاب

رضی الله عنه۔

فلما عقل وبلغ العمر الذی فیه یُقبل الناس علی التعلم والتثقف أمر أحواله ومال الیهم واعتنی بتربیته سیدنا عبد الله بن عمر فحاز بذلك درجة الفضل والسعادة وبلغ أشد كمال العلم والدین۔

ولما كان ینتمی الی الأصل الاموی فاز بمنصب خطیر منصب الإمارة علی المدینة المنورة سهّل له ذلك وإرادة الله ومیل نفسه الی الدین وعلمه أن یغترف من علم الدین والتقوی شیئاً كثیرا واتصل بالعلماء وأهل الدین فأخذ ما عندهم وتأثر بشخصیاتهم وتزود لنفسه مما یملكونه لكنه لتربیته فی بیئة عالیة ملكیة كان رفیع الذوق مرهف الحس متنعما بقدر ما تبیحه الشریعة الغراء لأمثاله یلبس نفیسا ویأكل لذیذا ویعطر ملبسه بروائح فائحة ویمشی بمشیة ظریفة[1] معجبة حتی سمّوا مشیته المشیة العمریة فكأنما كان میزانا للتظرف[2] ونفاسة الذوق۔

فلما أراد الله به وبالأمة الإسلامیة خیرا انتقلت الخلافة الیه انتقلت الیه بغتة لم یكن یرجوها ولم یكن علی بال أحد أن ذلك كائن فتجرد عمر بن عبد العزیز من جمیع ما كان یختص به متنعما وتزهد فی الدنیا أقصی غایة الزهد وأخذ الناس علی الباطل وأرجعهم الی الحق وهجر جمیع المألوفات التی ألفها أخذ الزكاة وسمع للمظلوم ونصر الحق وحرم أسرة الخلافة من جمیع الاختصاصات فأصبحوا كجمیع الناس۔

له حكايات عجيبة فى هذا الصدد فقد شدد على نفسه وعلى أهله مالم يشدد مثله على أحد، حرم نفسه وأهله من الحياة الهلة المستريحة حتى كان لا يجد أحيانا ما يكفى لضرورته فضلا عما يرغب فيها النفس من الكماليات۔

رحمه الله لم يبق واليا للمسلمين إلا سنتين ثبت فيهما للعالم وللتاريخ أن الاسلام ملائم لكل عصر وممكنة عودته اذا اجتهد لها الناس ونشدوها۔

انتقل الى رحمة الله فى السنة الواحدة بعد المائة الأولى طيب الله ثراه ورفع درجاته۔

تقسيم المقالة الى الأجزاء۔

الموضوع: ۔ سيرة سيدنا عمر بن عبد العزيز۔

العنوان: ۔ الخليفة الراشد فى دولة الأمويين۔

الإفتتاح: ۔ رجل من أفذاذ الرجال۔

العناصر: ۔ (۱) هو مجدد الاسلام للمائة الأولى (۲) ولد وتربى واستفاد من خؤولته (۳) معانته (٤) صفاته وعوائده (۵) انتقال الخلافة اليه (٦) عمله لخير الاسلام (۷) حكايات طريفة عنه (۸) كان رجلاً لن ينساه التاريخ، عمل أعمالاً عظيمة۔

الاختتام: ۔ رحمه الله۔

تب۔ الموضوع :۔ عن حياة سيدنا أحمدَ بنِ حنبل رحمه الله۔

نوان :۔ حياة سيدنا أحمدَ بنِ حنبل۔

فتتاح :۔ إمام من أئمة المذاهب الأربعة وعالم من أجلة علماء الحديث۔

ناصر :۔ (١) هو رجل الحديث والفقه وهو من أعاظم رجال الاسلام فقها وورعًا (٢) ولد وتربى .... (٣) ... بعد فراغه من التعلم (٤) صفاته وعوائده (٥) خدمته للسنة والحديث (٦) المحنة وثباته فيها (٧) نظرة إجمالية على حياته (٨) كان رجلا عظيما توفي سنة ٢٤١هـ۔

ختتام :۔ رحمه الله۔

ناصر للمقالة القادمة للمثال

وضوع :۔ عن ندوة العلماء ودار العلوم التابعة لها۔

عنوان :۔ ندوة العلماء ودار علومها۔

فتتاح :۔ ندوة العلماء هيئة اجتماعية ترمي إلى نشر الثقافة والدين وإنهاض الفئة المسلمة۔

عناصر :۔ (١) حال المسلمين كانت في الحكم الانجليزي جد سيئة

(۲) كأن الاسلام كان ينهزم (۳) فكانت الحاجة الى رجال أقوياء في العلم والحكمة والدين (٤) فكّر المسلمون في ذلك في حفلة لهم في كان پور (٥) فكرة ندوة العلماء وإنشاؤها (٦) ثم فكرة دار العلوم وانشاؤها (۷) أول مدير لندوة العلماء (۸) أول عميد لدار العلوم.

الاختتام: إنتاج دار العلوم.

الدَّرسُ العِشرُون

المقالة على هيئة اجتماعية أو منظمة

ندوة العلماء ودار علومها المثال(۱۷)

ندوة العلماء هيئة اجتماعية ترمى إلى نشر الثقافة والدين وبعث الحياة الدينية فى المسلمين وإنهاض الفئة الإسلامية وتقويتها وتزويدهم بما هم مواجهوه ومصادموه من أباطيل العصر وجحد الجاحدين العصريين حتى يستطيعوا أن ينصروا الفضيلة وينشروها ويعيدوا للإسلام سابق مجده ويصبحوا (فتية آمنوا بربهم وزدناهم هدى)۔

كانت أحوال الهند فى عصور الحكم الإنجليزى سيئة لحد عظيم وخطرة لدرجة مدهشة وكان يخاف على حياة الإسلام للحملة القوية التى يحملها الطاغوت ورجاله ولخذلان الذين يقولون لأنفسهم رجال الإسلام فى المعركة القاسية الشديدة فكانت الحاجة جداً شديدة الى جهود قوية جبارة والى علم وحكمة وقوة (والحكمة ضالة المؤمن أنّى وجدها نهو أحق بها)

فقام علماء الإسلام واجتمعوا فى كانپور وفكروا فى ذلك الامر فأنشأوا هيئة إسلامية أغراضها هى نفس ما قلت انفا ثم تولت هذه الهيئة إنشاء مدرسة تربي جيلا فتيا من المسلمين فتيا فى الاخلاق فتيا فى العقل فتيا فى عصره يجمع بين صلابة القديم وغزارته وبين رشاقة[1] الجديد وطرافته[2] ولا يكون مثل المحافظين الجامدين المتعنتين فلا يرقوا ولا يميلوا، ولا يكونوا مثل المتنورين[3] الجاحدين المتحللين[4] فلا يصلبوا ولا يقووا للدفاع.

أنشأت ندوة العلماء تلك المدرسة وسماها دار العلوم التابعة لندوة العلماء واستخدمتها فيما وضعت لها من خطط ورسمت لها من الطريق فأنبتها ربها نباتا حسنا وآتت أكلها ضعفين ونفعت المسلمين ما يعلم الله حقيقته وقدره.

وتقرر اول مدير لندوة العلماء، مولانا محمد على المونجيرى رحمه الله واتخذ أول عميد لدار علومها الشيخ حفيظ الله۔

وتخرج عليها جيل فتى قوى خدم الأمة الاسلامية خدمة يكاد لا يسبقها نظير ولا تزال تذكر فى المسلمين ولن يزال التاريخ يذكرها وثبت لدى الاذكياء من المسلمين أن ندوة العلماء ودار علومها ضرورة إسلامية جليلة من دون شك وهى حاجة الاسلام العظيمة.

اكتب ـ الموضوع :ـ جامعة دار العلوم في ديوبند.

العنوان :ـ دار العلوم القاسمية.

الافتتاح :ـ دار العلوم القاسمية مدرسة عظيمة تتوخى نشر الدين وتعليم الثقافة الدينية للمسلمين.

العناصر :ـ (١) تأثير التعليم الانجليزي في المسلمين وتباعدهم عن الاسلام (٢) حاجة المسلمين الى العلماء (٣) تفكير علماء الهند في أمر المسلمين (٤) مولانا محمد قاسم النانوتوي (٥) إنشاء دار العلوم (٦) مولانا محمود الحسن الديوبندي (٧) أول مديرلها وأول شيخ لها في الحديث (٨) أعمالها وإنتاجها.

الاختتام :ـ فوائدها وفضائلها.

ترجم الى اللغة العربيّة.

جب شیطان کے اثرات ان کے نفوس سے ڈھل گئے بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ ان کے نفوس کے اثرات ان کے نفوس سے زائل ہو گئے، نفسانیت کا خاتمہ ہو گیا اور وہ لوگ اپنے نفسوں کے ساتھ ویسا ہی برتاؤ کرنے لگے جیسا کہ وہ دوسروں سے کرتے تھے، دنیا میں

رہتے ہوئے مردانِ آخرت ـــ نقد سودے کے بازار میں آخرت کے قرض کو دنیا کے نقد پر ترجیح دینے والے بن گئے، نہ کسی مصیبت سے گھبراتے، نہ کسی نعمت پر اتراتے، فقر ان کی راہ میں رکاوٹ نہ بن سکتا، دولت سرکشی پیدا نہ کرسکتی، تجارت غافل نہ کرتی کسی طاقت سے نہ دبتے، اللہ کی زمین پر اکڑنے کا خیال بھی نہ آتا، بگاڑ اور تخریب کا وہم بھی نہ ہوسکتا تھا، لوگوں کے لئے میزانِ عدل تھے، وہ انصاف کے علم بردار تھے، اللہ تعالیٰ کے گواہ تھے، خواہ اپنے نفس کے خلاف گواہی دینی پڑے، خواہ والدین اور اعزا کے مخالف جانا پڑے، تو اللہ نے اپنی زمین کو ان کے قدموں میں ڈال دیا اور دنیا کو ان کے لئے مسخر کردیا وہ اس وقت اللہ کے دین کے داعی اور عالم کے محافظ بن گئے، رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ان کو اپنا جانشین بنایا اور آپ خود ٹھنڈی آنکھوں کے ساتھ رسالت اور اُمت کی طرف سے اطمینان لے کر رفیقِ اعلیٰ کی طرف سفر کر گئے۔

(مولانا ابوالحسن علی ندوی)

اکتب ـ الموضوع :ـ ضرورة طلب العلم درجة الطالب وأهميته.

العنوان :ـ طالب العلم

الافتتاح :ـ الطلبة فی كل أمة مناط رجائها وبذرة مستقبلها والاهل الذی علیه تقوم والی قیادتهم تحتاج.

العناصر :ـ (۱) العلم ضروری للإنسان فی جمیع شئون حیاته (۲) الجهالة

شر صفة للإنسان (٣) قد وصف النبي صلى الله عليه وسلم طالب العلم بصفات حسنة (٤) أحاديث (٥) فوائد العلم في الدنيا (٦) فوائد العلم في الدين (٧) أية صفات يجب أن يتحلى بها الطالب (٨) أية علوم يتلقاها (٩) طالب العلم والعلم في هذا العصر.

الاختتام:- يجب تكوين[1] الطلبة تكوينا صالحا وتغذيتهم غذاءً دسمًا[2] وإرشادهم إلى الصواب والطريق المستقيم.

انظر المثال .. ..

الدرس الحادي والعشرون

على بيان امرا واثبات فكرة

لماذا أتعلم اللغة العربية ـ المثال[١٨]

دخل الانجليز الهند في اوائل القرن السابع عشر الميلادي وفي مدة قليلة تدخلوا في سياسة البلاد وقد كانوا استولوا على الاقتصاد بتجارتهم الواسعة التي تمارسها شركتهم تدخلوا في سياسة البلاد حينما كانت ملوك الهند في أسوء حال، فقدوا القوة والمكانة العزيزة وأوغلوا[١] في المترفات[٢] يعيشون في النعيم حينما ترى الانجليز أمكر الأمم تستطيع أن تحتمل مالا يحتملها غيرها وتصبر على مايعجز عن الصبر فيه غيرها فبدأوا يؤثرون في السياسة ويتغلبون على ملوك الهند وانتهى ذلك إلى غلبتهم الكاملة على طول البلاد وعرضها ثم جاءوا بمناهج التعليم السامة وربّوا الجيل الناشئ على حب الدنيا والسخرية بالدين فلم يمض الإجزاءا من القرن حتى أصبح الشعب الهندي والمسلمون يهزؤن بالدين ويحبون الدنيا ومالها فكاد الدين يفقد سيطرته على

المسلمين فاحتاج إلى أبطال[1] ينقذونه من براثن[2] هؤلاء الأعداء وإذن أنشأ مفكرو الاسلام وعلماؤه مدارس العلم التى تعلم أبناء الامة الاسلامية الدين وتفقههم فى الشريعة وتربيهم على المعانى الدينية والهمم العالية فأقبل من الناس الذين يرون دينهم أغلى شئ على تعليم أبنائهم فى هذه المدارس۔

ولما قدرت على أن أرى رأيي واصمم مستقبلى تصميما عاقلاً فضلت الناحية الدينية وآثرت أن أكون رجلا مومنا لا ملحداً[3] أمائعا خليعًا[4] فتوجهت الى مدرسة عربية بعد ما استرضيت والدى على ذلك وكان فى أول الأمر لا يحبان لى الثقافة الدينية لانها لا تضمن لى مستقبل مادى عظيم وينويان بعثى الى مدرسة عصرية حتى يمكن لى ان أنال وظيفة عالية من وظائف الحكومة فلما أوضحت لهما أن النعم والثراء الذين قد يحصلان لى من التعليم العصرى ليسا بمنقذى من ويلات يوم القيامة غير أن علم الدين اذا عملت به سينقذنى من غضب الله وعذابه لأنى سأخشى الله اذ يقول الله تعالى (إنما يخشى الله من عباده العلمٰؤا) فلما شرحت لهم فوائد علم الدين اقتنعا وسمحالى فأنعم الله على اذ جمع لى حسنيين، حسنى التعليم الدينى وحسنى رضا ابوىّ والله يقول فى اكرام الوالدين (وان جاهداك على أن تشرك بى ما ليس لك به علم فلا تطعهما وصاحبهما فى الدنيا معروفا) (ولا تقل لهما أفّ ولا تنهرهما وقل لهما قولاً كريما)۔

فاستطعت أن أتعلم ما أشاء من علوم القرآن والسنة حتى أتغذى بالدين غذاءً كافيا وأتزود منه لی زاداً ينفعني في القبر ويوم القيامة (وللآخرة خيرٌ لك من الأولى) ولا شك في أن الدنيا كذلك تحصل لمن حصل له رضا الله وعلمه أما الآخرة فشك في أن تحصل لغير راغب فيها.

عناصر المقالة السابقة :-

الموضوع :- لماذا أتعلم اللغة العربية.

العنوان :- لماذا أتعلم اللغة العربية.

الافتتاح :- دخول الانجليز في الهند وتأثيرهم في الاقتصاد والسياسة ثم إساءتهم إلى الدين وتفكير علماء الاسلام في تعليم الدين وإقامتهم للمدارس.

العناصر :- (۱) لما بدأت أعقل الأشياء قضيت لنفسي التعليم الديني (۲) أبي على أبوي فأفهمتهما (۳) لماذا أبيا علي وماذا قلت لهما (٤) أرضيتهما.

الاختتام :- فاستطعت أن أتعلم ما أشاء من علوم الدين التي ستنفعني في الآخرة ولن تحرمني من الدنيا.

اكتب - الموضوع :- حاجة الطالب الديني الى توسيع علومه ومعارفه .

العنوان :- العلوم العصرية للطالب الديني .

الافتتاح :- انما العالم الديني هو أوسع الناس معرفة وأدق الناس نظرا وأعمق الناس حكمة لانه من قادة أمة عظيمة امة محمد صلى الله عليه وسلم .

العناصر :- (١) يحتاج العالم فى فهم أسرار القرآن والحديث وفى قيادة الأمة الى علوم ومعارف مختلفة (٢) يجب له أن يكون نظره دقيقا فى كل من السياسة والاقتصاد والاجتماع (٣) لكل ذلك يحتاج الى سعة الدراسات والمطالعات (٤) العلماء الذين لم تتسع دراساتهم لم يخرجوا من دوائر محددة ولم يسرحوا النظر فى الآفاق (٥) أمثلة من العلماء الذين ذخرت معارفهم واتسعت دراساتهم (٦) أعمالهم .

الاختتام :- ولما جمع العالم مع الدين علوما جمة ثم استخدمها فى نفع الدين أتى بأعمال جليلة .

الموضوع :- بيان فضيلة الاسلام وضرورته للانسان۔

العنوان :- دين الفطرة۔

الافتتاح :- ليس هذا العالم عبثا من غير نظام من الله مقدر قال الله تعالىٰ (أفحسبتم أنما خلقناكم عبثًا) الخ

العناصر :- (۱) فوضت الى الانسان الذى يحمل مشعل الحكمة الالٰهية ادارة هذا العالم (۲) لم تتحصل ولن تحصل هذه الحكمة الالٰهية للانسان الا من يد رسوله العظيم محمد (صلى الله عليه وسلم) (۳) الدستور الذى جاء به محمد صلى الله عليه وسلم هو دستور الحياة وقانون الكون (٤) وكلما سار الانسان مهملًا[1] هذا الدستور لزمته[2] الزلات والعثرات (٥) الاسلام قانون السلام وحكم غالية فى دقائق شؤون الحياة (٦) الاسلام حاجة الجميع، كتابه القرآن وزعيمه محمد صلى الله عليه وسلم ولا غنى لأحد من الناس عنه (۷) الاسلام دين الفطرة۔

الاختتام :- ولذلك يصلح لجميع الدهور وسائر الأعصار۔

الموضوع :- فضيلة المحبة بين الناس وضرورتها وحكمتها۔

العنوان :- المحبة۔

الافتتاح :- المحبة روح الوفاق والوئام(١) تقوم الوحدة بها و يجتمع الشمل۔

العناصر :- (١) قول الله تعالیٰ فیہا (٢) أقوال رسول الله صلی الله علیه وسلم (٣) تأثیرها فی الناس (٤) ماذا یحدث اذا فقدت المحبة (٥) البغضاء وآثارها المبغوضة (٦) ضرورة العالم للمحبة۔

الاختتام :- ان جمیع الحروب والمشاحنات(٢) التی تراها فی العالم هی لفقدان المحبة من قلوب الناس۔

التمرين ٦٨

الموضوع :- بیان فضیلة صلة الرحم وما ورد فیها من أمر ونهی فی ترکها۔

العنوان :- صلة الرحم۔

الافتتاح :- ﴿یایها الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس

واحدة وخلق منها زوجها وبث منهما رجالاً كثيراً ونساء واتقوا الله الذى تساءلون به والأرحام ان الله كان عليكم رقيباً) تشير الآية الى أن الرحم صلة قوية عظيمة۔

العناصر:- (۱) صلة الرحم صفة سامية (۲) تحريض النبى عليه السلام عليها (۳) ذكرها فى القرآن (٤) هى فى حياة الرسول عليه السلام (٥) فوائدها (٦) قبائح قطع الرحم۔

الاختتام:- قد حث الاسلام على كل خلق فاضل ولاشك ان المجتمع الانسانى لايستقيم بدون الأخلاق الفاضلة وطهارة النفس الانسانية وتزيينها وصلة الرحم للجمعية الانسانية كالطين فى بناء القصر۔

اكتب على عنوان:- المسجد   وموضوعها (ضرورة المسجد وأهميته لأعمال المسلمين)

الافتتاح:- المسجد بناء مخصص للعبادة كما لجميع الأديان أبنية مخصصة لعباداتهم غيران المسجد يختلف عن المعابد والصوامع[1]۔

العناصر:- (۱) لأن المسجد مركز جميع الأعمال التى تعقد وتشاور لخير المسلمين (۲) وانه لمركز لدينهم ودنياهم (۳) منه تصدر

الأمور ومنه تدار[1] (٤) وفيه يعبد الله (٥) كما أن جميع الاعمال التى تؤدى حسب أمر الله عبادة كذلك الاعمال التى هى من امر الله تدار فى المسجد (٦) للمسجد قيمة عظيمة فى الاسلام۔

الاختتام :۔ وكذلك مع الأسف هجر المسلمون المسجد ونُواحقه۔

التمرين (٧٠)

اكتب رسالة :۔ الى عميد مدرستك تطلب الرخصة واليك عناصرها وموضوعها۔

الابتداء :۔ ١٥۔ صدر بازار رائى بريلى۔ تحريرا فى . . . . . .

المقدمة :۔ حضرة صاحب العزة والسيادة فضيلة العميد لمدرسة . . . . المؤقر السلام عليكم ورحمة الله وبركاته۔

الافتتاح :۔ بعد تقديم جميع معانى الاحترام والاعظام أُخبر سيادتكم۔

الموضوع :۔ إن أمراً ما قد منعنى من أن أتوجه للحضور فى المدرسة فى الوقت المحدد (أو) ان بعض الشواغل القاسرة[2] حالت بينى وبين حضورى فى المدرسة اليوم فلا أُتمكن من الحضور يوم . . . رجاءً أن تسمحوا لى فى هذا الغياب۔

الاختتام :۔ ولكم منا جزيل الشكر والا متنان ولائق التحية۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ ۔

العاجز...... الطالب بالصف........

ترجمہ الی اللغۃ العربیۃ :-

علم بغیر یقین کے زبان کی ورزش ہے، دماغ کا تعیش اور دل کا نفاق، پیغمبروں نے اپنے ماننے والوں کو صحیح علم عطا کیا اور مضبوط یقین، انھوں نے جو کچھ جانا، اس کو مانا، پھر اپنے کو اس پر قربان کردیا، ان کے دماغ اس علم سے روشن ہوئے، اور ان کے دل اس یقین سے طاقت ور، ان کے یقین کے قصّے تاریخ میں پڑھئے، ان کے یقین کے نتائج اپنی گرد وپیش کی دُنیا میں دیکھئے۔

آج اگر یقین ہوتا تو بداخلاقی کیوں ہوتی؟ ظلم کیوں پھیلتا، رشوت کا بازار کیوں گرم ہوتا، کیا یہ تمام خرابیاں اس لئے ہیں کہ علم نہیں، لوگوں کو معلوم نہیں کہ چوری جُرم ہے؟ رشوت حرام ہے، گرہ کٹی بداخلاقی ہے؟ یہ کون کہہ سکتا ہے؟ ہم تو دیکھتے ہیں کہ جہاں علم زیادہ ہے وہاں خرابیاں بھی زیادہ ہیں، جو لوگ رشوت کی برائی پر کتاب لکھ سکتے ہیں اور اس کی تاریخ مُرتب کرسکتے ہیں، وہ زیادہ رشوت لیتے ہیں، جو چوری کی خرابی سے اور اس کے انجام سے زیادہ واقف ہیں وہ چوری زیادہ کرتے ہیں، گرہ کٹوں کو دیکھئے ان میں بہت سے ایسے ملیں گے جو گرہ کٹی کے الزام میں کئی کئی بار سزا بھگتے ہوئے ہوتے ہیں، کیا ان سے زیادہ کوئی گرہ کٹی کے انجام اور سزا سے واقف ہوگا، اگر صرف علم کافی ہوتا تو چوری کی سزا

ے بعد چوری چھٹ جاتی اور ایک بار جرم کرنے کے بعد اور سزا بھگتنے کے بعد کوئی دوبارہ
م نہ کرتا لیکن ایسا نہیں ہو رہا ہے معلوم ہوا کہ علم تنہا کافی نہیں۔

(پیام انسانیت)

تب علی عنوان : القرآن کتاب اللہ ، وموضوعها رابداء
جمال القرآن ومکانته)

فتتاح :- القرآن کتاب معجزٌ دون شك۔

عناصر:- القرآن کامل فی جمیع النواحی (۲) فیہ أدب عظیم معجز
(۳) وبلاغة وتعبیر (٤) وحجة وبرهان (٥) وحکم وحقائق (۲)
وقد بارز القرآن الأدباء فلم ینهضوا (۷) وان ادباء العرب وان کانوا
غیر مسلمین لیعترفون بسمو القرآن وبلاغته۔

ختتام :- انه کتاب اللہ هولم یتغیر ولم یتعطل ولم یزل۔

الدّرس الثانی والعشرون

الخاطرة

هكذا يفهمون الاسلام فى الغرب ـــ المثال (۱۹)

دعيت لالقاء محاضرة عن الاسلام فى كنيسة فرجينيا (۱) فوقف القسيس
الشاب فقدمنى للحاضرين بقوله : لن اقدم لكم المحاضر فان ذلك
سيتولاه غيرى، أما أنا فأقدم لكم دين المحاضر، ان دين قسيسنا
المحاضر اليوم هو الاسلام، ونبى الاسلام هو محمدؐ وحين جاء محمدؐ كان
فى الجزيرة العربية ثمانية عشر الها يعبد ، احدها اسمه (ALLAHY) الله
فاختار محمّد هذا (ALLAHY) وجعله الاله الوحيد الذى يعبد !!
وقد استغرب الحاضرون حين قلت لهم انى لست قسيسًا لانه
ليس فى الاسلام رهبنة ولا قسوسة (۲) وضحكوا حين قلت لهم ان المعلومات
التى قالها القسيس عن الاسلام أسمعها انا اليوم لأول مرة !! وما لبثوا
حين حدثتهم عن الاسلام أن أبدوا (۳) دهشتهم وإعجابهم (۴) بالذى

سمعوه، وحرصوا على مصافحتي بعد المحاضرة في عاطفة تأثرت بها، وطالبني كثير منهم بنسخ من ترجمة معاني القرآن بالانجليزية

هكذا يفهم الاسلام هناك ..... وهكذا يعرض ... فكيف بالله يحاسب هؤلاء على كفرهم به؟ وكيف محاسبهم اذا نظروا الى المسلمين ثم راكما ينظرون؟

ثم ماذا يقول المسلمون لله يوم القيامة حين يسألهم عن أمانة تبليغ الدعوة للناس كافة ..... بعد أن يسألهم — طبعاً[1] — عن أمانة الاسلام في أنفسهم وفي أوضاعهم؟؟!

ألا ما أثقل الحمل وما أرهب الحساب!!

(سعيد رمضان في المسلمون)

گزشتہ صفحہ پر جو قطعہ آپ نے پڑھا اس کو خاطرہ کہتے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی واقعہ یا کوئی بات دیکھ کر جب ذہن اس کے مفید یا مضر پہلو پر غور کرے اور اس سے دل و دماغ پر جب کچھ تاثر ہو اس کو قلم بند کر لیا جائے اگر عبارت صاف صحیح اور بے تکلف ہوگی تو اس سے طاقت و تاثیر مفقود نہ ہوگی اور کاتب السطور کا تاثر قارئین تک منتقل ہو سکے گا۔

خاطرہ کے تجزیۂ و تحلیل سے آپ کو صرف دو عنصر ملیں گے، پہلا عنصر تو اس بات کا یا اس واقعہ کا ذکر جو کہ خاطرہ کا سبب بنا، دوسرے اس پر اپنا تأثر اور خیال۔

آپ کی زندگی اور آپ کے مشاہدے میں جو واقعات اور امور پیش آتے رہتے ہیں ان میں سے کسی نئی بات کو لے لیجئے اور یکسو ہو کر اس پر غور کیجئے اور ذہن و قلب کو اس سے اثر لینے دیجئے، پھر صفحہ ڈیڑھ صفحہ میں اس کو پیش کیجئے۔

مثال کے لئے دیا ہوا خاطرہ نظر کے سامنے رکھئے۔

اكتب على عنوان : الأدب مع الدين و موضوعها رأهمية الأدب لخدمة الدين)

الافتتاح :- الأدب كذلك أداة كبيرة لخدمة الدين.

العناصر :- (۱) الأدب خير وسيلة للوعظ والاقناع (۲) وانه لناجع في دحض الباطل ونشر الخير (۳) و قد سلك القرآن هذا الطريق (٤) وكم نجح الأدباء في هذا الغرض.

الاختتام :- فلنقرأ الأدب لخدمة الدين.

الدَّرسُ الثَّالِثُ والعِشرُونَ

على المذكرات او اليوميات

ايام فى القطر المصرى ـــ المثال (۲)

يوم الاثنين ۲۴/۷/۵۷ء

اليوم يوم شم النسيم، وهو عيد مصر المعروف، وهو كعيد (بسنت) ويوم الربيع عند الهنادك فى بلادنا و "النوروز" فى ايران، وهو اليوم الذى يخلع الشعب فيه أعذاره ويجن باللهو والمجون، ورأينا الناس يتوجهون الى النيل زرافات (۱) ووحدانا، ويقصدون الحدائق العامة رجالًا ونساءًا، ويطرح كثير منهم الحشمة فى هذا اليوم يثور على التقاليد فى الأوضاع، وكثيرا ما تشم رائحة الخمر۔

ذهبت الى مطبع الحاج حلمى المنيا وى وصححت تجارب كتاب "شاعر الاسلام الدكتور محمد اقبال" وفاجأنا فى محلنا الشيخ احمد الشرباصى بمقدمات مقالاتى التى طلبتها منه أمس، ولم اكن انتظر انه سيتمها فى يوم واحد، فكان السرور عظيما، واذا هذه الخلاصات

بليغة مركزة، فصيحة العبارة تتجاوب مع المقالات ومقاصدها، ولاشك ان الشيخ الشرباصى عجيب فى سرعة الخاطر وارتجال الكتابة ورشاقة العبارة.

يوم الجمعة ۲۸/۷/۷۰ھ ٤/٥/٥١م

زارنا فضيلة الشيخ محمد صبرى عابدين فى محلنا، وقد تكرم بالزيارة مرتين وخرجنا معه الى جامع الظاهر بيبرس الجاشنكيز والشيخ يستعرض التاريخ فى الطريق، ويذكر تاريخ المبانى والجوامع التى يمر بها، ومنها زاوية "السلطان صلاح الدين" التى كان كبار المشائخ والعلماء يتنافسون فى تولى الشياخة فيها لعظم الأوقاف التى تشتمل عليها هذه الزاوية، ووصلنا الجامع وصلينا الجمعة فيه، وهذا هو الجامع الذى كان الامام السيوطى يتولى الاشراف على أوقافه، وامتنع مرة عن دفع ريع[۲] الاوقاف الى الرجال الذين لايشتغلون بالعلم والذكر حسب شروط الواقف ويقضون أوقاتهم فى البطالة[۳] .... فثار[۴] عليه اولئك وألقوه فى ميضاة فى وسط الجامع ولم يخرج الابمشقة، واجتمعنا بعد الصلاة بالشيخ تمام النقشبندى، وهو خليفة الشيخ محمد امين البغدادى أحد كبار المشائخ النقشبندية فى مصر، والذين يرجع اليهم الفضل فى انتشار هذه الطريقة فى هذه الديار وصادفنا هنالك صديقنا محمد رشاد الذى يتردد كثيرا الى الشيخ.

يوم السبت ۲۹/۷/۷۰ھ ـــــ ۵/۵/۵۱م

ذهبنا بعد الظهر الى حلوان، وعندنا فضيلة الشيخ حسنين محمد مخلوف، وصادفنا صديقنا الشيخ أحمد الشرباصى، ومن بيت فضيلة الشيخ توجهنا لزيارة الاستاذ سيد قطب فقد طال العهد بزيارته وكنا قد نسينا عنوانه فى البيت فلم نهتد إليه على كثرة السؤال وكثرة الدوران فرجعنا الى القاهرة.

يوم الاحد ۳۰/۷/۷۰ھ ـــــ ۶/۵/۵۱م

ووصلنا الى الجيزة وقابلنا الدكتور محمد يوسف موسى، وكانت مقابلته غاية هذه الرحلة الشاقة وثمرتها، وتحدث عن كتابى الماثل للطبع "الى الاسلام من جديد" وقال لعل الوحدة[1] التى تربط هذه المقالات والمحاضرات المكتوبة فى ظروف مختلفة ومناسبات مختلفة هى إعادة الثقة الى نفوس المسلمين بدينهم ورسالتهم، قلت: نعم، وعجبت من حسن ملاحظة الدكتور وسلامة تفكيره.

يوم الاربعاء ۳/۸/۷۰ھ ـــــ ۹/۵/۵۱م

ذهبنا اليوم الى سماحة المفتى السيد أمين الحسينى فى شارع محمد على بمصر الجديدة، وتغدينا مع سماحته مع جماعة من الضيوف الكرام وكان الغداء شهيا ناخراً أقرب الى ذوقنا الهندى، وكان حديث سماحة المفتى علينا رقيقا كعادته فكان ذلك يزيد فى الانس و اللذة (يوميات سائح)

یہ اوپر گزرا ہوا قطعہ ڈائری کا ایک نمونہ ہے جس کو عربی میں مذکرات کہتے ہیں اس
میں دن بھر کے وہ واقعات و حالات درج کئے جاتے ہیں، جو نئے ہوتے ہیں اور ہر وقت
اور ہر روز نہیں پیش آتے۔

مذکرات میں دن بھر میں پیش آنے والی ہر بات لکھی جا سکتی ہے لیکن مذکرات وقیع
اسی وقت ہو سکتی ہے جب صرف ان حالات وکوائف وحوادث کا ذکر کیا جائے جن
میں افادیت یا جدت ہو۔ آپ بھی ڈیڑھ دو صفحوں میں اپنا روزنامچہ لکھئے۔

التمرين ٧٦

اكتب - الموضوع :- عن الجامع الأزهر بمصر.

العنوان :- الجامع الأزهر.

الافتتاح :- الجامع الازهر لجامعة كبيرة عظيمة عالمية تخرج علما
في الدين الاسلامي في عدد ضخم يكفل للعالم ضرورته في الارشا
والتعليم والتبليغ.

العناصر :- (١) أنشأته الدولة الفاطمية قبل ألف سنة (٢) نهـ
أقدم مدرسة جامعة (٣) وكان قصدهم بانشائه نشر الديان
الاسماعيلية وتدعيم أسسها في المسلمين (٤) لكنه تحول

من هذه النزعة الى نزعة أهل السنة (٥) طرق التعليم فيه (٦) مواد التعليم (٧) الازهر القديم والجديد (٨) كبره وعدد الطلبة والأساتذة فيه (٩) هيئته وادارته (١٠) مركزه فى العالم۔

التمرين ٧٧

اكتب ۔ الموضوع :۔ عن حياة الشاة ولى الله الدهلوى۔

العنوان :۔ الشيخ حجة الاسلام ولى الله الدهلوى۔

الافتتاح :۔ إمام فى بيان أسرار الشريعة حجة الله فى الهند ومجدد عظيم لدينه فى هذا البلاد۔

العناصر :۔ (١) لقد قلب الاوضاع الفاسدة وأقام بناء العلم الدينى والمعرفة الاسلامية (٢) ولادته ونشأته (٣) حالة الهند عند نهوضه (٤) منشوده[1] وأهدافه (٥) المقاومة التى تلقاها (٦) علماء الدين فى الهند فى زمانه (٧) طرق دعوته وعمله (٨) انتاجه (٩) هو بعد حياته۔

اكتب ۔ الموضوع :۔ منزلة الرسول عليه الصلاة والسلام۔

العنوان :- رسول الهدی والسلام۔

الافتتاح :- بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والعالم علی احر من شدۃ الانتظار لمثل شخصیتہ العالمیۃ العظیمۃ التی لامثیل لها فی الناس۔

العناصر :- (۱) احوال البلاد زمن بعثتہ (۲) الهدایۃ والنصرانیۃ الصحیحۃ فی ذلك الزمان (۳) الیهود والأمم الأخری (٤) فساد المجتمعات وانحطاطها (۵) ظلم وجور واستبداد وظلام (٦) انبثاق نور الاسلام (۷) سیرۃ الرسول علیہ السلام (۸) دعوتہ وعملہ (۹) التغیر والانقلاب (۱۰) الراحۃ والطمأنینۃ (۱۱) الاسلام والحیاۃ (۱۲) فالرسول سراج منیر الدنیا وأهلها۔

ڈیڑھ صفحہ میں خاطرہ لکھئے لیکن تعلیق وتبصرہ کے لئے کسی مؤثر بات کا انتخاب کیجئے اور پھر اس پر قلب وذہن کی دل جمعی کے ساتھ اچھی اور فصیح عبارت میں خاطرہ تیار کیجئے۔

ترجم الی اللغۃ العربیۃ :-

ترکستان و خراسان و کابل کے طالب علم پہلے بھی ہندوستان کے عربی مدرسوں میں پڑھنے آتے تھے مگر چونکہ ان مدرسوں میں ہندستانی زبان کی ادبی تعلیم کا شوق نہ تھا، اس لئے وہاں کے طالب علم بول چال کی زبان تو سیکھ لیتے تھے، لیکن اس زبان میں لکھنے پڑھنے سے عاری رہتے تھے، لیکن دارالعلوم ندوہ اور جامعہ ملیہ نے چونکہ تعلیمی مضامین میں اس کی اہمیت بھی رکھی ہے، اس لئے اس کے نتیجے سامنے ہیں، ندوہ میں مولوی عبدالرحمٰن صاحب کاشغری نے اُردو ضرب الامثال پر بہت سے مضامین لکھے ہیں اور مثل مادری زبان کے اس کو بولتے ہیں، جامعہ میں چین کے بدرالدین نے اُردو زبان ایسی سیکھی کہ چین کے مسلمانوں پر خود اپنے قلم سے کتاب لکھی ہے اور جو دارالمصنفین میں چھپی ہے، ابھی میرے پاس ختن کے ایک ندوی طالب علم کا خط آیا تھا جس کو پڑھ کر مجھے حیرت ہوئی۔ ندوہ کے ایک جاوی طالب علم عدنان نے اتنی اردو سیکھ لی ہے کہ میرے رسالہ "رسول وحدت" کا جاوی میں ترجمہ کیا اور اب "خطبات مدراس" کا ترجمہ کر رہا ہے، محمد حسن مالدیپی، مالدیپ کے رہنے والے ہیں، ندوہ سے پچھلے سال فراغت پائی، اردو خوب سیکھ لی، ابھی چند دن ہوئے مالدیپ سے ان کا اردو خط آیا سوماترہ کا ایک نوجوان محمد صابر ندوہ میں ہے جو ایسی اردو جانتا ہے کہ اردو کتابوں اور رسالوں کا ترجمہ اپنی زبان میں کر لیتا ہے۔

(نقوش سلیمانی ص ۱۱۹)

اكتب على عنوان : "إماطة الأذى عن الطريق"

(۱) انها واجب انسانی وفریضة خُلُقیة۔
(۲) فائدتها وضرورتها۔
(۳) فضیلتها کما جاء فی الحدیث الشریف۔

اکتب علی عنوان۔ "الحیاء"

(۱) انه خلّة کریمة (۲) محاسنه
(۳) ماجاء عنه فی الحدیث الشریف۔
(۴) انه ضرورة لکل کریم۔

اکتب علی عنوان۔ "محمد بن القاسم الثقفی"

(۱) ومن هو محمّد بن القاسم۔
(۲) أین ولد وترقّی۔
(۳) کیف قضی حیاته۔
(۴) متی توفی۔
(۵) فضله۔

اكتب على عنوان "وقعة بدر"

١ انها غزوة ذات أهمية تاريخية.

٢ متى وقعت؟ ٣ وسبب وقوعها؟

٤ كيف انتهت ٥ أثرها

اكتب على عنوان - "حفلة تاريخية شهدتها"

١ .. .. ٢ .. ..

٣ .. .. ٤ .. ..

التمرين ٨٦

اكتب على عنوان - "كيف يمكن إصلاح فساد المسلمين"

١ هل المسلمون فى فسادهم ٢ ماهو فسادهم

٣ طرق الاصلاح المختلفة

٤ أنجع[1] دواء لدائهم -

اكتب على عنوان: "الحكم الاسلامي" في عهد سيدنا أبي بكر رضي الله عنه.

① عهد سيدنا أبي بكرؓ. ② خلافته.

③ طريقة حكمه. ④ فضائلها وإسلاميتها.

التمرين ٨٨

اكتب على عنوان: "الاخوة الاسلامية"

① انها لحاجة المسلمين الشديدة ② رقيهم في الزمن الغابر بسببها

③ وانحطاطهم في الزمن الحاضر لفقدانها ④ فوائدها.

اكتب "خاطرة" ______

اكتب: "أيًّا مَا شئتَ في ثلاث صفحات"

الباب الخامس

الذیل

تعریف الخطأ والصّواب

عربی انشا کے صحیح لکھنے میں ہمارے ہندوستانی عربی دان طبقہ کو اچھی خاصی دشواری ہوتی ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک تو ہمارے عربی مدارس نے اپنے نصاب میں ادب و انشا کو معقول جگہ نہیں دی۔ ان میں عرصۂ دراز تک ادب کے نام سے وہ کتابیں پڑھائی گئیں جو فنی حیثیت سے ادب کی خدمت کم لغت کی خدمت زیادہ کرتی تھیں جس کے نتیجہ میں لغت و مفردات کے بڑے بڑے فاضل تو پیدا ہوئے لیکن انشا و کتابت کے مشاق بہت شاذ و نادر پیدا ہو سکے۔

دوسری وجہ یہ ہوئی کہ عربی زبان کے بہت سے الفاظ فارسی کے راستے سے اور کچھ براہ راست اردو میں پہونچے، ان میں سے اکثر الفاظ کی صرف زبان ہی نہیں بدلی بلکہ ان کے معنی اور محل استعمال بھی بدل گئے اور وہ اپنے متغیرہ معنوں میں اردو داں طبقے کے لوگ زبان بھی بن گئے، اب وہ جب ان معنوں کو عربی میں قلم بند کرنا چاہتے ہیں تو بلا ارادہ

اُردو الفاظ استعمال ہونے لگتے ہیں اور لکھنے والوں کو معنوں کا تغیر محسوس نہیں ہوتا، اس فرق کو دقیق نظر سے ہی دیکھا جاسکتا ہے، اس بات کو دیکھ کر عرب، ہندوستانی عربی کو استخفاف کی نظر سے دیکھتے ہیں۔

تیسری وجہ یہ ہے کہ ہمارے عربی مدارس میں صرف ونحو وبلاغت تو خوب پڑھائی جاتی ہے لیکن ان کی تطبیق اور تمرین نہیں کرائی جاتی جس کی وجہ سے وہاں کا فاضل وعالم بحث ومذاکرہ کے موقع پر مسائل پر عبور کا پورا ثبوت دیتا ہے لیکن ان پر خود عمل کرنے سے قاصر رہتا ہے۔

ان علتوں میں سے پہلی علت کا علاج یہ ہے کہ یا تو مدارس عربیہ کے نصاب میں ادب و انشاء کو اس کی جگہ دی جائے ورنہ کم ازکم طلباء خود ذاتی طور پر ادب کا مطالعہ اور انشاء کی مشق کریں، مطالعہ کے لئے حسب ذیل ادباء کی کتابوں کا مطالعہ مفید ہوگا۔

مصطفیٰ لطفی المنفلوطیؒ (مصر) مصطفیٰ صادق الرافعیؒ (مصر) کرد علیؒ (شام)، الامیر شکیب ارسلانؒ (لبنان) احمد حسن الزیات (مصر) مصطفیٰ السباعی (شام) مسعود الندوی (پاکستان) ابوالحسن علی الندوی (ہندوستان) علی الطنطاوی (سوریا) محمد الغزالی (مصر)

اس کے علاوہ چند کتب ادب کی لکھی جاتی ہیں:۔

علی ھامش السیرۃ الوعد الحق۔ الأیام۔ المعذبون فی الأرض مرآۃ الاسلام (طٰہٰ حسین) عبقریۃ الصدیق۔ عبقریۃ عمر۔ عبقریۃ محمد۔ الصدیقہ بنت الصدیق (لعباس العقاد) تذکرۃ الدعاۃ (لبھی الحولی)

الاسلام علی مفترق الطرق (لمحمد اسد) الاسلام حائر بین أهله
(عبد اللہ السمان) الانسان بین المادیۃ والاسلام (لمحمد قطب) حیاتی
فجر الاسلام ویوم الاسلام وزعماء الاصلاح (لأحمد أمین)
اس کے علاوہ عربی رسائل واخبارات کا مطالعہ بھی ضروری ہے، بعض پرچوں
کے نام لکھے جاتے ہیں۔
ماہانہ:۔ المسلمون، مجلۃ الحج (مکۃ المکرمۃ) مجلۃ الأزهر
(مصر) التمدن الاسلامی (دمشق) لواء الاسلام (مصر) البعث الاسلامی (لکھنؤ)
اخبار:۔ الرائد (ندوۃ العلماء لکھنؤ) البلاد (جدۃ) الندوۃ
(مکۃ المکرمۃ)
روزنامے:۔ البلاد السعودیہ (مکۃ المکرمۃ) الهدف
(بیروت) الاهرام (مصر) وغیرہ۔
دوسری علت کا مداوا یہ ہے کہ عربی لکھنے بولنے کی مشق کی جائے اور ہر اس لفظ
کے استعمال میں احتیاط برتی جائے جو اُردو میں بھی مستعمل ہو اور اس کو وقت تک استعمال
کیا جائے، جب تک کسی معجم سے توثیق نہ کرلی جائے، مثلاً چند الفاظ لکھے جاتے ہیں ان
میں ہندوستانی عربی داں غلطی کرتے ہیں۔

نمبر شمار	الفاظ	اردو معنی	عربی معنی
۱	صداقة	سچائی	دوستی
۲	ملازم	نوکر	ساتھ ساتھ رہنے والا
۳	میدان	ہر میدان	صرف مقابلہ اور گھوڑ دوڑ کا میدان
۴	غریب	بے زر	پردیسی
۵	فقیر	بھیک مانگنے والا	بے زر
۶	خط	مراسلت	لکیر یا رسم خط
۷	رسالة	مضامین و مقالات کی ماہانہ کتاب	خط یا پیغام یا کتابچہ
۸	تقریر	تقریر۔ خطبہ	عائد کرنا یا مقرر کرنا، رپورٹ
۹	بحر	.. ..	سمندر
۱۰	نھر	.. ..	دریا
۱۱	ملك	سلطنت	ملکیت کی چیز
۱۲	قتل	ہتھیار سے مارنا	کسی طرح سے زندگی ختم کر دینا
۱۳	مکتب	پرائمری مدرسہ	دفتر
۱۴	محکمة	شعبۂ حکومت	کچہری
۱۵	الزام	جرم قرار دینا	عائد کرنا، یا پابند کرنا
۱۶	لسان	زبان، الفاظ کی بھی اور منہ کی بھی	زبان منہ کی زیادہ تر
۱۷	حدیث	صرف حدیث نبوی	ہر گفتگو۔ بات
۱۸	اعلان	منادی، اشتہار	اظہار، اشتہار

نمبر شمار	الفاظ	اردو معنی	عربی معنی
۱۹	احسان	کسی کے ساتھ سلوک کرنا	کوئی بھی کام خوبی سے کرنا اور حسن معاملہ
۲۰	مضمون	مقالہ	مواد، ضمانت شدہ
۲۱	طبیعۃ	طبیعت	فطرت
۲۲	مزاج	مزاج	اخلاط اربعہ کا عمل
۲۳	مقدمۃ	کچہری میں لے جایا جانے والا معاملہ	ہر آگے دی ہوئی یا پیش کی ہوئی چیز
۲۴	وکیل	کچہری میں بحث کرنے والا	ایجنٹ، ذمہ داری لینے والا
۲۵	حکم	آمرانہ قول	فیصلہ یا حکومت کرنا۔
۲۶	مشکل	دشوار	پیچیدہ اور مبہم
۲۷	عورۃ	صنف نازک	آڑ، چھپانے کی چیز
۲۸	اخبار	رسالہ کی بڑی قسم	خبریں
۲۹	استقلال	مستقل مزاجی	آزادی
۳۰	شعر	شعر و شعر	جنس شعر
۳۱	مصراع	شعر کے دو جزوں میں سے ایک جز	دروازے کا پٹ
۳۲	ادب	مشکل یا دلچسپ عبارت و تحریر	فائدہ مند حقائق کی بلیغ عبارتیں عکاسی
۳۳	اسباب	سامان	سبب کی جمع
۳۴	اصول	مسئلہ کا بنیادی نقطہ نظر	اصل کی جمع اصل معنی درخت کا تنہ
۳۵	نشر	ریڈیو پر کچھ نشر کرنا	چھاپ کر پھیلانا
۳۶	اشاعۃ	چھاپ کر پھیلانا	افواہ اڑانا

نمبر شمار	الفاظ	اُردو معنی	عربی معنی
۳۷	قیام	سکونت	اٹھ جانا یا رک جانا
۳۸	مشغول	منہمک	کام سے وابستہ
۳۹	شرافۃ	انسانیت	عزت، بزرگی
۴۰	عزۃ	احترام	بلند مقامی
۴۱	خراب	بگڑا ہوا، نادرست	اُجاڑ
۴۲	تعمیر	عمارت سازی	آبادکاری بھی
۴۳	فکر	پریشانی	ذہن
۴۴	حافظۃ	یاد رکھنے کی طاقت	پیسے رکھنے کا بٹوہ
۴۵	حُسن	خوب صورتی	اچھائی، عمدگی
۴۶	لغۃ	الفاظ کے معنی دیکھنے کی کتاب	زبان
۴۷	درجۃ	تعلیم کی کوئی ایک سالانہ منزل	ایک درجہ۔ زینہ
۴۸	مھتمم	مدرسہ کا منتظم وافسر	
۴۹	ناظم	″ ″ یا افسرِ اعلیٰ	شعر کہنے والا یا موتی پرونے والا
۵۰	عمارۃ	در و دیوار کا کوئی مجسمہ	
۵۱	معاملۃ	بات، واقعہ	آپس کا عملی تعلق
۵۲	معیار	کام کا درجہ و مقدار	پیمانہ
۵۳	وجہ	سبب	چہرہ، سمت
۵۴	مطلب	مراد	مقصود و مطلوب

نمبر شمار	الفاظ	اردو معنی	عربی معنی
۵۵	جلسة	اجتماع	ایک نشست
۵۶	جلوس	اجتماعی طور پر کہیں سے گزرنا	بیٹھنا
۵۷	شراب	حرام مشروب	کوئی بھی مشروب
۵۸	مجتمع	بھیڑ	اکیڈمی، انجمن
۵۹	مذهب	دین و مذہب	مسلک، طریقہ
۶۰	مفهوم	معنیٰ و مطلب	سمجھا ہوا، جو سمجھا جا سکے
۶۱	مولانا	بزرگ و عالم	ہمارے آقا
۶۲	شكاية	چغلی	اظہارِ تکلیف یا احساسِ تکلیف
۶۳	إجازة	کسی کام کے لئے اظہارِ مرضی	رخصت، جواز
۶۴	سند	فراغت کا تصدیقی کاغذ	پشتہ، ٹیک
۶۵	خزانة	مال و دولت کا دفینہ	ذخیرہ اور الماری
۶۶	مخالفة	کسی کے خلاف کام کرنا	ایک کام چھوڑ کر دوسرا کام کرنا
۶۷	أمن	امن و امان	سلامتی و حفاظت
۶۸	ضد	شدتِ اصرار	خلاف
۶۹	إسراف	فضول خرچی	کسی کام میں غلو اور زیادتی
۷۰	متين	سنجیدہ	مضبوط

مذکورہ بالا الفاظ کی صحیح عربی حسب ذیل ہے :-

(۱) الصدق (۲) الخادم (چھوٹے کاموں کے لیے) المؤظف (اداروں یا محکموں کے لئے) (۳) الساحۃ (۴) الفقیر (۵) السائل، الصُّعلوك (۶) الکتاب، الرسالۃ (۷) المجلۃ (۸) المحاضرۃ، الخطبۃ (۹) القناۃ (۱۰) الجدول (۱۱) القطر، المملکۃ (۱۲) الاغتیال (۱۳) المدرسۃ الابتدائیۃ۔ الکُتّاب (۱۴) المصلحۃ الدائرۃ (۱۵) تھمۃ (۱۶) اللغۃ (۱۷) الحدیث (۱۸) الاعلام (۱۹) الجمیل الانعام، الافضال (۲۰) المقالۃ (۲۱) النفس، الحال (۲۲) الصحۃ (۲۳) القضیۃ (۲۴) المحامی (۲۵) الأمر (۲۶) صعب (۲۷) المرأۃ۔ الحریم (۲۸) الجریدۃ (۲۹) الأناۃ (۳۰) بیت، بیتان، أبیات (۳۱) شطر (۳۲) النثر الفنّی (۳۳) الحوائج، الأمتعۃ (۳۴) مبدأ، مبادئ (۳۵) إذاعۃ (۳۶) نشر (۳۷) الاقامۃ (۳۸) منھمك (۳۹) الکرامۃ، الشرف (۴۰) الاحترام (۴۱) الفاسد (۴۲) البناء (۴۳) العمر (۴۴) الذاکرۃ (۴۵) الجمال (۴۶) المعجم (۴۷) الصف (۴۸) العمید (۴۹) المدیر (۵۰) المبنی (۵۱) الامر (۵۲) المستوی (۵۳) السبب (۵۴) المعنی، المراد (۵۵) الحفلۃ (۵۶) الموکب (۵۷) الخمر (۵۸) الجمع (۵۹) الدین، الدیانۃ (۶۰) المعنی، المغزی (۶۱) الشیخ (۶۲) الوشایۃ (۶۳) الاذن (۶۴) الشھادۃ (۶۵) الکنز (۶۶) المعارضۃ (۶۷) السلام (۶۸) اللجاجۃ (۶۹) التبذیر (۷۰) الوقور۔

ان الفاظ کے علاوہ اور بھی بہت سے الفاظ ہیں جن کا ذکر کرنا امر طائل ہے اس لیے کثرتِ مطالعہ اور احتیاط سے کام لینا ضروری ہے، مذکورہ بالا الفاظ مثال کے طور پر ان شاء اللہ کافی ثابت ہوں گے۔

تیسری علت کا علاج یہ ہے کہ صرف ونحو جس قدر پڑھی یا پڑھائی جائے کوشش کی جائے کہ وہ عملی ہو۔ اس سلسلہ میں جو تقصیرات عموماً ہوا کرتی ہیں وہ صلات کے استعمال میں افعال کے لزوم وتعدی میں اور افعال کے صحیح استعمال میں لزوم وتعدی اور صلات کے استعمال کے سلسلہ کی بعض غلطیاں ملاحظہ کیجئے :۔

جملہ	غلط	صحیح
میں نے زید سے کہا	قلت من زيد	قلت لزيد
میں نے استاد سے پڑھا	قرأت من الاستاذ	قرأت على الاستاذ
میں نے چاقو سے پھل کاٹا	قطعت الفاكهة من السكين	قطعت الفاكهة بالسكين
میں زید کے پاس گیا	ذهبت عند زيد	ذهبت الى زيد
میں مسجد پہونچا	بلغت المسجد	وصلت الى المسجد
زید کو خبر پہونچی	بلغ الخبر لزيد	بلغ الخبر زيداً
خالد نے مجھ پر بھروسہ کیا	اعتمد خالد على	وثق خالد بي
میں نے سالم سے بات کی	تكلمت من سالم	تكلمت مع سالم (یا) كلمت سالماً
" " "	تحدثت من سالم	تحدثت الى سالم (یا) حدثت سالماً
سالم نے خالد کو اجازت دی	اذن خالد سالماً	اذن خالد لسالم
زید نے ہندہ سے شادی کی	نكح زيد من هندة	تزوج زيد من هند
میں نے احمد کو ایک خط لکھا	كتبت احمد كتابا	كتبت الى احمد كتابا
اس کے سامنے پیش کیا	عرض أمامه	عرض عليه

جملہ	غلط	صحیح
ناصر بے ہوش ہوگیا	اغمی ناصر، غشی ناصر	اغمی علی ناصر، غشی علی ناصر
اس نے مجھ سے کتاب کے بارے میں پوچھا	سأل منی الکتاب	سألنی عن الکتاب
اس نے مجھ سے کتاب مانگی	سأل عنی الکتاب	سألنی الکتاب
ساجد نے اپنے باپ کو سلام کیا	سلم ساجد اباہ	سلم ساجد علی ابیہ رباحیٰ ساجد اباہ
تم نے مجھ کو مشورہ دیا	شاورتنی	اشرت علیّ
حاکم نے راشد پر ظلم کیا	ظلم حاکم علی الراشد	ظلم الحاکم راشداً
تم نے اپنے دوست کے ساتھ زیادتی کی	جنیت مع صدیقک	جنیت علی صدیقک

اب آپ چند مثالیں اسماء و افعال اور حروف کے استعمال میں غلطی کی دیکھئے۔

میرے باپ نے بازار جانے سے منع کیا ہے۔	منع ابی ذھاب السوق	نھی ابی من الذھاب الی السوق
میں نے تمھارا باغ دیکھا	نظرت حدیقتک	شاھدت حدیقتک زرت حدیقتک
میں نے خالد کو بازار میں دیکھا	نظرت الخالد فی السوق	رأیت خالداً فی السوق
میں نے تمھاری طرف دیکھا	نظرتک، رأیتک	نظرت الیک
آج جلسہ میں میں شریک رہا	شارکت الحفلۃ الیوم	شھدت الحفلۃ الیوم
میں نے تم کو پانی پلایا	اشربتک الماء	سقیتک الماء

صحیح	غلط	جملہ
سار القطار	مشی القطار	ریل چلی
لم تجر الربیّة	لم تمش الوبیّة	روپیہ نہیں چلا
لم تطر الطائرة	لم تمش الطیارة	ہوائی جہاز نہیں چلا
جاء الطبیب لعیادة المریض (یا) عاد الطبیب المریض	جاء الطبیب لرؤیة المریض	طبیب مریض کو دیکھنے آیا
وصف الوصفة (وصف)	کتب النسخة (جوّز)	اس نے نسخہ لکھا (تجویز کیا)
جس النبض	رأی النبض	اس نے نبض دیکھی
تجری السفینة فی النهر	تمشی السفینة فی البحر	دریا میں کشتی چلتی ہے
فقد خالد الکتاب	اضل خالد الکتاب	خالد نے کتاب کھو دی
یتعلم خالد مجتهدا	یقرأ خالد مجتهدا	خالد محنت سے پڑھتا ہے
قضی شریف علی العدو	اتم شریف عدوا	شریف نے دشمن کو ختم کر دیا
انحرفت صحة عمیر	خربت طبیعة عمیر	عمیر کی طبیعت خراب ہو گئی
عُدتُك	فعلت عیادتك	میں نے تمہاری عیادت کی
استخدمتَ خادمك الیوم	اخذت من خادمك العمل الیوم	تم نے آج نوکر سے کام لیا

چند جملے

(۱) اتصلت بك (۲) بلغني انك مسافر غدا (۳) أرى لزيد ان يستمر في عمله (۴) ألا تتفضل علي بالمجيئ (۵) شرفتني بقدومك (٦) لك ان تذهب (۷) عليك ان تجلس (۸) من الخير أن نبقى في البيت (۹) ما انس لا انس قوله (۱۰) كن خير آخذ (۱۱) ومما يزيد في صبرا وقوة (۱۲) اليك عني (۱۳) اجعل كلامك كله صدقا (۱۴) اتخذ من البيوت مخازن (۱۵) خلق الله الارض (۱۶) صنع العامل التة (۱۷) طبت حيا، طبت ميتا (۱۸) من الناس من يعبد الله على حرف (۱۹) اياك ان تقرب السم (۲۰) قد يأتي وقد لا يأتي (۲۱) الذى اريد ان اقوله لك (۲۲) لوانه فعل۔

مذکورہ جملوں میں خط کشیدہ اصل قابل توجہ ہیں، جملوں کا ترجمہ حسب ذیل ہے:۔
(۱) میں تم سے ملا (۲) مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم کل سفر کر رہے ہو (۳) زید کے لئے میں یہی مناسب سمجھتا ہوں کہ اپنے کام میں لگا رہے (۴) کیا آپ تشریف نہ لائیں گے (۵) آپ نے آکر میری عزت افزائی فرمائی (٦) تم جاسکتے ہو (۷) تم بیٹھو رہا، تم کو بیٹھنا چاہیے (۸) یہی بہتر ہے کہ ہم گھروں میں رہیں (۹) میں کچھ بھی بھول جاؤں اس کا کہنا نہ بھولوں گا (۱۰) آپ اچھا لینا لیجئے (۱۱) اور جو چیز میری برداشت اور طاقت کو بڑھاتی تھی (۱۲) مجھ سے دور ہو، مجھ سے الگ ہو (۱۳) اپنی پوری گفتگو سچی رکھو (۱۴) گھروں میں گودام بناؤ (۱۵) مزدور نے

اوزار بنایا (۱۶) آپ کی اچھی زندگی ہوئی اور اچھی موت (۱۷) بعض لوگ خدا کی عبادت کنارے کنارے سے کرتے ہیں (۱۸) دیکھو زہر کے پاس نہ جانا (۱۹) ہو سکتا ہے آئے، ہو سکتا ہے نہ آئے (۲۰) جو بات میں تم سے کہنا چاہتا ہوں (۲۱) اگر اس نے کر لیا ہوتا۔

کسی بھی زبان میں لکھنے بولنے کے لئے اس کے ادب کا مطالعہ ضروری ہوتا ہے جس کے ذریعے آدمی کو اسی زبان و ادب کا مخصوص طریقہ اور طرز گفتگو انداز اور ڈھنگ معلوم ہوتا ہے جس کی اتباع اور تقلید کر کے آدمی زبان میں اپنے مقصد کی صحیح وضاحت اور اپنی بات کی صحیح ادائیگی کر سکتا ہے، اسی لئے محض الفاظ و لغات کا ذخیرہ اکٹھا کر لینے سے اس مقصد میں کامیابی نہیں ہو سکتی، بلکہ اہل زبان کی ہر طرح کی تقریر و تحریر گفتگو و نگارش کا مطالعہ بھی ضروری ہے۔

قرآن و حدیث سے استفادہ کرتے ہوئے عربی کے قدیم ادب میں سے حسب ذیل کتب قابل مطالعہ و تقلید ہیں۔ مقدمہ ابن خلدون، روایات الاغانی کلیلہ و دمنہ اور ادب جدید میں ان اہل قلم کی تحریروں اور کتابوں کا مطالعہ بہتر ہوگا جن کا ذکر اسی باب کے شروع میں کیا جا چکا ہے۔

نماذج الانشاء

مقالات کتاب مصر والشام والهند

(والباکستان)

الشیخ مصطفیٰ لطفی المنفلوطیؒ۔ الدکتور احمد امینؒ والاستاذ سید قطب۔ والاستاذ أحمد حسن الزیات والشیخ علی الطنطاوی والاستاذ ابی الحسن علی الحسنی والاستاذ مسعود الندویؒ۔ والاستاذ محمد ناظم الندوی۔

اب یہاں سے مختلف ادبار کے مضامین دیئے جاتے ہیں ان میں آپ اسلوبوں کا فرق پائیں گے، اس کی وجہ ہر ادیب کا اپنا ادبی مسلک اور طریقہ ہے، آسانی کے لئے یوں سمجھ لیجئے کہ لکھنے کے تین طریقے ہیں، ایک علمی، دوسرا ادبی، تیسرا بسیط اور سادہ مجلسی۔

علمی طریقے پر لکھنے والے کو اپنی بات سمجھانا ہوتی ہے اس کے لئے وہ معنوی تقاضوں کا خیال رکھتا ہے اور جس عبارت یا جن الفاظ سے اس کی بات ثابت اور واضح ہوتی ہے وہ اختیار کرتا ہے اس میں قاری کی لطف ولذت مقصود نہیں ہوتی بلکہ اس کا فائدہ مقصود ہوتا ہے۔

دوسرے طریقے میں کاتب پڑھنے والے کے ذہن وذوق کی دلچسپی کو نظر انداز نہیں کرتا بلکہ ان کا لحاظ پہلے کرتا ہے، اگرچہ اس کی تحریر بھی افادی پہلو سے خالی نہیں بلکہ اس کی حامل ہوتی ہے۔

تیسرا طریقہ بے تکلف اور سادہ زبان کا طریقہ ہے، اس کی زبان وہ زبان ہوتی ہے جو صحیح اور فصیح ہونے کے ساتھ روزمرہ اور آپس میں بولی جا سکنے والی زبان ہو۔ یہ زبان واقعیت اور بے تکلفی کی حامل ہوتی ہے لیکن علمی مسائل کی تنقیح سے یہ زبان پوری طرح عہدہ برآ نہیں ہو سکتی۔

تینوں طریقے اپنا اپنا ایک مقام رکھتے ہیں اور بعض ادبار ان طریقوں کو آپس میں ملا کر مستقل نئے طریقے بنا لیتے ہیں، بہرحال پڑھئے اور استفادہ کیجئے۔

حَيَاةُ النَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

في الأسوة

لمصطفى لطفي المنفلوطي

إن في أخلاق النبي صلى الله عليه وسلم وسجاياه التي لا تشتمل على مثلها نفس بشرية ما يغنيه عن كل خارقة[1] تأتيه من الأرض أو السماء، أو الماء، أو الهواء.

إن ما كان يبهر[2] العرب من معجزات علمه وحلمه، وصبره واحتماله وتواضعه وإيثاره، وصدقه وإخلاصه، أكثر مما كان يبهرهم من معجزات تسبيح الحصى[3] وانشقاق القمر ومشى الشجر، ولين الحجر، ذلك لأنه ما كان يريبهم في الأولى ما كان يريبهم في الأخرى من الشبه بينها وبين عرافة العرافين وكهانة الكهنة وسحر السحرة، فلولا صفاته النفسية وغرائزه وكمالاته ما نهضت[4] له الخوارق بكل ما يريد ولا تركت له المعجزات في نفوس العرب ذلك الأثر الذي تركته، ذلك هو معنى قوله تعالى "ولو كنت فظا غليظ القلب لانفضوا من حولك"

كان صلى الله عليه وسلم شجاع القلب، فلم يهب ان يدعوالى التوحيد قوما مشركين يعلم أنهم غلاظ جفاة شرسون[1] متنمرون، يغضبون لدينهم غضبهم لأعراضهم، و يحبون آلهتهم حبهم لأبنائهم۔

كان على ثقة من نجاح دعوته فكان يقول لقريش أشد ما كانوا هزءاً به وسخرية "يا معشر قريش والله، لا يأتى عليكم غير قليل حتى تعرفوا ما تنكرون، و تحبوا ما أنتم له كارهون"

كان حليما سمح الاخلاق فلم يزعجه[2] أن كان قومه يؤذونه ويزدرونه ويشققون[له] منه ويضعون التراب على رأسه ويلقون على ظهره أمعاء الشاة وسلى الجزور وهو فى صلاته بل كان يقول "اللهم اغفر لقومى فانهم لا يعلمون"

كان واسع الأمل كبير الهمة صلب النفس، لبث فى قومه ثلاث عشرة سنة يدعو الى الله فلا يلبى دعوته الا الرجل بعد الرجل فلم يبلغ الملل من نفسه ولم يخلص اليأس الى قلبه، فكان يقول: والله لو وضعوا الشمس فى يمينى والقمر فى شمالى على أن أترك هذا الامر حتى يظهره الله أو أهلك فيه ما تركته۔

وما زال هذا شأنه حتى علم أن مكة لن تكون منبعث الدعوة ولا مطلع تلك الشمس المشرقة فهاجر الى المدينة فانتقل الاسلام بانتقاله من السكون الى الحركة ومن طور الخفاء الى طور الظهور۔

له يحتقرونه

لذلك كانت الهجرة مبدأ تاريخ الاسلام لأنها أكبر مظهر من مظاهره وكانت عيداً يحتفل به المسلمون فى كل عام لأنها أجمل ذكرى للثبات على الحق والجهاد فى سبيل الله.

لقد لقى صلى الله عليه وسلم فى هجرته عناء كبيراً ومشقة عظمى فان قومه كانوا يكرهون مهاجرته لا ضناً به[1] بل مخافة أن يجد فى دار هجرته من الأعوان والأنصار مالم يجد بينهم كأنما كانوا يشعرون بأنه طالب حق وأن طالب الحق لابد ان يجد بين المحقين أعواناً وأنصاراً، فوضعوا عليه العيون[2] والجواسيس فخرج من بينهم ليلة الهجرة متنكراً[3] بعد ما ترك فى فراشه ابن عمه على بن أبى طالب رضى الله عنه عبثاً بهم وتضليلاً لهم عن اللحاق ومشى هو وصاحبه أبو بكر رضى الله عنه يتسلقان[4] الصخور ويتسربان فى الأغوار والكهوف ويلوذان بأكناف الشعاب والهضاب حتى انقطع عنهما الطلب وتم لهما ما أراد بفضل الصبر والثبات على الحق.

إن حياة النبى صلى الله عليه وسلم أعظم مثال يجب أن يحتذيه المسلمون للوصول إلى التخلق بأشرف الأخلاق والتحلى بأكرم الخصال وأحسن مدرسة يجب أن يتعلموا فيها كيف يكون الصدق فى القول والاخلاص فى العمل والثبات على الرأى وسيلة الى النجاح، وكيف يكون الجهاد فى سبيل الحق سبباً فى علوه على الباطل.

لاحاجة لنا إلى تاريخ حياة فلاسفة اليونان، وحكماء الرومان، وعلماء الافرنج، فلدينا في تاريخنا حياة شريفة مملوءة بالجد والعمل، والصبر والثبات، والحب والرحمة والحكمة والسياسة، والشرف الحقيقي، والانسانية الكاملة، وهي حياة نبينا صلى الله عليه وسلم وحسبنا بها وكفى.

(النظرات ۔ ج ۱)

للكاتب نفسه

الدّين الصّناعى

الدكتور احمد امين

هل تعرف الفرق بين الحرير الطبيعى والحرير الصناعى؟ وهل تعرف الفرق بين الاسد وصورة الأسد؟ وهل تعرف الفرق بين الدنيا فى الخارج والدنيا على الخريطة؟

وهل تعرف الفرق بين عملك فى اليقظة وعملك فى المنام؟ وهل تعرف الفرق بين النار امامك وهى تلتهب وتأتى على كل مايقدم لها من وقود وبين نطقك بكلمة النار وهى تجرى على لسانك فلا تمسه بسوء؟

وهل تعرف الفرق بين انسان يسعى فى الحياة وبين انسان من جبس[1] وضع فى متجر لتعرض عليه الملابس؟

وهل تعرف الفرق بين النائحة[2] الثكلى والنائحة المستأجرة[3] وبين التكحل فى العينين والكحل؟ وهل تعرف الفرق بين السيف

يمسكه الجندى المحارب وبين السيف الخشبى يمسكه الخطيب يوم الجمعة؟ وهل تعرف الفرق بين الناس فى الحياة والناس على الشاشة البيضاء؟ وهل تعرف الفرق بين الصوت والصدى؟

إن عرفت ذلك فهو بعينه الفرق بين الدين الحق والدين الصناعى، يكد الباحثون أذهانهم ويجهد المؤرخون أنفسهم فى تقليب صحفهم ووثائقهم عن تعرف السبب فى أن المسلمين أول أمرهم أتوا بالعجائب فغزوا وفتحوا وسادوا والمسلمين فى آخر أمرهم أتوا بالعجائب ايضًا فضعفوا وذلوا واستكانوا والقرآن هو القرآن وتعاليم الاسلام هى تعاليم الاسلام ولااله الاالله هى لا اله الاالله وكل شئ هو كل شئ ويذهبون فى تعليل ذلك مذاهب شتّى ويسلكون مسالك متعددة ولاأرى لذلك الا سببا واحدًا هو الفرق بين الدين الحق والدين الصناعى.

الدين الصناعى دين حركات وسكنات وألفاظ ولاشئ وراء ذلك والدين الحق دين روح وقلب وحرارة.

الصلاة فى الدين الصناعى ألعاب رياضية والحج حركة آلية ورحلة بدنية والمظاهر الدينية أعمال مسرحية أوأشكال بهلوانية.

و"لاإله إلاالله" فى الدين الصناعى قول جميل لامدلول له اما فى الدين الحق فهى كل شئ وهى ثورة[1] على عبادة المال وثورة

علی عبادة السلطان وثورة علی عبادة الجاه وثورة علی عبادة الشهوات وثورة علی کل معبود غیر اللہ، لا الٰہ الا اللہ فی الدین الصناعی تتفق مع إحناء الرأس والخضوع لشهوة البدن وتتفق مع الذلة والمسکنة ولا إلٰه إلا الله فی الدین الحق لا تتفق إلا مع الحق۔

لا إلٰه إلا الله فی الدین الصناعی تذهب مع الریح وفی الدین الحق تُزلزِلُ الجبالَ۔

الدین الصناعی صناعة کصناعة النجارة[2] والحیاکة یمهر فیها الماهر بالحذق والمران۔ اما الدین الحق فروح وقلب عقیدة لیس عملاً ولکن یبعث علی کل عمل جلیل وکل عمل نبیل۔ الدین الحق (إکسیر) یحل فی المیت فیحیا، وفی الضعیف فیقوٰی۔ هو (حجر الفلاسفة) تضعه علی النحاس والفضة والرصاص فتکون ذهبًا۔

هو العقیدة التی تأتی بالمعجزات فیقف العلم والتاریخ والفلسفة أمامها حائرة بم تعلل وکیف تشرح۔

هو التریاق الذی تتعاطی منه قلیلاً فیذهب بکل سموم الحیاة هو العنصر الکیماوی الذی تمزج به الشعائر الدینیة فتطیر بك الی الله وتمزج به الاعمال الدنیویة فتذلل العقبات مهما صعبت وتصل بك إلی الغرض مهما لاقت هو الذی وجده کل من نجح وهو الذی فقده کل من خاب، هو الکهرباء الذی یتصل فیدور العجل[3] ویسیر العمل و ینقطع فلا حرکة ولا عمل هو الذی یحل فی الاوتار[4] فتوقع وکانت قبل

حبالا۔ وفی الصوت فیغنی وکان قبل ھواء۔

الدین الحق یحمل صاحبہ علے ان یحی لہ ویحارب لہ والدین الصناعی یحمل صاحبہ علے أن یحیی بہ ویتاجربہ ویحتال بہ الدین الحق یجعل صاحبہ فوق کل سلطۃ وفوق کل سیاسۃ والدین الصناعی یحمل صاحبہ علے ان یلوی الدین لیخدم السلطات ویخدم السیاسۃ۔ الدین الحق قلب وقوۃ والدین الصناعی نحو وصرف واعراب وکلام وتأدیل۔ الدین الحق امتزاج بالروح والدم وغضب للحق ونفور من الظلم وموت فی تحقیق العدل۔ والدین الصناعی عمامۃ کبیرۃ وقباء یلمع وفرجیۃ[1] واسعۃ الاکمام۔

(الشھادۃ) فی دین الحق ھی ما قال اللہ تعالی (ان اللہ اشتری من المومنین أنفسھم وأموالھم بان لھم الجنۃ یقاتلون فی سبیل اللہ فیقتلون ویقتلون) (والشھادۃ) فی الدین الصناعی إعراب جملۃ وتخریج متن وتفسیر شرح وتوجیہ (حاشیۃ) وتصحیح قول مؤلف ورد الاعتراض علیہ۔

الدین الحق تحسین علاقۃ الانسان باللہ وتحسین علاقۃ الانسان بالانسان لتحسن علاقتھم جمیعا باللہ ——— والدین الصناعی تحسین علاقۃ صاحبہ بالانسان لاستدرار رزق أو کسب جاہ أو تحصیل مغنما[2] ودفع مغرم۔

لقد صدق من قال ان ھذا الدین (لا یصلح آخرہ الا بما صلح

به أوّله) وهل كان أوّله الأدين روح وهل كان آخره الأدين صناعة؟
جناية أهل كل دين ان يبتعدوا. كل ما تقدم به من الزمان عن
روحه و يحتفظوا بشكله وأن يقلبوا الأوضاع ويعكسوا التقدير فلا
يكون للروح قيمة ويكون للشكل كل القيمة.

شأن (الايمان) شأن العشق يحوّل البرودة حرارةً والخمول نباهةً
والرذيلة فضيلةً والأثرة[1] إيثاراً والايمان الحق كالعصى السحرية
لا تمس شيئا الا ألهبته ولا جامداً الا أذابته ولا مواتا الا أحيته.

من لي بمن يأخذ الدين الصناعي بكل ما فيه ويبيعني ذرة من
الدين الحق في أسمى معانيه؟

ولي كبد مقروحة من يبيعني
بها كبداً ليست بذات قروح

مجلة (الثقافة) الأسبوعية

القاهرة

العبيد

لسید قطبؒ

ليس العبيد هم الذين تقهرهم الأوضاع الاجتماعية والظروف الاقتصادية على أن يكونوا رقيقا يتصرف فيهم السادة كما يتصرفون في السلع والحيوان، إنما العبيد الذين تعفيهم الأوضاع الاجتماعية و الظروف الاقتصادية من الرق، ولكنهم يتهافتون عليه طائعين.

العبيد هم الذين يملكون القصور والضياع وعندهم كفاية من المال. ولديهم وسائلهم للعمل والانتاج، ولا سلطان لأحد عليهم في أموالهم وأرواحهم.

وهم مع ذلك يتزاحمون على أبواب السادة، ويتهافتون على الرق والخدمة ويضعون بأنفسهم الاغلال في أعناقهم، والسلاسل في أقدامهم ويلبسون شارة العبودية[1] في مباهاة واختيال!

العبيد هم الذين يقفون بباب السادة يتزاحمون وهم يرون

بأعينهم كيف يركل السيد عبيده الأذلاء في الداخل بكعب[1] حذائه، كيف يطردهم من خدمته دون إنذار أو إخطار، كيف يطأون هاماتهم له، فيصفع أقفيتهم[2] باستهانة ويأمر بالقائهم خارج الأعتاب[3] ولكنهم بعد هذا كله يظلون يتزاحمون على الأبواب. يعرضون خدماتهم بدل الخدم المطرودين وكلما أمعن السيد في احتقارهم زادوا تهافتًا كالذباب!

العبيد هم الذين يهربون من الحرية فإذا طردهم سيد بحثوا عن سيد آخر لأن في نفوسهم حاجة ملحّة الى العبودية. لأن لهم حاسة سادسة .... أو سابعة حاسة الذلّ .... لابد لها من إروائها[4]، فإذا لم يستعبدهم احد أحست نفوسهم بالظمأ الى الاستعباد وتراموا على الأعتاب يتمسّحون بها ولا ينتظرون حتى الإشارة من إصبع السيد، ليخرّوا له ساجدين!

العبيد هم الذين اذا اعتقوا أو اطلقوا حسدوا الأرقاء الباقين في الحظيرة لا الأحرار المطلقين[5] السراح، لأن الحرية تخيفهم والكرامة تثقل كواهلهم[6]، لأن حزام[7] الخدمة في أوساطهم هو شارة الفخر التي يعتزون بها ولأن القصب[8] الذي يرصع ثياب الخدمة هو أبهى الأزياء التي يتعشقونها!

العبيد هم الذين يحسبون النير لا في الأعناق بل في الارواح الذين لا تلهب جلودهم سياط[9] الجلد ولكن تلهب نفوسهم سياط الذل،

الذين لا يقودهم النخاس من حلقات فی آذانهم ولکنهم يقادون بلا نخاس لأن النخاس کامن فی دمائهم[1]!

العبيد هم الذين لا يجدون أنفسهم إلا فی سلاسل الرقيق وفی حظائر النخاسين فإذا انطلقوا تاهوا[2] فی خضم الحياة وضاعوا فی زحمة[3] المجتمع وفزعوا من مواجهة النور وعادوا طائعين يدقون أبواب الحظيرة، ويتضرعون للحراس أن يفتحوا لهم الأبواب!

والعبيد — مع هذا — جبارون فی الأرض غلاظ على الأحرار شداد، يتطوعون للتنكيل بهم ويلتذون بإيذاءهم وتعذيبهم، و يتشفون فيهم تشفی الجلادين العتاة!

إنهم لا يدركون بواعث الأحرار للتحرير فيحسبون التحرير تمرداً والاستعلاء شذوذاً والعزة جريمة، ومن ثم يصبون نقمتهم الجامحة على الأحرار المعتزين الذين لا يسيرون فی قافلة الرقيق!

انهم يتسابقون الى ابتكار وسائل التنكيل بالأحرار تسابقهم الى إرضاء السادة، ولكن السادة مع هذا يملونهم ويطردونهم من الخدمة، لأن مزاج السادة يدركه السأم[4] من تكرار اللعبة فيغيرون الأعيان ويستبدلون بهم بعض الواقفين على الأبواب!

ومع ذلك كله فالمستقبل للأحرار، المستقبل للأحرار لا العبيد

ولا السادة الذين يتمرغ على أقدامهم العبيد[1]، المستقبل للأحرار لأن كفاح الإنسانية كلها فى سبيل الحرية لن يضيع لأن حظائر الرقيق التى هدمت لن تقام، ولأن سلاسل الرقيق التى حطمت لن يعاد سبكها من جديد۔

إن العبيد يتكاثرون نعم، ولكن نسبة الاحرار تتضاعف و الشعوب بكاملها تنضم إلى مواكب الحرية، وتنفر من قوافل الرقيق۔ لوشاء العبيد لانضموا إلى مواكب الحرية لأن قبضة الجلادين لم تعد من القوة بحيث تمسك بالزمام ولأن حطام العبودية لم يعد من القوة بحيث يقود القافلة، لولا أن العبيد كما قلت هم الذين يدقون باب الحظيرة ليضعوا فى أنوفهم الخطام[2]۔

ولكن مواكب الحرية تسير، وفى الطريق تنضم إليها الألوف و الملايين[3] وعبثا يحاول الجلادون أن يعطلوا هذه المواكب أو يشتتوها باطلاق العبيد عليها عبثا تفلح سياط العبيد ولو مزقت جلود الأحرار عبثا ترتد مواكب[4] الحرية بعد ما حطمت السدود ورفعت الصخور ولم يبق فى طريقها إلا الأشواك؛

إنما هى جولة بعد جولة۔ وقد دلت التجارب الماضية كلها على أن النصر كان للحرية فى كل معركة نشبت بينها وبين العبودية لقد توهى[5] قبضة الحرية ولكن ———— الضربة القاضية دائما تكون لها تلك سنة الله فى الأرض لأن الحرية هى الغاية البعيدة

فی قمة المستقبل، والعبودية هى النكسة الشاذة الى حضيض الماضى!

إن قافلة الرقيق تحاول دائماً أن تعترض[1] موكب الحرية ولكن هذه القافلة لم تملك أن تمزق المواكب يوم كانت تضم القطيع كله والموكب ليس فيه الا الطلائع فهل تملك اليوم وهى لاتضم إلا البقايا من الأرقاء أن تعترض الموكب الذى يشمل البشرية جميعاً؟

و على الرغم من ثبوت هذه الحقيقة فان هناك حقيقة أخرى لاتقل عنها ثبوتاً إنه لابدّ لموكب الحريات من ضحايا لابدّ أن تمزق الرقيق بعض جوانب الموكب لابدّ أن تصيب سياط العبيد بعض ظهور الأحرار لابدّ للحرية من تكاليف إن للعبودية ضحاياها وهى عبودية أفلا تكون للحرية ضحاياها وهى الحرية؟

هذه حقيقة وتلك حقيقة ولكن النهاية معروفة والغاية واضحة والطريق مكشوف والتجارب كثيرة فلندع قافلة الرقيق وما فيها من عبيد تزين أوساطهم[2] الأحزمة ويحلى صدورهم القصب و لنتطلع الى موكب الأحرار وما فيه من رؤوس تزين هاماتهم[3] مياسم[4] التضحية وتحلى صدورهم أوسمة[5] الكرامة ولنتابع خطوات الموكب الوئيدة فى الدرب المفروش بالشوك ونحن على يقين من العاقبة، والعاقبة للصابرين؛

من مجلة (الرسالة) الاسبوعية

القاهرة

الإسلام دين القوّة

لأحمد حسن الزيات

الاسلام دين القوة وهل فى ذلك شك ؟

شارعه[1] هو الجبار والقوة المتين ومبلغه هو محمد (صلى الله عليه وسلم) الصبار والعزة الأمين وكتابه هو القرآن الذى تحدّى[2] كل انسان وأعجز ولسانه هو العربى الذى اخرس[3] كل لسان وأبان وقواده الخالديون[4] هم الذين أخضعوا السيوفهم رقاب كسرى وقيصر وخلفاؤه العمريون[5] هم الذين رفعوا عروشهم على نواحى الشرق والغرب فمن يكن قوى البأس قوى النفس قوى الإرادة قوى العدة كان مسلما من غير إسلام وعربيا من غير عروبة .

الاسلام قوة فى الرأس وقوة فى اللسان وقوة فى اليد وقوة فى الروح هو قوة فى الرأس لانه يفرض على العقل توحيد الله بالحجة وتصحيح الشرع بالدليل وتوسيع النص بالرأى وتعميق الايمان بالتفكير .

هو قوة فی اللسان لان البلاغة هی معجزته وأداته[1] والبلاغة قوة فی الفکر وقوة فی العاطفة وقوة فی العبارة ۔

هو قوة فی الید لأن موحیه ــــ هو الحکیم الخبیر ــــ قد علم أن العقل بسلطانه واللسان ببیانه لا یغنیان عن الحق شیئاً اذا ما أظلم الحس وتحکمت النفس وعمیت البصیرة فجعل من قوة العقل ذائداً[2] عن کلمته وداعیاً إلی حقه ومنفذاً الحکمه ومؤیداً الشرعه کتب علی المسلمین القتال فی سبیل دینهم ودینه وفرض علیهم إعداد القوة والخیل إرهاباً لعد وهم وعدوه وأمرهم أن یقابلوا اعتداء المعتدین بمثله ولکن القوة التی یأمر بها الاسلام هی قوة الحکمة والرحمة والعدل لا قوة السفه[3] والقسوة والجور فهی قوة مزدوجة أو قوة فیها قوتان تهاجم البغی والعدوان فی الناس وقوة تدافع الأثرة[4] والطغیان فی النفس۔

والاسلام بعد ذلك قوة فی الروح لأنه یمحص جوهرها بالصیام والقیام والاعتکاف والارتیاض[5] والتأمل۔

وأنت إذا عرضت علی الفکر السلیم الحکیم مرامی العقیدة الاسلامیة وجدتها کلها تتجه إلی القوة أو إلی ما تحصل به القوة، فالصلاة نظافة جسدیة بالوضوء والطهارة روحیة بالذکر وریاضة بدنیة بالحرکة والزکاة تقویة للضعیف بالتصدق وتنمیة للمال بالتطهیر وتمکین للمجتمع بالتعاون والحج قوة اجتماعیة بالتعارف والتآلف، وقوة سیاسیة بالتشاور والتحالف، وقوة اقتصادیة

بالبياعات والتسوق[1]. وإن أشد ما تجتمع به القوة وتتسق[2] به الحال هو الوحدة والجماعة وهما لباب الدعوة الإسلامية فالوحدة هي الأساس الذي حمل، والجماعة هي الصرح الذي قام، وكانت الوحدة هي الأساس لأنها توحيد لله بعد إشراك، وتوحيد للعرب بعد شتاته وتوحيد للرأي بعد تفرق، وتوحيد للغة بعد تبلبل، وتوحيد للقبلة بعد تدابر، وكانت الجماعة هي الصرح لأنها جمعت القلوب التي ألف بينها الله وجملة الشعوب التي رفع شأنها محمد (صلى الله عليه وسلم) ثم قامت سياسة الإسلام على استدامة القوة بالمحافظة على الوحدة والحرص على الجماعة فالفرد الذي يكفر بوحدة العقيدة والأمة يقتل، والطائفة التي تبغي على جماعة المسلمين تقاتل، والصلوة إنما يعظم أمرها ويضاعف أجرها إذا أديت في جماعة، وهذه الجماعة تكرر خمس مرات كل يوم ثم تكبر في صلاة الجمعة كل أسبوع ثم تعظم في صلاة العيدين كل عام ثم تضخم[3] في أداء الحج مرة ——— على الأقل ——— في كل عمر على ذلك كان إسلام محمد (صلى الله عليه وسلم) وأبي بكر وعمر (رضي الله عنهما) وعلى ذلك كانت عروبة[4] خالد وسعد وعمرو، وكان العرب والمسلمون حينئذ يحملون المصحف للحق والسيف للباطل، وكان خلفاؤهم يجمعون بين إمامة الصلاة وقيادة المعركة، حتى بلغوا من القوة أن فعل كتاب الرشيد ما يفعل الجيش، وبلغوا من المروءة أن سير المعتصم جيشا

لانقاذ إمرأة. فلما تشتت الوحدة، وتفرقت الجماعة وصارت سيوف المسلمين خشبا يحملها خطباؤهم على المنابر، ومصاحفهم تمائم[1] يعلقها مرضاهم على الصدور، أصبحت دولتهم تبعا لكل غالب وتراثهم نهبا لكل غاصب؛ وبلغوا من التخاذل والفشل أن الأندلسين يجليهم النصارى عن أقطارهم بالأمس فلم يجدوا الرشيد، وأن الفلسطينيين يشردهم اليهود عن ديارهم اليوم فلا يجدون المعتصم

(وحی الرسالة جزء ۳)

للكاتب نفسه

أسرة واحدة

للشيخ علي الطنطاوي

ماذا يمنع أهل الأسرة الواحدة ؟ يقيمون جميعًا في دار واحدة ويأكلون على مائدة واحدة، ويصبحون معًا ويمسون معًا، يتبادلون الحب والود، يعطفون على المريض، ويسألون عن الغائب ويقومون صفًا واحدًا في وجه الأحداث والمصائب.

أليست هذه هي صفة الأسرة ؟ نحن إذن أسرة واحدة!

هذا ما قلته لنفسي ونحن في المؤتمر[1] معنا المراكشي يتحدث بلهجته الناعمة المهموسة[1]، والجزائري بلغته الشديدة القوية والتونسي وهو في دنته[2] بين بين، فيها من لين فاس[3] وقوة تلمسان[4]، والمصري بهذه اللهجة الحلوة، والعراقي وفي لغته الرجولة والأيد[5]،

---

[1] مؤتمر فلسطين العالمي الذي عقد في القدس.

والشامي واللبناني والأردني والفلسطيني، وإخوان من إيران وكردستان والأفغان والباكستان والهند وأندونيسيا والقفقاس ولست أذكر الآن إلا أنا نحو سبعين رجلا ما التقوا من قبل، ولا سمع بعضهم بأسماء بعض، لكل واحد منهم زِيّ[1] غير زي الآخر ولسان غير لسانه وملامح غير ملامحه، ولو تعمدت أن تجمع الأشتات من الناس والأضداد (في الظاهر) من البشر، لما جئت بأعجب من هذه المجموعة.....

..... ولكن هذه المجموعة أقامت في فندق واحد وأكلت على مائدة واحدة، وقامت للصلاة صفًا واحدًا وراء إمام واحد. ومرض قوم (وكنت ممن مرض) فعطفوا عليه جميعًا، ومات واحد فحزنوا عليه جميعا، وأحس كل فرد منها منذ الساعة الأولى بأنه مع إخوان له، يعرفهم منذ الأزل ويعرفونه ويحبهم، فكيف تحققت هذه المعجزات.

كيف اختصرت في هذا الفندق ممالك الإسلام كلها، فكانت أسرة واحدة تتمنى أكثر الأسر، التي يجمع بينها الدم والنسب، أن يكون لها بعض ما كان لهذه الأسرة من جوانب الحب وروابط الوداد؟

كيف تهادت[2] في لحظة حواجز اللسان والبلدان والأزياء والأفكار حتى كان ليس فيهم عربي ولا فارسي ولا تركي ولا كردي ولا شركسي ولا أشقر ولا أسمر، ولا قريب ولا بعيد؟

كيف انهدم في يوم واحد، ما أنفق أعداء الإسلام القرون الطوال

فی بنائہ، من عوائق الوحدۃ فی الدین، وموانع الأخوۃ فی اللہ ؟

ھذا ھو سر الاسلام۔

فقل لدعاۃ القومیۃ! موتوا بغیظکم، إن المستقبل لنا، لقد شدتم صرحًا، ولکنہ صرح من الثلج، متی أشرقت علیہ شمس الاسلام رجع وحلًا تطؤہ الأقدام!

مجلۃ (المسلمون) الشھریۃ
القاھرۃ أو (دمشق)

قد مضى عهد ألف ليلة وليلة

للأستاذ أبي الحسن علي الندوي

كتاب الف ليلة وليلة يمثل ذلك العهد الذي كانت الحياة فيه تدور حول فرد واحد ـــــ وهو شخص الخليفة او الملك او حول حفنة من الرجال ـــــ هم الوزراء وأبناء الملوك ـــــ وكانت البلاد تعتبر ملكا شخصيا لذلك الفرد السعيد والأمة كلها فوجا من المماليك والعبيد، يتحكم في أموالهم وأملاكهم ونفوسهم وأعراضهم، ولم تكن الأمة التي كان يحكم عليها الاظلا لشخصه، ولم تكن حياتها الا إمتدادا لحياته.

لقد كانت الحياة تدور حول هذا الفرد بتاريخها وعلومها وآدابها وشعرها وإنتاجها، فاذا استعرض أخذ تاريخ هذا العهد أو أدب تلك الفترة من الزمان وجد هذه الشخصية تسيطر على الأمة أو المجتمع كما تسيطر شجرة باسقة على الحشائش والشجيرات التي

تنبت فی ظلها وتمنعها من الشمس والهواء، كذلك تضمحل هذه الأمة فی شخص هذا الفرد وتذوب فيه وتصبح أمة هزيلة لا شخصية لها ولا إرادة، ولا حرية لها ولا كرامة.

وكان هذا الفرد هو الذی تدور لأجله عجلة[1] الحياة، فلأجله يتعب الفلاح، ويشتغل التاجر، ويجتهد الصانع، يؤلف المؤلف ينظم الشاعر، ولأجله تلد الأمهات وفی سبيله يموت الرجال وتقاتل الجيوش، بل ولأجله تلفظ[2] الأرض خزائنها، ويقذف البحر نعائمه وتستخرج كنوز الأرض وخيراتها.

وكانت الأمة ـــــ وهی صاحبة الانتاج وصاحبة الفضل فی هذه الرفاهية كلها ـــــ تعيش عيش الصعاليك[3] أو الأرقاء المماليك، وقد تسعد بفتات[4] مائدة الملك وبما يفضل عن حاشيته فتشكر، وقد تحرم ذلك ايضًا فتصبر، وقد تموت فيها الانسانية فلا تنكر شيئًا بل تتسابق فی التزلف وانتهاز الفرص.

هذا هو العهد الذی ازدهر فی الشرق طويلا وترك رواسب[5] فی حياة هذه الأمة ونفوسها، وفی أدبها وشعرها وأخلاقها واجتماعها وخلف آثارًا باقية فی المكتبة العربية ومن هذه الآثار الناطقة كتاب (ألف ليلة وليلة)[6] الذی يصور ذلك العهد تصويرًا بارعًا يوم كان الخليفة فی بغداد أو الملك فی دمشق أو القاهرة هو كل شئ وبطل[7] رواية الحياة ومركز الدائرة.

إن هذا العهد الذى يمثله كتاب (الف ليلة وليلة) بأساطيره وقصصه، وكتاب الأغانى بتاريخه وأدبه، لم يكن عهداً اسلامياً ولا عهداً طبيعيًا معقولاً، فلا يرضاه الإسلام، ولا يقره العقل، بل إنما جاء الإسلام لهدمه والقضاء عليه، فقد كان هذا هو العهد الذى بعث فيه محمد صلى الله عليه وسلم فسماه الجاهلية ونعى[1] عليه وأنكر على ملوكه ــــ لكسرى وقيصر ــــ وعلى أثرتهم وترفهم[2] أشد الانكار.

إن هذا العهد غير قابل للبقاء والاستقرار فى أى مكان وفى أى زمان ولاسبيل إليه إلا إذا كانت الأمة مغلوبة على أمرها أو مصابة فى عقلها أو فاقدة الوعى والشعور أو ميتة النفس والروح.

إن هذا الوضع لا يقره عقل. ومن الذى يسوغ[3] أن يتخم فرد أو بضعة أفراد بأنواع الطعام والشراب ويموت آلاف جوعًا ومسغبة؟ ومن ذا الذى يسوغ أن يعبث ملك أو أبناء ملك بالمال عبث المجانين والناس لا يجدون من القوت ما يقيم[4] صلبهم ومن الكسوة ما يستر جسمهم؟ ومن ذا الذى يسوغ ان يكون حظ طبقة ــــ وهى الكثرة ــــ الانتاج وحده والكدح[5] فى الحياة والعمل المضنى الذى لا نهاية له، وحظ طبقة ــــ وهى أيضا وزعدد الاصابع ــــ إلا التلهى بثمرات تعب الطبقة الأولى من غير شكر وتقدير وفى غير عقل ووعى؟ ومن الذى يسوغ أن يشقى أهل الصناعة وأهل الذكاء، وأهل الاجتهاد

وأهل المواهب، وأهل الصلاح، ويتعمر رجال لا يحسنون غير التبذير، ولا يعرفون صناعة غير صناعة الفجور وشرب الخمور؟ ومن الذي يسوغ أن يجفى[1] أهل الكفاية وأهل النبوغ وأهل الأمانة ويُقصوا[2] كالمنبوذين[3] ويجتمع حول ملك أو أمير فوج من خُسّاس[4] النفوس وسخاف العقول وقذى الضمائر ممن لا همّ لهما إلا ابتزاز[5] الأموال وإرضاء الشهوات ولا يحسنون فنًّا من فنون الدنيا غير التملق والاطراء، والمؤامرة على الأبرياء ولا يتصفون بشئ غير فقدان الشعور وقلة الحياء؟

إنه وضع شاذ لا ينبغي أن يبقى يومًا فضلاً أن يبقى أعوامًا؛

إنه إن سبق في عهد من عهود التاريخ وبقي مدة طويلة فقد كان ذلك على غفلة من الأمة أو على الرغم منها، ولسبب ضعف الاسلام وقوة الجاهلية، ولكنه خليق بأن ينهار[6] ويتداعى كلما أشرقت شمس الاسلام واستيقظ الوعي وهبت الأمة تحاسب نفسها وأفرادها.

فالذين لا يزالون يعيشون في عالم (ألف ليلة وليلة) انما يعيشون في عالم الأحلام، انما يعيشون في بيت أوهن من بيت العنكبوت، إنما يعيشون في بيت مهدد بالأخطار لا يدرون متى يكبس[7] ولا يدرون متى تعمل فيه معاول الهدم[8]، وإن سلموا من كل هذا فلا يدرون متى يخر عليهم السقف من فوقهم فانه قائم على غير أساس متين وعلى غير دعائم قوية.

ألا إن عهد ألف ليلة وليلة قد مضى فلا يخدعن أقوام أنفسهم ولا

يربطوا نفوسهم بعجلة[1] قد تكسرت وتحطمت، إن الفردية[2] مصباح إن جاز هذا التعبير — قد نفد زيته واحترقت فتيلته[3] فهو إلى انطفاء عاجل ولو لم تهب عاصفة.

إنه لا محل في الإسلام لأي نوع من أنواع الأثرة[4]. انه لا محل فيه للأثرة الفردية أو العائلية التي نراها في بعض الأمم الشرقية والأقطار الإسلامية، ولا محل فيه للأثرة المنظمة التي نراها في أوربا وأمريكا وفي روسيا فهي في أوربا أثرة حزب من الأحزاب وفي أمريكا أثرة الرأسماليين وفي روسيا أثرة قلة آمنت بالشيوعية المتطرفة[5] وفرضت نفسها على الكثرة وهي تعامل العمال والمتقلين بقسوة نادرة ووحشية ربما لا يوجد لها نظير في تاريخ السخرة[6] الظالمة.

إن الأثرة بجميع أنواعها ستنتهي، وإن الانسانية ستثور عليها و تنتقم منها انتقاما شديدا. انه لا مستقبل في العالم الا للاسلام السمح العادل الوسط، وإن طال أجل هذه (الأثرات) وأرخى لها العنان وتمادت في غيها وطغيانها مدة من الزمن.

إن الأثرة، فردية كانت أو عائلية أو حزبية أو طبيعية غير طبيعية في حياة الأمة وانها تتخلص منها في أول فرصة إنه لا محل لها في الإسلام ولا محل لها في مجتمع واع بلغ سن الرشد ولا أمل في استمرارها، فخير للمسلمين و خير للعرب وخير لقادتهم وولاة أمورهم أن يخلصوا أنفسهم منها ويقطعوا صلتهم بها

قبل أن تفرق نيفر قوامعها۔

ألا إن الفهدية آذنت في الشرق أيضا بالرحيل وبدأت نجومها تهوى، وما هي مسئلة زيد وعمرو وإنما هي مسئلة عهد ينقضي و فكرة تختفي ومؤسسة تلغي، فليحذر الذين يعيشون عليها أن يواجهوا مصيرًا واحدًا ع

مجلة (الرسالة) الأسبوعية
بالقاهرة

المجدد السرهندی

٩٧٧ـــــ١٠٣٤ھ

الأستاذ مسعود الندوی

لما آل الأمر إلى ـــــ غربة الإسلام[1] فی هذه البلاد والتضییق علی المسلمین واضطهادهم وأصبح مثل القابض علی الدین من بینهم کمثل القابض علی الجمر، وقف الرجل الذی قیّض الله له[2] أن یقف فی وجه هذا الطاغیة[2] وأنصاره الضالین المضلین، ویرفع لواء أفضل الجهاد، ویصدع بکلمة الحق، ویکبح جماح[3] غوایتهم، ویقضی علی بدعهم وشرورهم قضاء مبرمًا، فقام الإمام المجاهد العالم الزاهد الشیخ أحمد بن عبد الأحد الفاروقی السرهندی الملقب بمجدد الألف الثانی للهجرة بالجدارة والاستحقاق وشمر عن أذیاله لمقاومة الفتنة الأکادیة

ـــــ

[1] الشیخ احمد السرهندی [2] الملك المغولی "اکبر"

وردمكايد أعداء الاسلام وتهذيب نفوس أهل الغواية وجاهد في ذلك جهاداً مرموقاً مبروراً حتى أنجحه الله في مساعيه، وأعاد للاسلام في هذه الديار أيامه الغر[١] السالفة[٢] فارتفعت كلمته من جديد وأصبح المسلمون في أمن على دينهم وعقائدهم.

نشأ الشيخ أحمد السرهندي في الربع الأخير من القرن العاشر للهجرة حينما شرع الملك (أكبر) في نشر تعاليمه الخبيثة وآرائه الباطلة والدعاية لها، فانتبه للأمر في أول وهلة، وجعل يراقب الأحوال من كثب وأخذ يعدّ عدته لمقاومة الفتنة ومحاربتها فقام بدعوة واسعة بين جميع طبقات الشعب وبث أتباعه ومريديه في طول البلاد وعرضها، وكتب إلى امراء الجيش ورؤساء الدوائر الحكومية ممن آنس فيهم رشداً ينبههم من نوم الغفلة ويلفت أنظارهم الى ما أتت به الفتنة الأكبرية من مصيبة وبلاء للدين الحق وما جرته من وبال على المسلمين، ومازال بالأمر يجد ويجتهد في نشر الدعوة ومحاربة البدع والمنكرات إلى أن نجحت مساعيه وأثمرت شجرة جهاده وآتت أكلها فاستبشر بذلك المسلمون استبشاراً وعاد للاسلام مجده ورُواءه[٣] في بلاد الهند، الا أن نتائج الدعوة هذه ما ظهرت إلا بعد وفاة (أكبر) حينما كانت الفتنة في إبان شبابها في زمن ابنه الملك جهان گير ١٠١٤ــ١٠٣٧هـ ــ والمسلمون والدعاة إلى الاسلام يضطهدون شأنهم في عصر الملك (أكبر) حتى أن الملك الخليع (جهان گير)

أمر بحبس الشيخ السرهندي في حصن "گواليار" مدينة في قلب الهند، ومن أعاجيب أمر الله في خلقه أن هذا الحبس انقلب نعمة عظيمة للدعوة الإسلامية في الهند، فإنه لم يمض على دخول الشيخ في الحصن ــ السجن ــ الأيام قلائل حتى تبدلت أرض الحصن وصار الجناة من السارقين و قطاع الطريق يصلون ويسجدون، وأصبحوا يأتمرون بأوامر الشيخ ويؤدون واجباتهم الإسلامية أداءً لم يشاهد مثله من أمثالهم من قبل، فتنبه لذلك مدير السجن، وكتب إلى الملك يخبره أن المحبوس ــ الشيخ السرهندي ــ ليس من شأنه أن يسجن وإنما هو ملك قلما ينجب الدهر مثله، فان رأى الملك أطلق سراحه وأكرمه بما يستحقه، فندم الملك على ما ظهر من بوادر الشدة في شأن الشيخ، وأمر باحضاره إلى مقر المملكة، ولما بلغه خبر دنوه من العاصمة بعث الأمير (خُرم، ولى عهد المملكة ــ الذي اعتلى سرير الملك بعد وفاة أبيه ويلقب (شاه جهان) لاستقباله والترحيب بمقدمه؛

وكان أن جاء الشيخ إلى العاصمة وحضر باب الملك فسلم على الملك وعلى حاشيته وحياهم بتحية الإسلام ولم يسجد له شأن الناس يومئذ، فتحمل ذلك منه الملك وتلقاه بالترحاب وأصر عليه بالبقاء في البلاط الملكي، حتى يتسنى له أن ينتفع بنصائحه ويفيد الخير والفضل من مجالسه فأقام الشيخ أياما في البلاط الملكي

وكان من نتائج مساعيه المشكورة ومواعظه البالغة أن رفض الملك بالغاء كثير من البدع والمنكرات التى كان قد ابتدعها أبوه الطاغية الملك (أكبر)!

وللسيد المجدد (سقى الله ثراه وأفاض عليه من سجال رحمته) أعمال جليلة أخرى وجهود مشكورة زاهرة لا يسع المقام ذكرها والافاضة فى بيانها.

(نظرة إجمالية للدعوة الاسلامية)
للكاتب نفسه

دار المصنفين بأعظم كره

للأستاذ محمد ناظم الندوي

يجب على كل أمة تحاول أن تبقى وتتمتع بحياتها، أن تتمسك بعروة دينها، وتعتصم بحبل عقائدها، وهذا لا يحصل إلا بأن يعرض على الناس دينهم بأسلوب حديث مألوف بطباعهم وأذهانهم وكذلك لا يمكن أن يصد الذين بهرت أعينهم الحضارة الغربية عن الوقوع في هذه الضلالة إلا برد اعتراضاتهم بأسلوب مبتكر يردع قلوبهم. فأول من أحس بهذا الداء الشاري في عروق الشبان وغيرهم من الناشئة العلامة شبلي النعماني المرحوم صاحب التصانيف الجليلة فبادر إلى علاجه وعزم على تأسيس جمعية علمية تسد حاجة المسلمين الهنديين فأسس جمعية بأعظم كره منذ ثماني عشر سنة وسماها دار المصنفين ووقف عليها داره وقطعة من أرض الحديقة بيد أنه لم تثمر شجرة الذي غرسته يده المباركة، وحالت المنية بينه وبين أمانيه

الطاهرة لكن ترك ثلة من نبهاء تلامذته وأذكيائهم، وطائفة من الذين كانوا يعترفون بغزير علمه ووافر معارفه وصدق نية فطفقوا يبذلون جهدهم في سبيل ما كان العلامة المرحوم بصدده، أي تاليف كتب بالاردية في سيرة النبي صلى الله عليه وسلم وسير الصحابة وفي التاريخ والفلسفة الجديدة وعلم الكلام الجديد وغير ذلك مما يحتاج إليه المسلمون في الزمن الحاضر.

لم تكن الجمعية في بدء الأمر إلا عبارة من دار حقيرة ومكتبة صغيرة وعدة تلامذة للعلامة المرحوم لكن الله أيدها بكبار رجال الهند على رأسهم العلامة السيد سليمان الندوي الذي قلما أنجبت مثله أرض الهند، فرسخت أصولها وبسقت فروعها وطابت ثمارها وما ذلك إلا لأنها أسست على التقوى اذ من أهم مقاصد هذه الجمعية تأليف كتاب جامع في سيرة خير البشر على نهج حديث بديع يرد فيه جميع الاعتراضات التي وجهها المستشرقون وغيرهم الى الاسلام ونبيه صلى الله عليه وسلم، وتأليف كتب في سير الصحابة رضي الله عنهم ليعرف المسلمون حياتهم الطيبة وليسعوا في الاقتفاء لآثارهم.

قد علمتم أن الجمعية قد نجحت في مغزاها وفازت بقصاراها وما يذر عليها الشارق[1] ويجن عليها الليل تخطو إلى الامام ويتسع نطاقها ويطول باعها.

حتى بلغ عدد ما ألف فيها وترجم من اللغات الاجنبية إلى

اللغة الأردية أربعين كتابا أو أكثر قليلا، هذه الكتب فی شتی العلوم والفنون، فمنها ما فی السیرة ومنها ما فی التاریخ، ومنها فی الفلسفة الجدیدة وعلم الکلام الجدید واللغة والأدب وغیر ذلك، وأحسن ما صنف فی هذه الجمعیة سیرة النبی ولهذا الکتاب ٦ أجزاء قد نشرت منها الجمعیة أربعة، ولاریب ان هذا الکتاب عدیم العدیل[1]، فقید النظیر، حتی العرب انفسهم لم یؤلفوا فی سیرة النبی، مثل هذا الکتاب الجامع، ومن ثم بادر المسلمون الذین لایعرفون الأردیة إلی نقله إلی لغاتهم، وقد نقل الأتراك منه ثلاثة أجزاء الی لغتهم الترکیة وسوف ینقلون الجزء الرابع الذی مضی علی طبعه شهران، وکذلك قد نقل کثیر من مؤلفات دار المصنفین إلی شتی اللغات وهذا دلیل ساطع علی أن الکتب المؤلفة فی جمعیة دار المصنفین لها فضل عظیم ومزایا جمة، وفیها منافع لمسلمی الهند خاصة ولجمیع المسلمین عامة۔

هذه الجمعیة لم ینحصر صیتها الذائع فی الهند بل اخترقت سمعتها أعماق بلاد اوربا وتعرفت بکثیر من جمعیاتها العلمیة وربما راسلتها فی الأمور المختلفة!

لقد کانت هذه الجمعیة فی بدء الأمر ضیقا نطاقها، قصیرا باعها قلیلا موظفوها[2] ورفقاؤها کما بیناً آنفا، ثم اتسعت إدارتها وتشعبت شعبها وعظم أمرها حتی بلغ عدد الرفقاء والموظفین فیها نحو أربعین ولرقی کل شعبة منها ضاقت علیهم الجمعیة بما رحبت والآن هی شاخصة ببصرها

الى الذين جاد واعليها من قبل أو سوف يعاونونها بالاشتراك فيها، وكم من رفيق لها يسكنون خارجها في البلد لأن البيوت والقاعات لاتسعهم فهم مضطرون إلى أن يسكنوا خارجها في البلد ويعانوا تكاليف هيئات الأسواق وذلك خلاف مارامه بانيها لأن عمل التأليف و التصنيف يحتاج الى طمأنينة الخاطر وهدوء البال والصحة التامة والسكونة بين صائح وصارخ وصفير دهدير مما يخل بهذا المرمى فالجمعية يعوزها خمسون ألف روبية لتنفق على بناء دارين دار للرفقاء ودار للمكتبة التي تزداد كل يوم كتبا جديدة، ولتنفق منها على توسيع دار النشر على اشتراء كتب جديدة يحتاج اليها المؤلفون في تأليفهم وتصانيفهم.

ومنح[1] الرفقاء التي تعطيها الجمعية لاتكفي لحاجاتهم لأنها قليلة جدًا فلو أضيف الى دخلها على الأقل ألف روبية شهريا لعملوا مطمئنين هادئين وكذلك الرفقاء الذين يؤلفون أو يعملون فيها لايوفون بكل ماترومه الجمعية لأن عددهم قليل، فلو أضيف إليهم عشرة رجال من أرباب اليراع لنجحت الجمعية في مغزاها[2]، و أسهل طريق لمعاونتها أن يبادر الذين يحبون نشر العلوم الى دفع الاشتراك السنوى وهو عشرون روبية وترسل إليهم مجانا المجلة "معارف" لسنة، والتصانيف التي تؤلف في السنة التي دفعوا اشتراكها، ومن يؤدى اثنتى عشرة روبية فترسل إليه المجلة مجانا والكتب بنصف أثمانها، وكل من يسعى لتوسيع نطاقها فأجره على الله وهو من المحسنين إليها، تعاونوا على البرّ والتقوى؛

مجلة (الضياء) المحتجبة
كانت تصدر بلكنؤ. الهند

تراجم کتاب المقالات السابقہ

الشیخ مصطفیٰ لطفی المنفلوطی۔ مصر کے وہ مشہور ادیب ہیں جنھوں نے ادب عربی کی نشاۃ اخیرہ یعنی دور جدید کی تاریخ میں ایک نئے ادبی اسلوب کی بنیاد ڈالی جس میں قدیم کی پختگی کے ساتھ جدید کی سہولت و لطافت پائی جاتی ہے، اس اسلوب کی تقلید عالم عربی کے پڑھے لکھے طبقے کے ایک اچھے خاصے عنصر نے کی، شروع شروع میں ملک کے مشہور اخبارات میں اصلاحی مضامین بہ تسلسل لکھے جو آج تک النظرات نام کے مجموعوں میں محفوظ ہیں اور ان کی ادبیت اور تاثیر اب تک تازہ ہے سنہ میں وفات پائی۔

الاستاذ الدکتور احمد امین :۔ ادب عربی میں ایک نئے مکتب اسلوب کے بانی ہیں جس میں ایجاز اور اطناب کو اہمیت کم اور مساواۃ بین اللفظ والمعنیٰ کو اہمیت زیادہ دی گئی ہے ان کے نزدیک الفاظ و جمل کی ترکیب سیاق معانی و مفہوم کی سچی اور بہتر ادائیگی کے تابع ہے خالی خولی زور بیان اور لفاظی بلا ضرورت چیز ہے

اس مکتب اسلوب کے مقلدین کے یہاں ٹھوس علمی مواد دل چسپ سلجھے ہوئے انداز میں زیادہ تر پایا جاتا ہے ۱۹۵۴ء میں انتقال کیا۔[1]

الاستاذ سید قطب :- اسلامی فکر و نظر اور ادبی قلم کے مالک ہیں عرب دنیا کو ان کے مضامین اور کتابوں سے معتدبہ فائدہ پہونچا ہے آپ کی کتابیں ان درمضامین بند ذہنوں کو اسلام کے لئے کھولتے اور جاہلانہ فکر و نظر پر پوری تندی و تیزی سے وار کرتے ہیں آپ نے مغربی تمدن و ترقیات کا بذات خود گہرا مطالعہ کیا علمی و ادبی میدان میں یونیورسٹی کے راستہ سے آئے، آپ کی ادبیت مسلم اور مطالعہ ہمہ گیر ہے اس لئے مفسدان اسلام پر آپ کے حملے ہمت شکن ہوتے ہیں[2] ۱۹۶۶ء میں شہادت پائی

الاستاذ احمد حسن الزیات :- تاریخ الادب العربی کے مؤلف ہفتہ وار ادبی رسالے "الرسالہ" کے ربع صدی سے مالک اور ایڈیٹر رہے اس رسالے کو ادبی و علمی مجالس میں خاص مقام حاصل رہا اور دقیع اور مشاق اہل قلم اس میں لکھتے رہے ان کے اسلوب میں ایسی صنعت لفظی پائی جاتی ہے جیسی الثعالبی کی یتیمۃ الدہر میں جس میں حریری کے اسلوب سے قربت اور مجانست لفظی کا لحاظ اور لفظی جمال اور شوکت الفاظ زیادہ پایا جاتا ہے۔ اب یہ مصر کی المجمع العلمی کے رکن رکین ہیں، مشہور تالیفات میں

---

[1] ادیب مذکور نے انتقال کے وقت کافی علمی سرمایہ چھوڑا، جس میں فجر الاسلام، ضحی الاسلام ظہر الاسلام، یوم الاسلام، زعماء الاصلاح، حیاتی قابل ذکر ہیں۔

[2] معرکۃ الآراء تالیفات، النقد الادبی، کتب وشخصیات، العدالۃ الاجتماعیہ، التصویر الفنی فی القرآن، مباحث اسلامیہ تفسیر فی ظلال القرآن وغیرہ ہیں

الدفاع عن البلاغۃ، تاریخ الادب العربی، وحی الرسالہ ہیں۔

الاستاذ علی الطنطاوی :۔ صفائے ذہن، اسلامیتِ فکر، غزارتِ علم میں اپنے ہمسروں میں ممتاز مقام رکھتے ہیں ملک شام میں بڑے قانونی عہدوں پر فائز رہے۔۔۔۔ اوراس پران کا ادبی رجحان اور سادہ پُرتاثیر تحریرات ان کے مقام کو اور بلند کرتی ہیں ان کے مضامین صفائی خیال کی بلندی اور معنویت کے حامل ہوتے ہیں ان کی تحریریں پیاسے ذہنوں، اُلجھی فکروں کے لئے سودمند ہیں رافعی کے اسلوب کے مقلد ہیں جس میں قدیم کی پختگی وصحت لفظ وتعبیر اور جدید طریقۂ ادا پایا جاتا ہے۔

الاستاذ ابوالحسن علی الحسنی الندوی :۔ ہندوپاک کے ان دوچار گنے چنے افراد میں سے ہیں جن کو عربی تقریر وتحریر میں ملکۂ تامہ حاصل ہے ۱۹۵۰ء میں مشرقِ وسطیٰ کا دورہ کیا لیکن ان کا تعارف اس سے قبل ہی ان کی مشہور کتاب "ماذا خسر العالم بانحطاط المسلمین" سے ہو چکا تھا آپ کے عربی مضامین سے کوئی شخص آپ کا ہندی نژاد ہونا محسوس نہیں کر سکتا۔ دارالعلوم ندوۃ العلماء سے فائدہ اٹھایا اور مدرس تاریخ ادب وشیخ التفسیر اور وہاں کے علمی ماہنامہ "الندوہ" کے ایڈیٹر کی حیثیت سے رہے اور اب ناظم ہیں۔ فکر بلند، وسعت نظر، جذبۂ عمل، گرمیٔ قلب اور زور بیان آپ کے نمایاں خصائص ہیں، ہند وعرب کے علمی ودعوتی حلقوں میں آپ یکساں وقعت رکھتے ہیں۔

الاستاذ مسعود عالم الندوی مرحوم :۔ دارالعلوم ندوۃ العلماء سے تکمیل کی اور ادب میں تخصص کیا وہاں کے استاذِ ادب بنے اور ایک عربی ماہنامہ "الضیاء" تین سال تک نہایت آب وتاب سے نکالتے رہے یہ رسالہ غیر منقسم ہندوستان کا واحد معیاری عربی رسالہ تھا جس میں ہندوستان کے بڑے بڑے عربی داں اہل علم کی محبتیں گرم رہتیں۔

بند ہو جانے پر ہندوستان عرصہ تک اس کا قائم مقام نہ پیش کر سکا۔ آپ نے اپنی عمر کے دوسرے حصہ میں دوسری بیش قیمت علمی خدمات انجام دیں۔ دارالعربیۃ الاسلامیہ کی بنیاد ڈالی اور اس کے ذریعہ ہندوستانی اسلامی ذہن کی قیمتی پیداوار عربوں کے سامنے پیش کیں۔ آپ کی بلند نظری، اسلامیت پختہ فکری، جوش عمل اور صلابتِ علم ناقابل انکار ہیں۔ اردو عربی دونوں آپ کو ایک بڑے قلم کار کی حیثیت سے جانتی ہیں ۱۹۵۴ء میں ۴۴، ۴۵ سال کی تھوڑی سی عمر میں پاکستان ہی میں انتقال فرمایا۔

الاستاذ محمد ناظم الندوی:۔ ہندوستان کے ممتاز ترین فضلاء ادب عربی میں آپ کا شمار ہے دارالعلوم ندوۃ العلماء سے تکمیل کی اور وہیں استاذ ادب صدر شعبۂ ادب اور پھر مہتمم رہے۔ تقسیم کے بعد پاکستان تشریف لے گئے جہاں آج کل بھاولپور میں شیخ الجامعۃ العباسیہ میں آپ علوم اسلامیہ میں فاضل ہونے کے ساتھ ساتھ عربی لغت اور ادب میں گہری بصیرت اور سند کا درجہ رکھتے ہیں، اردو کی کئی وقیع کتابیں آپ ہی کے قلم سے عربی میں منتقل ہوئیں ایک عرصہ تک عربی جرائد و مجلات میں مضمون بھی لکھے، آپ وسعتِ نظر، عمقِ علم، علمی بصیرت اور خصوصاً علمِ ادب میں رسوخ کامل رکھتے ہیں۔ دوسرے علومِ اسلامیہ پر بھی حاوی ہیں اور علومِ جدیدہ بھی آپ کے حیطۂ علم میں داخل ہیں۔

تمّ الکتاب

مشکل الفاظ کے معنی

صفحہ	حاشیہ	الفاظ	معانی
۱۱	۱	أنيقة	خوشنما، انیقۃ المبنیٰ تعمیری حیثیت سے خوشنما
۱۲	۱	أناقة	خوب صورتی
۱۲	۲	روعة	دلفریبی۔ روعۃ جمال۔ دلفریبی جمال
۱۲	۳	رائق	دل فریب، خوب صورت، نظر فریب
۱۲	۴	يلتحق	مضارع۔ التحاق سے بمعنی داخلہ (مدرسہ یا یونیورسٹی میں)
۱۲	۵	منشئو	اس کی اصل منشئون ہے اضافت کی وجہ سے نون حذف ہوگیا منشئ کی جمع بمعنی بنانے والا قائم کرنے والا
۱۲	۶	مهندسين	مہندس کی جمع ہے بمعنی انجینئر
۱۲	۷	رُوّاد	رائد کی جمع ہے بمعنی آنے والا
۱۲	۸	حَلّ	جانا، قیام کرنا
۱۲	۹	بُناة	بانی کی جمع بمعنی بنانے والا
۱۳	۱	ساعي البريد	پوسٹ مین، ڈاکیہ، البرید بمعنی ڈاک
۱۳	۲	مكتب البريد	پوسٹ آفس، ڈاک خانہ
۱۳	۳	الحوانيت	حانوت کی جمع بمعنی دکان۔ اسٹور
۱۳	۴	المقاهي	مقہی کی جمع، بمعنی چائے خانہ
۱۳	۵	صناديق البريد	صناديق جمع صندوق + البرید۔ پوسٹ بکس
۱۳	۶	القطار	ریل گاڑی۔ ٹرین۔ اس کی جمع قطارات ہے
۱۳	۷	الأقطار	قُطر کی جمع بمعنی مُلک
۱۴	۱	المأدب	مأدُبۃ کی جمع، دعوت کا کھانا۔ کھانے کی میز
۱۴	۲	الحفلات	حفلات، حَفلۃ کی جمع بمعنی پارٹی، دعوت، محفل
۱۴	۳	باقة	گلدستہ
۱۴	۴	فوّاحة	فاح یفوح سے صیغہ مبالغۃ، پھیلنے والی، عطر بیز۔

۱۴	۵	الخطوط الحديدية	ریلوے لائن، پٹریاں
۱۴	۶	بسيطة الأرض	سطح زمین
۱۴	۷	شبكة	جال، ریلوے لائن کا جال
۱۴	۸	عَجَلات	عُجلۃ کی جمع، بمعنی پہیہ
۱۴	۹	فينة	گھڑی فینۃ من الوقت، گھڑی بھر
۱۵	۱	عدد ضخم	بہت بڑی تعداد
۱۵	۲	ضامر	دُبلے چھریرے بدن کی سواری، اونٹ، گھوڑا وغیرہ
۱۵	۳	فجّ	درّہ۔ وادی
۱۷	۱	ظَرْف	خوش ذوقی، سلیقہ
۱۷	۲	مَلْهُوف	مصیبت زدہ۔ پریشان حال
۱۸	۱	مجلّل	معظم۔ جلّ یجلّ سے اسم مفعول
۱۸	۲	يُولي	أولی۔ یولی۔ ایلاءً سے بمعنی دینا، کرنا
۱۸	۳	تُحرز	إحراز سے مضارع، بمعنی حاصل کرنا، پانا
۱۹	۱	الكهرباء	بجلی۔ الیکٹریسٹی
۱۹	۲	الترام	انگریزی لفظ ٹرام، ٹراموے شہروں میں بجلی سے چلنے والی ایک دو ڈبوں کی ریل گاڑی
۱۹	۳	ضواحي	ضاحیۃ کی جمع، بیرون شہر کا علاقہ
۱۹	۴	غايات	غایۃ کی جمع، بمعنی منزلِ مقصود
۲۰	۱	النسيج	کپڑا
۲۰	۲	طُرود	طُرد کی جمع، بمعنی پارسل۔ بنڈل
۲۰	۳	حلاوى	حلویٰ کی جمع
۲۰	۴	المرافق	اشیائے ضرورت۔ مَرفِق کی جمع ہے۔
۲۰	۵	نصدّر	تصدیر سے مضارع بمعنی ایکسپورٹ، برآمد
۲۰	۶	نستورد	استیراد سے مضارع بمعنی امپورٹ، درآمد
۲۰	۷	حاصلات الزراعة	زرعی محصولات، غلّہ
۲۰	۸	الخامات	خام مواد، خامۃ کی جمع

۲۰	۹	السیّارة	موٹر کار
۲۰	۱۰	الرخام	سنگ مرمر
۲۳	۱	دفّة البلاد	امور مملکت
۲۸	۱	غادية رائحة	صبح وشام آنے جانے والی
۲۸	۲	مؤنقة	إناقة سے اسم فاعل مؤنث، خوب صورت، دلفریب
۲۸	۳	غایات	غایۃ کی جمع، بمعنی منزلِ مقصود
۳۰	۱	الطائرة	ہوائی جہاز
۳۰	۲	المطار	ایئرپورٹ
۳۰	۳	الطُموح	طلب، بلندیٔ نظر۔ مقصد بلند
۳۱	۱	أزقاق	زق کی جمع بمعنی مشکیزہ
۳۲	۱	یُعوز	أعوز سے مضارع بمعنی ضرورت پڑنا، محتاج ہونا
۳۲	۲	اجتوار	جگالی کرنا
۳۸	۱	طيارة	پتنگ، اور طیارہ ہوائی جہاز کو بھی کہتے ہیں
۳۸	۲	یُرخي	ارخاء سے مضارع بمعنی ڈھیلا چھوڑ دینا، جیسے گھوڑے کی باگیں۔ پتنگ کی ڈور۔
۳۹	۱	البُرَحاء	درد، تکلیف
۳۹	۲	سيارة الاسعاف	فرسٹ ایڈ ایمبولینس، فوری طبی امداد کی ایمبولینس وگاڑیاں،
۴۱	۱	المرکبات	سواریاں، موٹر وغیرہ، مرکب کی جمع
۴۱	۲	الشُرط	شرطة کی جمع ہے۔ بمعنی پولیس اور شرطي پولیس کے سپاہی کو کہتے ہیں۔ مکتب الشرطة۔ تھانہ
۴۳	۱	رَذاذ	پھوار
۴۳	۲	وابل	سخت بارش
۴۳	۳	الموازیب	میزاب کی جمع بمعنی پرنالہ
۴۳	۴	الزُبى	زُبیة کی جمع بلغ السیل الزبیٰ کے مجازی معنی ہیں معاملہ حد سے بڑھ گیا۔
۴۳	۵	القیعان	قیع کی جمع، بمعنی وادی۔

۴۳	۶	الترع	ترعۃ کی جمع بمعنی تالاب
۴۳	۷	السواقی	جمع ساقیۃ بمعنی نالہ
۴۳	۸	المظلات	جمع مظلۃ بمعنی چھتری
۴۳	۹	الهاطل	بہت زور کی بارش
۴۳	۱۰	مختلفين	آنے جانے والے
۴۳	۱۱	البلل	بھیگ جانا
۴۳	۱۲	تنقشع	بادلوں کا چھٹ جانا
۴۳	۱۳	تتناثر	تناثر سے مضارع مؤنث، بکھرنے لگے۔
۴۳	۱۴	لأْیٌ	مشقت
۴۳	۱۵	أديم	سطح
۴۳	۱۶	تصريف	پانی کی نکاسی
۴۳	۱۷	إماطة	ہٹانا
۴۴	۱	حالُ الجوّ	فضا کی حالت
۴۴	۲	هبوب	ہوا کا چلنا
۴۴	۳	بَغتةً	اچانک
۴۴	۴	هطول	تیز بارش ہونا
۴۴	۵	النُّزهة	سیر و تفریح
۴۵	۱	الدراجات	الدراجۃ کی جمع، سائیکل اس کو بعض عرب ممالک میں عَجَلَۃ بھی کہتے ہیں
۴۵	۲	الخضراء	سبزہ
۴۵	۳	الطاهي	باورچی
۴۵	۴	لَمَسْنَا	ہم نے محسوس کیا، لمس کے معنی چھونا اور محسوس کرنا دونوں ہیں۔
۴۵	۵	متحفزة	مستعد، تحفز سے اسم فاعل
۴۶	۱	غمار المياه	پانی کا چڑھاؤ (دریا میں)
۴۶	۲	انزلت	انزلاق سے بمعنی پھسلنا
۴۶	۳	يتربّ	تربّی سے مضارع، تربیت پانا

۴۶	۴	يترعرع	ترعرع سے مضارع، بڑھنا، جوان ہونا
۴۶	۵	يغص	گلے میں پھندا لگنا، اُچھو لگنا۔
۴۶	۶	كاد أن تفيض نفسه	قریب تھا کہ اس کی جان نکل جائے
۴۶	۷	منبوذي	منبوذ کی جمع بمعنی اچھوت، اضافت کی وجہ سے نون محذوف ہے
۴۶	۸	حُسن طويته	اس کی نیک نیتی، طویّة بمعنی باطن
۴۶	۹	وافاه	اس کے پاس پہونچا، وافیٰ، یوافی سے
۴۶	۱۰	الضفة	دریا کا کنارا
۴۶	۱۱	ابتلاع	نگل جانا
۴۶	۱۲	الشاطئ	دریا یا سمندر کا ساحل
۴۷	۱	سليل	اولاد، ذرّیت
۴۷	۲	تحاشيت	میں بچا یا توقف کیا، تحاشی سے ماضی
۴۷	۳	لوثت	گندا کر دیا، تلوث سے ماضی
۴۷	۴	الساقط	ذلیل
۴۷	۵	شناعة	بداعمالی
۴۷	۶	اعدام	پھانسی
۴۷	۷	نكال	عبرت
۴۷	۸	زورق	کشتی
۴۸	۱	المتبجح	بے غیرت، ڈینگیں مارنے والا
۴۸	۲	خِراف	خروف کی جمع بمعنی بھیڑ، دنبہ
۴۸	۳	الأدواء	جمع داء، بمعنی بیماری
۴۹	۱	أُس	بنیاد، اساس
۴۹	۲	مقاهي	کہرباء، مقاہی التزام کے معانی پہلے بیان
۴۹	۳	الترام	کئے جا چکے ہیں۔
۴۹	۴	يختلفون	آتے جاتے ہیں، اختلاف، بار بار آنا جانا
۵۰	۱	المعامل والمصانع	جمع معمل و مصنع بمعنی کارخانہ، معمل لیبارٹری کو بھی کہتے ہیں۔

۵۰	۲	مُنْتَجات	فیکٹریوں میں تیار شدہ مال، ایجادات
۵۰	۳	المذياع	ریڈیو
۵۰	۴	غیرمنکر	ناقابلِ انکار
۵۰	۵	الهائلة	خوفناک زبردست
۵۰	۶	الاسعاف	فرسٹ ایڈ
۵۰	۷	المطافئ	فائر بریگیڈ
۵۰	۸	اللاسكي	وائرلیس
۵۰	۹	الهاتف	ٹیلیفون
۵۰	۱۰	التلغراف	ٹیلیگراف، تار
۵۰	۱۱	الأنباء	نبأ کی جمع، خبریں
۵۰	۱۲	طَهْيٌ	کھانا پکانا
۵۰	۱۳	كَيٌّ	استری کرنا
۵۰	۱۴	غَلْيٌ	ابالنا
۵۱	۱	إنارة	روشنی کرنا
۵۱	۲	الذهب الاسود	لفظی معنی کالا سونا، لیکن اس سے مراد زمین سے نکلنے والا تیل یا نفط ہے جس سے ڈیزل، پٹرول اور مٹی کا تیل وغیرہ نکالا جاتا ہے
۵۱	۳	السيارات	جمع سیارۃ بمعنی موٹر کار
۵۱	۴	الطيارات	جمع طیارۃ بمعنی ہوائی جہاز
۵۳	۱	الغرام	عشق
۵۳	۲	عقيلة	زوجہ، بیگم
۵۳	۳	السلوان	تسلی
۵۳	۴	بهجة	خوشی، مسرت
۵۳	۵	المكلوم	غمگین، افسردہ، زخم خوردہ
۵۳	۶	شاهقة البنيان	بلند و بالا
۵۳	۷	طاقة	گلدستہ

۵۳	۸	باهرالألوان	خوب صورت و چمکیلے رنگ والا۔
۵۴	۱	الدوحة	بڑا درخت
۵۴	۲	رذاذ	پھوار
۵۴	۳	طُعمت	تطعیم سے بمعنی پچی کاری اور اس کے معنی ٹیکہ لگانا بھی ہے جو یہاں مراد نہیں ہے۔
۵۴	۴	تتوهج	چمکتے دمکتے ہیں۔ توھج سے مضارع
۵۴	۵	منحرف	قبلہ سے مڑا ہوا
۵۴	۶	رصيف	پلیٹ فارم، فٹ پاتھ
۵۴	۷	باسقة	بلند، اونچا
۵۴	۸	الذهب الإبريز	خالص سونا
۵۴	۹	يُعجِب	اچھا لگتا ہے
۵۵	۱	لايدَع	ای لایترک، نہیں چھوڑتا
۵۶	۱	مكانةٌ ساميةٌ	بلند مرتبہ
۵۶	۲	لايعبأ	پروا نہیں کرتا ہے
۵۶	۳	وضع	جھوٹ بات گھڑنا
۵۶	۴	خسائرفادحة	گراں بار نقصانات
۵۶	۵	تَنادَیٰ	آواز لگائی
۵۷	۱	وسَط	کمر
۵۷	۲	الصَدوق	بہت سچا
۶۰	۱	عدم سماح	اجازت نہ دینا
۶۰	۲	الغيث	بارش
۶۰	۳	طلائع	طلیعۃ کی جمع، طلائع الشتاء: ابتدائی موسم سرما
۶۰	۴	القرّ والصّر	ٹھنڈ اور سردی
۶۰	۵	ملاحف	ملحفۃ کی جمع بمعنی لحاف
۶۰	۶	أردية	رداء کی جمع بمعنی چادر

۶۰	۷	المعاطف	معطف کی جمع بمعنی اوورکوٹ
۶۰	۸	الصدريات	صدریہ کی جمع بمعنی واسکٹ
۶۱	۱	التمثل	پیش نظر رکھنا
۶۱	۲	الفياضة	بھرپور، نصیحت سے بھرپور
۶۱	۳	الصوفية	اونی
۶۲	۱	واصِلْ	وَصَلَ سے فعل امر، کرتے رہو
۶۶	۱	الفذّة	نادر، بے مثال
۶۶	۲	لاتخلق	پرانی نہیں ہوتی ہے، خَلِقَ ۔ یَخْلُقُ سے
۶۶	۳	جِدَّة	تازگی ۔ نیاپن
۶۶	۴	المحتضرة	حالت جانکنی میں
۶۶	۵	أكداس	جمع کُدس بمعنی ڈھیر، مفرد عام طور پر استعمال نہیں ہوتا۔
۶۶	۶	غَنَاء	فائدہ، نفع
۶۶	۷	الإخلاد الى الأرض	دنیاوی زندگی پر ساری توجہ
۶۶	۸	شاغر	خالی
۶۶	۹	طعمة	لقمہ، نوالہ
۶۷	۱	رازئة	مصیبت
۶۷	۲	هيّنة	معمولی، آسان
۶۷	۳	البيوتات	بیوت کی جمع الجمع بمعنی گھرانے
۶۷	۴	عق	عاق کردیا
۶۷	۵	بَثٌّ	بمعنی غم
۶۸	۱	تُملي	املاء سے املاکرنا، یہاں بمعنی بزور لاگو کرنا
۶۹	۱	الدَّعَة	راحت وآرام پسندی
۶۹	۲	الجائرة	ظالمانہ
۷۰	۱	طوارئُ	جمع طارئة بمعنی اچانک، غیر متوقع ۔ یہ لفظ ایمرجنسی کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

۷۰	۲	العاهات	عاھۃ کی جمع بمعنی بیماری
۷۰	۳	النزيهة	نزیہ کا مونث بمعنی صاف و پاک
۷۰	۴	أهداف	ھدف کی جمع بمعنی مقصد
۷۰	۵	إنهاض	اٹھانا، ترقی دینا
۷۰	۶	دوّخوا	فعل تدویخ سے بمعنی زیر و زبر کرنا
۷۱	۱	التبريز	تفوق، نمایاں سبقت
۷۱	۲	نَحَوْه	نحا، ینحو سے بمعنی چلنا، اختیار کرنا
۷۱	۳	فصيلة	خاندان (خاص طور پر نباتات وغیرہ کا)
۷۱	۴	عبقة الرائحة	عمدہ خوشبو دار
۷۱	۵	جُمع اليد	مٹھی
۷۱	۶	تخينة	موٹی
۷۲	۱	فصوص	فص کی جمع۔ دانہ۔ نگ
۷۲	۲	رقيق	باریک، پتلا
۷۲	۳	اكياس	کیس کی جمع، تھیلی
۷۲	۴	مُورِقة	پتوں سے بھرپور
۷۲	۵	اليافي	فلسطین کے شہر یافا کی چیز یا باشندہ
۷۲	۶	المالطي	ملک مالٹا کی چیز، یا باشندہ
۷۲	۷	تنعش	أنعش سے مضارع مفرد مؤنث غائب فرحت و تازگی بخشتا ہے
۷۲	۸	الكعك	کیک
۷۲	۹	الرُبّ	شیرہ
۷۲	۱۰	مُخلّل	اچار، ترشی
۷۲	۱۱	يخلل	خل سے فعل مضارع، اچار بنانا
۷۳	۱	القرائح	قریحۃ کی جمع، طبیعت، ملکہ
۷۴	۱	حُرِمَه	اس سے محروم ہوا
۷۴	۲	يعقل	باندھنا، روکنا۔

۷۴	۳	العثار	ٹھوکر، غلطی
۷۸	۱	الباخرة	سمندری جہاز
۷۸	۲	القوارب	قارب کی جمع، کشتیاں
۷۸	۳	الغواصات	غواصہ کی جمع، آب دوز، سب میرین
۷۹	۱	الدراجة	سائیکل
۷۹	۲	غادية رائحة	صبح و شام چلتی ہوئی
۷۹	۳	مركب	سواری
۷۹	۴	غال	مہنگی
۷۹	۵	الاقتناء	حاصل کرنا
۸۰	۱	الجاموس	بھینس
۸۰	۲	تدر	درّ سے مضارع مؤنث غائب، دودھ دینا
۸۰	۳	القطار	ریل، اسکی جمع قطارات اور قُطُر ہے
۸۰	۴	الخطوط الحديدية	ریلوے لائن
۸۰	۵	المؤون	اشیائے خورد و نوش
۸۰	۶	القاطرة	انجن
۸۱	۱	مغرمون	مُغرم کی جمع بمعنی شوقین
۸۲	۱	قطار سريع	پسنجر ٹرین
۸۲	۲	قطار ركاب	ایکسپریس ٹرین
۸۲	۳	العربة	ریل گاڑی کا ڈبہ، عام گاڑی کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے
۸۲	۴	عُطلة	چھٹی
۸۳	۱	دأب	دستور، طریقہ
۸۵	۱	الشفوق	انتہائی شفیق۔ مہربان
۸۵	۲	تائق	مشتاق
۸۶	۱	الحمام الزاجل	ڈاک کے لئے تربیت یافتہ کبوتر
۸۶	۲	تهارش	جانوروں اور پرندوں کی نوک جھونک

۸۷	۱	دجن	حیوانات کو پالنا
۸۷	۲	راعنی	مجھے خوفزدہ کر دیا۔ روع سے صیغۂ ماضی
۸۷	۳	نہوض	اٹھنا
۸۷	۴	المطافئ	فائر بریگیڈ (یہ لفظ جمع ہی استعمال ہوتا ہے)
۸۸	۱	الدُبّ	ریچھ
۸۸	۲	حیوان ضارٍ	درندہ
۸۸	۳	تماوُت	مات یموت سے باب تفاعل۔ مردہ بن جانا
۸۹	۱	نہر فائض	سیلابی دریا
۸۹	۲	یطفو	طفو سے مضارع، سطح آب پر گردش کرنا
۸۹	۳	یرسب	رسب سے مضارع، اندر جانا، ڈوبنا
۸۹	۴	الشط	دریا یا سمندر کا کنارا
۹۱	۱	دويّ	شور
۹۲	۱	تثقیف	تعلیم و تربیت
۹۲	۲	الطقس	موسم
۹۳	۱	مدينة أثرية	تاریخی شہر، قدیم شہر
۹۳	۲	أمجاد	مجد کی جمع۔ عظمت و شان
۹۳	۳	میزات	میزة کی جمع، امتیاز
۹۳	۴	ثورات	ثورة کی جمع۔ انقلاب
۹۴	۱	وُلوع	شوق
۹۴	۲	سلالیم	سلّم کی جمع، سیڑھیاں
۹۴	۳	مئذنتان	مئذنة کا تثنیہ، منارۂ اذان
۹۵	۱	ترقّت	ترقی سے ماضی مونث غائب، ترقی کی
۹۵	۲	هوّة	گڑھا
۹۵	۳	یهز	هزّ سے مضارع۔ ہلانا۔ لہرانا
۹۵	۴	اکتتاب	چندہ جمع کرنا

۹۶	۱	صنیع	سلوک، اچھا معاملہ
۹۶	۲	خَصَاصَة	احتیاج وفقر، مجازاً بھوک
۹۷	۱	المترفین	مُترَف کی جمع، عیش پسند، دولت مند
۹۷	۲	تنتجه	أنتج بمعنی پیدا کرنا۔ بنانا سے فعل مضارع + ضمیر مذکر
۹۸	۱	أسمٰی	سموٌ سے افعل التفضیل، بلند ترین
۹۸	۲	عصبة	جماعت، لیگ
۹۹	۱	تجدی	جدا یجدو، جدوٌ سے باب افعال، نفع پہونچانا
۹۹	۲	یباشرون	مباشرة سے مضارع، خود کوئی کام کرنا
۹۹	۳	الطواغیت	طاغوت کی جمع، شیطان، باطل پرست
۱۰۰	۱	كِفاح	جدوجہد
۱۰۱	۱	مُبارَاة	میچ۔ مقابلہ۔ اس کی جمع مباریات ہے
۱۰۱	۲	كرة القدم	فٹ بال
۱۰۱	۳	مُولع	شوقین
۱۰۱	۴	اغشی	غشی۔ یغشٰی۔ غشیا سے فعل مضارع متکلم، کہیں آنا جانا چھا جانا بھی اس کے معنی ہیں۔
۱۰۱	۵	الإستاد	اسٹیڈیم جہاں کھیلوں کے میچ ہوتے ہیں۔
۱۰۳	۱	المتنزهات	المتنزہ کی جمع، پارک، سیر و تفریح کا مقام
۱۰۳	۲	الاوساط	وَسَط کی جمع۔ مجلس۔ ماحول
۱۰۳	۳	ظرف	خوش مذاقی۔ نفاست ذوق
۱۰۴	۱	الجاز	مٹی کا تیل، بعض عرب ملکوں میں اس کو کاز بھی کہتے ہیں
۱۰۴	۲	استهلاك	روزمرہ استعمال کرنا۔ خرچ کرنا
۱۰۴	۳	إنارة	روشنی
۱۰۴	۴	مرافق	مَرفِق کی جمع بمعنی منافع
۱۰۵	۱	مآزق	مازق کی جمع ہے بمعنی مصیبت پریشانی
۱۰۶	۱	الُسوَیعات	سویعة کی جمع، گھڑی، لمحہ

۱۰۷	۱	اقنط	قنط یقنط قنوطا سے باب افعال، نا امید کرنا
۱۱۰	۱	خُطّة	پلان ، ہیئت تعمیر
۱۱۲	۱	یومٌ مَطِیْر	بارش والا دن
۱۲۱	۱	ظریفة	عمدہ، نفیس ، باذوق
۱۲۱	۲	التظرف	نفاست طبع ، فیشن پرستی
۱۲۶	۱	رشاقة	خوب صورتی
۱۲۶	۲	طرافة	نیاپن
۱۲۶	۳	المتنورین	المتنوّر کی جمع ۔ روشن خیال
۱۲۶	۴	المتحللین	التحلل کی جمع ۔ آزادرو ۔ بددین
۱۲۹	۱	تکوین	بنانا۔ تعمیر شخصیت ۔ تربیت
۱۲۹	۲	غذاءٌ دسِمٌ	مقوی غذا
۱۳۰	۱	أوغلوا	ایغال سے صیغہ ماضی ، یہاں بمعنی مبالغہ کرنا
۱۳۰	۲	المترفات	سامان عیش وعشرت
۱۳۱	۱	أبطال	بطل کی جمع بمعنی ہیرو
۱۳۱	۲	براثن	بُرثن کی جمع بمعنی پنجہ ، چنگل
۱۳۱	۳	مائع	پتلا ، رقیق یہاں بمعنی بددین
۱۳۱	۴	خلیع	بے حیا
۱۳۳	۱	یسرحوا النظر	تسریح سے مضارع بمعنی نظر دوڑائیں
۱۳۴	۱	مھمل	اہمل سے اسم فاعل ، بمعنی ترک کردینے والا
۱۳۵	۱	الوئام	محبت ، انسیت
۱۳۵	۲	المشاحنات	مشاحنہ کی جمع ۔ کینہ ۔ جھگڑا ۔
۱۳۶	۱	الصوامع	صومعہ کی جگہ ، عیسائیوں کا دیر
۱۳۷	۱	تدار	فعل أدارَ سے مضارع مجہول ، کوئی کام کرنا
۱۳۷	۲	الشواغل القاسرة	سخت مصروفیت کے کام
۱۴۰	۱	فرجینیا	امریکہ کی ایک ریاست ، صوبہ

۱۴۰	۲	قنوسة	پادریوں کا نظام
۱۴۰	۳	أبدوا	ابداء سے ماضی، ظاہر کرنا
۱۴۰	۴	اعجاب	پسندیدگی
۱۴۱	۱	طبعاً	طبعی طور پر، یقیناً
۱۴۳	۱	زرافات	زرافة کی جمع بمعنی گروہ
۱۴۴	۱	ارتجال	فوری طور پر، فی البدیہہ
۱۴۴	۲	ریع	جائداد کی آمدنی
۱۴۴	۳	البطالة	بیکاری
۱۴۴	۴	ثار	ثورة سے فعل ماضی، کسی کے خلاف اٹھ کھڑے ہونا۔ انقلاب برپا کرنا
۱۴۴	۵	میضاءة	وضو خانہ
۱۴۴	۶	انتشار	پھیلنا۔ شائع ہونا
۱۴۵	۱	الوحدة	یہاں بمعنی یکسانی، تنہائی کے معنی بھی ہیں۔
۱۴۷	۱	منشود	مقصود و مطلوب، غرض وغایت
۱۴۸	۱	خارقة	خلاف عادت شئی۔ معجزہ۔ کرامت
۱۴۸	۲	یُبهر	أبھر سے مضارع، حیران کرنا، تعجب میں ڈال دینا
۱۴۸	۳	الحصی	کنکری
۱۴۸	۴	نهضت	نہض سے ماضی مؤنث، یہاں بمعنی کام کرنا
۱۴۹	۱	شَرِسون مُتنمرون	شرس کی جمع، بمعنی بداخلاق، بے لگام۔ نمر شیر سے فعل صناعی۔ بمعنی درندہ صفت۔
۱۴۹	۲	تعرفوا	عرف سے مضارع۔ یہاں اچھا سمجھنا
۱۴۹	۳	یزعجِ	مصدر إزعاج سے مضارع بمعنی پریشان کرنا
۱۷۰	۱	ضناً	بخل کرنا یہاں (لاضنّا به) کے معنی ان کی خیر خواہی میں نہیں
۱۷۰	۲	العیون	عین کی جمع بمعنی مخبر، جاسوس
۱۷۰	۳	متنکرًا	بھیس بدلے ہوئے۔

۱۷۰	۴	یتسلقان	تسلق سے مضارع، دیوار یا پہاڑ وغیرہ پر چڑھنا
۱۷۲	۱	جِبْس	یہاں چونا، گچ کے معنی میں
۱۷۲	۲	النائحة الثكلى	حقیقی غمزدہ نوحہ کرنے والی
۱۷۲	۳	النائحة المستاجرة	کرایہ کی نوحہ خواں عورت
۱۷۳	۱	ثورة	انقلاب
۱۷۴	۱	إحناء	جھکانا
۱۷۴	۲	النِّجارة	بڑھئی کا پیشہ
۱۷۴	۳	العَجَل	پہیہ
۱۷۴	۴	الأوتار	وتر کی جمع بمعنی تار
۱۷۵	۱	فرجية	بھیڑ وغیرہ کی کھال کی ادنی عباء
۱۷۵	۲	مَغْنَم	مال غنیمت، نفع، فائدہ
۱۷۶	۱	الأثَرة	خود غرضی
۱۷۷	۱	شارة	نشان، تمغہ
۱۷۸	۱	كَعْب الحذاء	جوتے کی ایڑھی
۱۷۸	۲	أقفية	قفا کی جمع بمعنی گردن
۱۷۸	۳	الأعتاب	عتبہ کی جمع بمعنی دہلیز، آستانہ
۱۷۸	۴	إرواء	سیراب کرنا، پیاس بجھانا
۱۷۸	۵	المطلق السراح	آزاد
۱۷۸	۶	كواهل	کاہل کی جمع۔ گردن کے قریب پیٹھ کا حصہ
۱۷۸	۷	حزام	پیٹی، بیلٹ
۱۷۸	۸	القصب	زرنگار کپڑا۔ زری کا تار
۱۷۸	۹	سياط	سوط کی جمع، چمڑے کا کوڑا
۱۷۹	۱	النخاس	غلاموں کو نیلام کرنے والا۔ پرانی چیزوں کا نیلام کنندہ
۱۷۹	۲	تاهوا	تاہ، تیہا، بمعنی سرگرداں ہونا۔
۱۷۹	۳	زحمة	بھیڑ، انبوہ

صفحہ	نمبر	لفظ	معنی
۱۷۹	۴	السأم	تھکاوٹ۔ اکتاہٹ
۱۸۰	۱	یتمرغ	تمرّغ سے مضارع۔ مٹی۔ کیچڑ میں لوٹنا
۱۸۰	۲	الخطام	نکیل
۱۸۰	۳	یشنتوھا	تشنیت سے مضارع۔ تتر بتر کرنا
۱۸۰	۴	مواکب	موکب کی جمع، جلوس
۱۸۰	۵	توھی	وہیٰ، یہی، وھیًا سے باب افعال، کمزور کرنا
۱۸۱	۱	تعترض	اعتراض سے مضارع۔ یہاں بمعنی بیچ میں آڑے آنا
۱۸۱	۲	أوساط	وَسَط کی جمع بمعنی کمر
۱۸۱	۳	ھامات	ہامۃ کی جمع بمعنی سر
۱۸۱	۴	میاسم	مِیْسَم کی جمع بمعنی امتیازی نشان
۱۸۱	۵	أوسمۃ	وِسام کی جمع بمعنی تمغہ
۱۸۲	۱	الصّبار	بہت زیادہ صبر کرنے والا، صابر کا صیغہ مبالغہ
۱۸۲	۲	تحدّی	تحدّی سے ماضی، بمعنی چیلنج کرنا
۱۸۲	۳	أخرس	گونگا
۱۸۲	۴	الخالدیون	حضرت خالد کی روش پر
۱۸۲	۵	العُمَریون	حضرت عمرؓ کی روش پر
۱۸۳	۱	أداۃ	آلہ، اوزار
۱۸۳	۲	ذائد	ذاد، یذود، ذودًا سے اسم فاعل، دفاع کرنا
۱۸۳	۳	السَفَہ	بے وقوفی، پاگل پن
۱۸۳	۴	الأثرۃ	خودغرضی
۱۸۳	۵	الارتیاض	ریاضت وعبادت
۱۸۴	۱	السوق	مارکٹنگ، سوداگری
۱۸۴	۲	تتسق	اتساق سے مضارع بمعنی درست ہونا
۱۸۴	۳	تُضخم	فعل ضخم سے مضارع مجہول، بہت عظیم کرنا
۱۸۴	۴	عروبۃ	عربی قومیت، خالد بن ولید، سعد ابن ابی وقاص اور

			عمرو بن العاص کی عربیت کی طرف اشارہ، جو مذہب سے مبرا نہ تھی۔
۱۸۵	۱	تمائم	تمیمہ کی جمع بمعنی تعویذ
۱۸۶	۱	المهموسة	فعل ہَمَس سے مفعول مونث۔ سرگوشی کرنا
۱۸۶	۲	رَنّة	لہجہ کی نغمگی
۱۸۶	۳	فاس	ملک مراکش کا مشہور قدیمی شہر
۱۸۶	۴	تلمسان	جزائر کا ایک مشہور شہر
۱۸۶	۵	الأيد	قوّت
۱۸۷	۱	زيّ	لباس
۱۸۷	۲	تَهاوت	ہوی، یہوی سے باب تفاعل، گر جانا
۱۸۸	۱	شدتم	شاد، یشید، شیداً سے ماضی مخاطب جمع بمعنی تعمیر کرنا۔
۱۸۹	۱	حفنة	مٹھی بھر۔ تھوڑا
۱۸۹	۲	شجرة باسقة	اونچا درخت
۱۹۰	۱	عجلة الحياة	زندگی کی گاڑی، پہیہ
۱۹۰	۲	تلفظ	لفظ، لفظاً سے مضارع بمعنی اگلنا
۱۹۰	۳	الصعاليك	صعلوک کی جمع۔ فقیر
۱۹۰	۴	فُتات	چورا، دسترخوان کا بچا کھچا
۱۹۰	۵	رواسب	پانی کے نیچے جمع ہونے والی مٹی، اگاد
۱۹۰	۶	بارعٌ	بہتر، عمدہ
۱۹۰	۷	بَطَلٌ	ہیرو
۱۹۱	۱	نعى	نعيٰ سے ماضی، برائی کرنا
۱۹۱	۲	تَرَفٌ	عیاشی
۱۹۱	۳	يسوغ	تسویغ سے مضارع۔ گوارا قرار دینا
۱۹۱	۴	مايقيم صلبهم	جو زندگی کی رمق برقرار رکھے

۱۹۱	۵	الكَدْح	محنت، مزدوری
۱۹۲	۱	يجفي	جفا سے مضارع مجہول، زیادتی کرنا
۱۹۲	۲	يُقصَوا	إقصاء سے مضارع مجہول، دور کر دینا
۱۹۲	۳	المنبوذين	منبوذ کی جمع بحالت مجرور بمعنی اچھوت
۱۹۲	۴	خِساس	خسیس کی جمع، بمعنی ذلیل
۱۹۲	۵	ابتزاز	چھینا، حیلہ وبہانہ سے کسی کا مال اچک لینا
۱۹۲	۶	ينهار	انہیار سے مضارع، گر جانا
۱۹۲	۷	يكبس	کبس سے مضارع، پکڑنا
۱۹۲	۸	معاول	معول کی جمع، کدال
۱۹۳	۱	عَجَلَةُ	پہیہ
۱۹۳	۲	الفردية	فرد کو ساری اہمیت دینے والا فلسفیانہ مذہب
۱۹۳	۳	فتيلَة	چراغ میں روئی کی بتی
۱۹۳	۴	الأثرة	خود غرضی
۱۹۳	۵	الشيوعية المتطرفة	انتہا پسندانہ کمیونزم
۱۹۳	۶	السخرة	بیگار
۱۹۵	۱	غُربَة	بیگانگی
۱۹۵	۲	قيّض	مقرر کیا
۱۹۵	۳	جماح	سرکش، کبح جماح غوایتهم، ان کی گمراہی کو سرکشی کو روکا۔
۱۹۶	۱	الغُرّ	أغرّ کی جمع بمعنی روشن، بہترین
۱۹۶	۲	السالفة	سلف سے اسم فاعل مونث، گذرا ہوا۔ ماضی
۱۹۶	۳	رُواء	رونق
۲۰۰	۱	الشارق	سورج، ما ذرّ الشارق، جب تک سورج طلوع ہوتا رہے یعنی ہمیشہ
۲۰۱	۱	العديل	نظیر، مثال۔ عديم العديل یعنی بے مثال
۲۰۱	۲	موظفون	موظف کی جمع، دفتری ملازم
۲۰۲	۱	مِنَح	منحة کی جمع بمعنی وظیفہ
۲۰۲	۲	الاشتراك السنوي	سالانہ چندہ

الفہرس